Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

3352

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1654

1654,U

فہرست مضامین

نام مضمون و مصنّف

خدا کی حمد ..... مؤلف ۱

راجہ رامچندر ..... ،، ۴

تدریجی ترقی پائدار ہوتی ہے ..... ،، ۹

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम ..... लेखक रीडर .....

लेखक ..... शिक्षा विभाग पंजाब .....

प्रकाशन वर्ष .....

आगत संख्या ..... 1654 .....

1654

3352

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر شمار	نام مضمون و مصنف	صفحہ
۲۰	ایک ماں کی لوری ..... لا اعلم	۶۷
۲۱	سلطان رضیہ بیگم ..... مؤلف	۶۸
۲۲	چمن کی تعریف ..... //	۷۳
۲۳	گفتگو ..... مولوی نذیر احمد	۷۴
۲۴	ایک یتیم کی فریاد ..... مؤلف	۸۰
۲۵	کفایت شعاری ..... //	۸۱
۲۶	بے محل سوال نہ کرو ..... //	۸۶
۲۷	سلطان ناصر الدین ..... //	۸۸
۲۸	جنگل اور چاندنی رات ..... میر حسن	۹۱
۲۹	اشعار ذوق ..... ذوق دہلوی	//
۳۰	وفاداری ..... مؤلف	۹۲
۳۱	بد اطوار لڑکا ..... //	۹۶
۳۲	اکبر کی پیدائش ..... مولوی محمد حسین آزاد	۹۹
۳۳	قیدی پرندہ ..... ڈاکٹر محمد اقبال	۱۰۹
۳۴	ہمارا بدن ..... لا اعلم	۱۱۱
۳۵	دشمن کے فریب میں نہ آؤ ..... مؤلف	۱۱۸
۳۶	نور جہاں بیگم ..... //	۱۲۰
۳۷	حُبِّ وطن ..... حالی	۱۲۵
۳۸	فریبی ساتھی ..... مؤلف	۱۲۶
۳۹	برکھا رُت ..... حالی	۱۴۳
۴۰	کلام نظیر اکبر آبادی ..... نظیر	۱۴۵

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1654,U

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) خُدا کی حمد

حمد اُس خُدا کی جس کے قبضہ میں جسم و جاں ہے
بندے ہیں سب اُسی کے وہ خالقِ جہاں ہے
چھوٹا ہو یا بڑا ہو سُلطاں ہو یا گدا ہو
سب اُس کے مہماں ہیں وہ سب کا میزباں ہے
خشکی ہو یا تری ہو بستی ہو یا کہ بَن ہو
ہر وقت ہر جگہ وہ بندوں کا پاسباں ہے
ہر ذرّہ سے نمایاں صنعت گری ہے اُس کی
حیرت میں دیکھ جس کو ہر عقل نکتہ داں ہے
فرشِ زمیں کو بخشی کیا دِل فریب صُورت
اور سر پہ آسماں کا کیا خوب سائباں ہے
مٹّی سے پیڑ پھوٹے پیڑوں میں پھُول آئے
پھُولوں سے پھل بنائے کیسا وہ مہرباں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دِن میں زمیں کے اوپر پھُولوں کا ہے تماشا
اور شب کو آسماں پہ انجم کا گلستاں ہے
گُل کو کیا رنگیلا پھل کو کیا رسیلا
وہ راحتِ نظر ہے یہ قوّتِ جسم و جاں ہے
پھولوں سے باغ مہکے شاخوں پہ مُرغ چہکے
سبزہ سے دشت و در میں اِک طرفہ ترسماں ہے
اشجار لدرہے ہیں خوش ذائقہ پھلوں سے
مدح و ثنا میں جن کی مخلوق تر زباں ہے
سُورج کی روشنی سے دِن میں ہے نُور پھیلا
اور شب میں چاندنی سے پُرنُور ہر مکاں ہے
کھیتوں میں اُس نے غلّے باغوں میں پھل پکائے
سو قوتِ جن کے اوپر روزیِ کُل جہاں ہے
وہ سرد و صاف پانی جس سے ہے زندگانی
سطحِ زمیں پہ دیکھو کس شان سے رواں ہے
کالی گھٹائیں اُٹھ کر چھم چھم زمیں پہ برسیں
روزی کا یہ ہماری سامان بے گماں ہے
پیدا ہوا کو کرکے ہر سُو چلا دیا ہے
لے لے کے سانس جس میں مخلوق شادماں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آتی ہیں چہچہاتی جاتی ہیں غُل مچاتی
قُدرت کا راگ تیری چڑیوں کو بر زباں ہے
خوش ہو کے اُڑ رہی ہیں صحنِ فضا کے اندر
کچھ غم نہیں ہے اُن کو جب تو غذا رساں ہے
رحمت سے تُو نے بخشے کیا خوب ڈھور ڈنگر
خدمت سے جن کی ہم کو آرامِ جسم و جاں ہے
بیلوں کی ہم مدد سے کرتے ہیں کھیتی باڑی
طے کرنے کو سفر کے رہوار خوش عناں ہے
یہ بکریاں یہ بھیڑیں یہ گائیں اور یہ بھینسیں
دیتی ہیں دودھ ہم کو جو باعثِ تواں ہے
اِن نعمتوں کا تیری کیونکر ہو شُکر یارب
عاصی کی اِس زباں میں کیا طاقتِ بیاں ہے

(مؤلف)

سوالات

۱۔ خُدا کی جو جو صفتیں تُم نے اِس سبق میں پڑھی ہیں اُن کو اپنے الفاظ میں بیان کرو۔

۲۔ خُدا نے ہم پر کیا کیا احسان کئے ہیں۔

۳۔ الفاظ ذیل کے معنی بتاؤ:۔ خالق۔ پاسباں۔ صنعتگری۔ نکتہ داں انجم۔ قوت۔ طرفہ تر۔ شادماں۔ فضا۔ رہوار۔ خوش عناں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) راجہ رام چندر

۱- ہندو راجوں میں راجہ رام چندر جی کا وہی مرتبہ ہے جو ستاروں میں آفتاب کا۔ وہ ایک نامور شجاع اور مستقل مزاج راجہ ہی نہ تھے بلکہ ہندو دھرم کے اوتار بھی تھے۔ اُن کی فرزندی کا فخر اودھ کے راجہ جسرت کو حاصل ہوا اور ولادت کا شہر اجودھیا کو۔

۲- اُس زمانہ میں فن تیر اندازی کا بڑا رواج تھا۔ چنانچہ اِس نامور راج کمار نے بھی اِس فن میں وہ کمال حاصل کیا کہ تمام مُلک میں شہرہ ہو گیا۔ دُور دُور سے لوگ اُس کے زور خُدا داد کا تماشا دیکھنے آتے تھے۔

۳- اِسی عہد میں ایک چھتّری راجہ کی لڑکی سیتا جی کے حُسن و جمال اور خوبی خصائل کا آوازہ تمام آریہ ورت میں بلند ہوا اور بڑے بڑے نامی گرامی راجہ مہاراجہ اُس سے شادی کے خواستگار ہوئے۔ اس راجہ کے یہاں ایک بڑی وزنی اور نہایت سخت کمان تھی۔ اُس نے یہ طے کر لیا تھا کہ سیتا کی شادی اُس نوجوان راج کمار سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کروں گا جو اِس کمان کو کھینچ لیگا۔ اس امتحان میں پُورا اُترنے کی کوشش کئی سَو راج کماروں نے کی مگر کامیاب ایک بھی نہ ہوا۔ آخرکار اجودھیا کے نامور شہزادے کا نمبر آیا۔ اُس شہ زور نے کمان کو صرف جُھکایا ہی نہیں بلکہ اِس زور سے کھینچا کہ وہ تڑسے دو ٹکڑے ہو گئی۔ یہ حیرت انگیز کرشمہ دیکھ کر سب کی آنکھیں کُھلی کی کُھلی رَہ گئیں اور بے اختیار نعرۂ تحسین و آفریں زبانوں پر جاری ہوا۔ راجہ نے اپنے وعدہ کے مطابق سیتاجی کی شادی اُن کے ساتھ کر دی۔

۴۔ راجہ جسرت کو اپنی تمام اولاد میں رام چندر جی زیادہ عزیز تھے۔ اُن کا ارادہ تھا کہ مرتے وقت راج گدی کا مالک انھیں کو بناؤں گا۔ لیکن اُن کی ایک مُنہ چڑھی بی بی رانی کیکئی جو رام چندر جی کی سوتیلی ماں تھی، اِس خیال کے بے حد خلاف تھی۔ اُس کی خواہش یہ تھی کہ ولیعہدی کا رُتبہ اُس کے بیٹے بھرت کو دیا جائے۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ رانی مذکور نے کسی بات پر سِن رسیدہ راجہ کو بہت خوش کیا۔ راجہ نے فرطِ مسرّت میں اُس سے کہا "مانگ کیا مانگتی ہے"؟ رانی نے کہا "پہلے قول دیجئے کہ میرا سوال رَد نہ ہوگا"۔ راجہ نے سادہ دلی سے اقرار کر لیا۔ رانی نے کہا "میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاہتی ہوں کہ رآم چندر کو چودہ برس کا بن باس دیا جائے اور بھرت آپ کے بعد راج گدی کا مالک ہو"۔

۵۔ یہ درخواست سُنتے ہی بوڑھے راجہ کے ہوش اُڑ گئے اور اپنے عہد پر بے حد پشیمان و غمگین ہوا کیونکہ وہ اپنے عزیز فرزند کی اِس طولانی مفارقت کو برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ لیکن اَب ہو کیا سکتا تھا جو کہہ چُکا تھا اُس کو کرنا لازمی تھا۔ جب رآم چندرجی پر یہ راز منکشف ہوا تو اُنھوں نے بڑی خندہ پیشانی سے اس سخت حکم کی تعمیل پر آمادگی ظاہر کی اور اپنے باپ کا نقض عہد گوارا نہ کیا جو اُن کی خاندانی شہرت اور عزت پر دھبّہ لانے والا ہوتا۔

۶۔ رآم چندرجی کی یہ منشا نہ تھی کہ اس جلا وطنی میں سیتاجی بھی اِن کی شریک حال ہوں مگر اُس نیک بخت و وفادار بی بی نے اپنے عزیز شوہر کی مفارقت پر ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کو ترجیح دی اور سایہ کی طرح ساتھ ساتھ رہنے کو پسند کیا۔ اِسی طرح رام چندرجی کے بھائی لچھمن نے بھی اِس آوارہ وطنی میں ساتھ دینے کا اقرار کیا۔

۷۔ الغرض یہ مختصر سا گروہ اجودھیا کی رعایا سے رُخصت ہوتا اور رنج مفارقت سے روتا رُلاتا منزلِ مقصود کو راہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا۔ کئی سال کی متواتر بادیہ پیمائی و دشت نوردی کے بعد منبع گوداوری کے قریب پنچوٹی پر اقامت اختیار کی۔

۸۔ رام چندر جی کے چلے جانے کے بعد اُن کے پتا کا صدمۂ مفارقت سے یہ حال ہوا کہ چند ہی روز بعد دُنیا سے چل بسے۔ اب یہ وقت تھا کہ رانی کیکئی اپنی برسوں کی تمنّا کو پورا ہوتے ہوئے دیکھے اور بھرت کو راج گدّی پر بیٹھا دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ مگر وہ ایسا حق شناس و پاکیزہ خیال انسان تھا کہ تخت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے حق دار رام چندر جی ہیں نہ کہ میں۔ اُس نے اِسی خیال سے اِن کی کھڑاویں تخت پر رکھ دیں اور خود آوارہ وطنوں کی جستجو میں چل کھڑا ہوا۔ اور مہینوں خاک اُڑانے کے بعد اُن سے جا مِلا۔ بھائی بھائی کو دیکھ کر جوشِ مسرّت سے رو پڑا اور دیر تک گلے میں باہیں ڈالے ایک دوسرے کی مزاج پُرسی ہوتی رہی۔ آخرکار باوفا بھرت نے رام چندر جی کے پاؤں پر سر رکھ دیا اور اجودھیا کو واپس چل کر راج کرنے کی درخواست کی۔ لیکن اُنھوں نے قبول نہ کیا اور بھرت کو بے نیل مرام واپس ہونا پڑا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۹- یہ شاہی گروہ برسوں ویران و سُنسان جنگلوں میں شکار کھیلتا اور پھل پھلاری پر اپنی بسر اوقات کرتا رہا۔ رام چندر اور لچھمن باری باری صید افگنی کو جایا کرتے تھے۔ ایک بھائی سیتا جی کی حفاظت و دلجوئی کے لئے ہر وقت موجود رہتا تھا۔ ایک روز اتفاقاً دونوں بھائی باہر گئے ہوئے تھے کہ راون لنکا کا راجہ وہاں آپہنچا اور سیتا کو جبریہ اٹھاکر اپنے ملک کو لے گیا۔ جب رام چندر جی کو واپس آنے پر یہ حال معلوم ہوا تو مارے غصہ کے پیچ و تاب کھانے لگے اور دُشمن سے انتقام لینے کا بندوبست کیا۔ آخرکار راجہ سُگریو اور اُس کے وزیر ہنومان کی اعانت سے لنکا پر لشکر کشی کی۔ بڑی جنگ و جدل کے بعد بدذات راون ہلاک ہوا۔ اور سیتا جی بخیر و عافیت اپنے شوہر کے پاس واپس آگئیں۔

۱۰- چودہ برس تمام ہونے پر رام چندر جی نے وطن کو معاودت کی۔ اِن کی آمد پر اجودھیا میں ایک عظیم الشان جشن ہوا۔ تمام رعایا برایا نے خلوص کے ساتھ مبارکبادی کی نذریں گزرانیں اور دلی مسرت کا اظہار کیا۔ راجہ رام چندر جی نے بڑی شان و شوکت سے تخت سلطنت پر جلوس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرمایا اور انعام و اکرام سے اپنی وفادار رعایا کا دل بڑھایا۔
(مؤلف)

سوالات

۱۔ راجہ رام چندر جی کون تھے اور اُن کو کیوں بن باس ملا؟
۲۔ رام چندر جی کی شادی سیتا جی سے کیسے ہوئی؟
۳۔ رام چندر جی کی طاقت کا حال بیان کرو۔
۴۔ رام چندر جی کے ساتھ بن میں کون کون تھا؟
۵۔ راون کون تھا اور اُس نے کیا کیا؟
۶۔ الفاظ ذیل کے معنی بتاؤ۔

شجاع۔ دھرم۔ اوتار۔ خُداداد۔ آوازہ۔ آریہ ورت۔ شہ زور
ولی عہد۔ فرطِ مسرت۔ مفارقت۔ منکشف۔ جلا وطنی۔
بادیہ پیمائی۔ دشت نوردی۔ بے نیل مرام۔ صید افگنی۔

(۳) تدریجی ترقی پائدار ہوتی ہے

چڑھی ایک برگد پہ لوکی کی بیل — شب و روز کرتی ہوئی ریل پیل
موافق ہوئی ایسی آب و ہوا — کہ قد اُس کا دن رات بڑھتا گیا
یکایک لیا سارے برگد کو گھیر — ہر اِک شاخ میں اُس نے ڈالے تھے پھیر
گیا اِک مہینہ جو یوں ہی گزر — تو چوٹی سے اونچا ہوا اُس کا سَر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تکبّر ترقی پہ کرنے لگی
وہ دم خود پرستی کا بھرنے لگی

لگی کھینچنے آپ کو اِتنا دور
کہ نخوت سے کھاتی تھی بل بے شعور

ہوئی محو ایسی وہ کچھ شان میں
نہ لاتی تھی برگد کو بھی دھیان میں

کیا اُس نے اِک دن یہ اُس سے کلام
کہ کیا عمر ہے تیری اے نیک نام

کہا اُس سے برگد نے "اے مہرباں
صدی ایک گزری ہے مجھ کو یہاں"

وہ بولی کہ "اے پیر برگشتہ حال
نمو پر ہے تیری تعجب کمال

صدی بھر کی ہے بس بلندی یہی
ترقی میں ہے یہ ترقی کوئی

جو دو فٹ بھی ہر سال ہوتا نمو
سرِ چرخ اب تک پہنچ جاتا تو

ذرا دیکھ میری ترقی کی شاں
کہ دو دن میں پہنچی کہاں سے کہاں

دیا اُس کو برگد نے تب یہ جواب
"قیاس و گماں تیرا ہے ناصواب

نمو میں جو ہے تیرے سرِ نہاں
وہ دو دن میں ہو جائیگا سب عیاں

نکل جائیگی سب یہ لاف و گزاف
نظر آئے گا سارا میدان صاف"

غرضکہ پڑی جو تڑاقے کی دھوپ
بدلنے لگا بیل کا رنگ و روپ

سُکھایا ہوا نے تنِ نازنیں
رہی نام کو بھی نہ سبزی کہیں

گیا ہو کے پتّہ سے پتّہ جُدا
بجز ڈنٹھلوں کے رہا اور کیا

اُڑا بات کہتے وہ سب رنگ و بو
کہاں کی تراوٹ کہاں کا نمو

ہوا کا جو اک روز جھونکا چلا
جھمیلا وہ سب خاک پر آرہا

کہا اُس سے برگد نے او بدمآل
یہ کس کی ترقی پہ آیا زوال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تو اپنی جا پر کھڑی ہے کہ میں — سرِ خاک اب تو پڑی ہے کہ میں
سمجھ میں تری آگیا یا نہیں — کہ کیا خوبیاں اِس ترقی میں تھیں
جو کرتے ہیں جلدی سے ہر اک عمل — وہ گرتے ہیں آخر یوں ہی مُنہ کے بھل
ترقی بآہستگی تو دکھا — کہ ہوتی ہے وہ مستقل دیر پا

(مؤلف)

سوالات

۱۔ بیل نے برگد سے کیا کہا تھا اور برگد نے کیا جواب دیا تھا؟

۲۔ بیل کو غرور کا کیا پھل مِلا؟

۳۔ محاورات ذیل کا مطلب سمجھاؤ؟

ریل پیل کرنا۔ دم بھرنا۔ آپ کو دور کھینچنا۔ بَل کھانا۔ بات کہتے مُنہ کے بھل گر پڑنا۔

(۴) بدوں سے نیکی نہ کرو

۱۔ عرب کے چوروں کا ایک گروہ کسی پہاڑ پر آ ٹھہرا تھا اور وہ لوٹ مار مچا رکھی تھی کہ قافلہ والوں کا راستہ بند ہو گیا تھا۔ شہروں کی رعایا اِن کے ظلم سے عاجز اور شاہی فوج گرفتاری سے قاصر تھی۔ ایک بار مُلک کے مدبّروں نے جمع ہو کر اُن کے ظلم و ستم سے محفوظ رہنے کے لئے مشورہ کیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کہا کہ اگر یہ لوگ کچھ روز اور جمے رہے تو پھر اُن کا مقابلہ حدّ امکان سے باہر ہو جائیگا۔

پیڑ وہ جس نے ابھی پکڑی ہے جڑ زور سے اک شخص کے جائے اُکھڑ
ہاں اگر چھوٹا رہے گا کچھ دنوں پھر نہ اُکھڑے پھاوڑے سے اُس کی جڑ

۲۔ الغرض سب کی تجویز کے مطابق ایک جاسوس کو مُعیّن کیا گیا اور مُناسب وقت کے منتظر رہے۔ ایک دن خبر ملی کہ وہ گروہ اشرار کسی قوم کی تاراجی کے لئے گیا ہوا ہے اور مقام خالی پڑا ہے۔ اُسی وقت ایک دستہ جنگ آزمودہ تجربہ کار سپاہیوں کا روانہ کیا گیا جو پہاڑ کی گھاٹی میں جاکر چھپ رہا۔ کچھ رات گئے وہ چور سفر سے تھکے ماندے لُوٹ کا مال لادے اپنے مقام پر واپس آئے۔ سامان کو اُتارا ہتھیاروں کو کھولا۔ تمام دن کے ہارے مارے تو تھے ہی، کمروں کا بستر سے لگنا تھا کہ سو گئے۔ پہر رات نہ گزرنے پائی تھی کہ بہادر سپاہی کمین گاہ سے نکل پڑے اور ایک ایک کی مشکیں باندھ لیں۔ صُبح ہوتے ہی دربار شاہی میں حاضر کئے گئے۔ حکم ہوا سب کو قتل کردو۔

۳۔ اتفاقاً اُن میں ایک سبزۂ آغاز نوجوان بھی تھا۔ ایک وزیر کو اُس پر رحم آیا۔ بطور سفارش بادشاہ سے کہنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لگا۔ "جہاں پناہ! ابھی اِس لڑکے نے زندگی کے باغ سے پھل نہیں کھایا ہے اور اپنی چڑھتی جوانی کا مزا نہیں پایا ہے۔ اگر اس کی جاں بخشی کردی جائے تو اِس غلام پر بڑا احسان ہو"۔

۴۔ بادشاہ کو وزیر کی بے موقع سفارش ناگوار ہوئی۔ اور اُس کی رائے کو پسند نہ فرماکر کہنے لگا۔ "اَے وزیر مَیں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اِن ناپاک ہستیوں کو دُنیا سے مٹادوں اور اِن کی نسلوں کو خاک میں مِلادوں۔ آگ کو بُجھانا اور چنگاری کو بچانا۔ سانپ کو مارنا اور سَنپولے کو پالنا عقلمندوں کا شیوہ نہیں۔

۵۔ وزیر اِس بات سے دل میں تو خوش نہ ہوا لیکن بادشاہ کی دلداری کی غرض سے کہنے لگا "حضور نے جو کچھ ارشاد فرمایا، بالکل صحیح ہے، لیکن اِتنا ضرور عرض کرونگا کہ اگر اِس کی پرورش کا سلسلہ آخر تک اِنھیں لوگوں میں جاری رہتا تو یقیناً بد عادتیں اِس میں اثر کر جاتیں اور یہ بھی ایک چھٹا ہوا بدمعاش بن جاتا۔ مگر موجودہ صورت میں مجھے قوی اُمید ہے کہ نیکوں کی صحبت اور عقلمندوں کی تربیت ضرور اِس کے حق میں مُفید ہوگی کیونکہ ابھی لڑکا ہے"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وزیر کے اس خیال کی تائید اور بھی چند لوگوں نے کی اور اس
معافی کے خواستگار ہوئے۔ بادشاہ نے فرمایا "گو میری رائے کہ
کے خلاف ہے لیکن تمھارے اصرار سے اس کا جرم معاف ہے"
زال نے اک روز رستم سے کہا یہ نصیحت ہے مری تجھ کو پسر
کتنا ہی دشمن ہو زار و ناتواں مت کرو اس پر حقارت سے نظر
ندیاں پایاب جو دیکھی گئیں بہ گئے ہاتھی چڑھیں جب زور پر

۶۔ الغرض وزیر نے اس لڑکے کو بڑے ناز و نعمت سے
پالا اور ایک لائق استاد اس کی تربیت کے لئے معین کیا
اس نے بڑی کوشش کے ساتھ گفتگو کے آداب، جواب دینے
کے قاعدے اور بادشاہوں کے خدمت کے طریقے تعلیم کئے
اور اس کے اخلاق و عادات کو ایسا مہذب بنایا کہ ہر شخص
کو پسند آیا۔

۷۔ ایک دن وزیر نے بادشاہ کے سامنے کچھ مختصر سا
حال اس کا بیان کرکے کہا "عقلمندوں کی تربیت نے اس
میں ایسا اثر کیا ہے کہ پہلی جہالت اور وحشیانہ حرکات اب
اس میں نام کو بھی نہیں" بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا ؎
آدمی کے پاس ہو گرچہ بڑا بھیڑیئے کا بچہ آخر بھیڑیا

۸۔ دو سال نہ گزرنے پائے تھے کہ محلہ کے بدمعاش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس سے آملے اور آپس میں دانت کاٹی روٹی ہوگئی نتیجہ یہ نکلا کہ ایک دن موقع پاکر اُس نے وزیر اور اُس کے دونوں بیٹوں کو قتل کر ڈالا اور جو کچھ مال و دولت ہاتھ لگا لے کر چمپت ہوا اور اُسی پہاڑ پر اپنے باپ کا قائم مقام بن بیٹھا۔ جب بادشاہ کو یہ حال معلوم ہوا کفِ افسوس مل کر کہنے لگا ؎

زمینِ شور میں سُنبل نہ ہوگا عبث تخمِ عمل کو تو نے کھویا
بدوں کے ساتھ جو کرتا ہے نیکی بدی کرتا ہے وہ نیکوں سے گویا

(مؤلف)

سوالات

۱۔ مُلکی مدبّروں نے عربی چوروں کے پکڑنے کی کیا تدبیر سوچی اور وہ کس طرح گرفتار ہوئے۔

۲۔ وزیر نے چور کے لڑکے کی سفارش کیوں کی اور کیا کہا؟

۳۔ بادشاہ نے وزیر کو کیا جواب دیا؟

۴۔ وزیر نے چور کے لڑکے کے ساتھ کیا کیا اور اُس نے وزیر کو کیا بدلہ دیا؟

۵۔ بادشاہ نے وزیر کے قتل کو سُنکر کیا کہا؟

۶۔ الفاظ ذیل کے معنی بتاؤ۔

قاصد۔ جاسوس۔ ناراجی۔ کمیں گاہ۔ سبزۂ آغاز۔ چھٹا بدمعاش۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تربیت - اصرار - دانت کاٹی روٹی - چمپت ہونا۔

(۵) مغرور ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے

مکھی

ایک مکھی بیٹھی تھی دیوار پر — ہو گیا اُس سمت چیونٹی کا گزر
بھنبھنا کر اُس سے مکھی نے کہا — "بچ کے چل او بے ادب مجھ سے ذرا
اِک ذراسی جان پر اِتنا غرور — سر پہ چڑھتی آتی ہے او بے شعور
عقل کیا تجھ کو خدا نے دی نہیں — جو تجھے مردم شناسی بھی نہیں
سو گئی تھی گاتے گاتے اِک ذرا — چال نے تیری دیا مجھ کو جگا
ہم سے طائر گر کریں اونچا سفر — تو بجا ہے حق نے دو بخشے ہیں پر
تجھ کو کرنا تھا نہ اِتنا حوصلہ — لنگڑی کٹو آسماں پر گھونسلا

چیونٹی

چیونٹی نے سُن کے یہ لاف و گزاف — عرض کی تقصیر ہو میری معاف
بھید مجھ پہ اب ہوا یہ آشکار — طائروں میں آپ کا بھی ہے شمار
مجھ پہ لیکن تجھ کو کیا ہے برتری — ہو گی اپنے واسطے نازک پری

مکھی

بولی مکھی بس زباں اپنی سنبھال — تو کرے مجھ سے تقابل کیا مجال
رینگنے والی ہے تو پردار میں — تو ہے گونگی صاحبِ گفتار میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجھ سے دھیمی چال والا جانور — آج تک آیا نہیں مجھ کو نظر
صدق دعوے میں نہیں کوئی خلل — چیونٹی کی چال ہے ضرب المثل
میری جرأت کو کبھی دیکھے اگر — ہوش اڑ جائیں ترے او بے خبر
قصر سلطانی میں ہے جانا مرا — ساتھ میں شاہوں کے ہے کھانا مرا
تاج شاہنشاہ پہ میری نشست — میں ہوں اعلیٰ اور سب مجھ سے ہیں پست
خوف سے جس جا نہیں کھلتی زباں — بے دھڑک میں گیت گاتی ہوں وہاں
جو پکاتی ہے غذا نوعِ بشر — میں اُسے چکھتی ہوں سب سے پیشتر
میری ہر دعوت میں ہے آؤ بھگت — تو بھلا کیا اور کیا تیری سکت
سوکھے دانے جس نے کھائے ہوں سدا — خوش خوراکوں سے تقابل اُس کا کیا

چیونٹی

چیونٹی بولی کہ چُپ او بے خرد — ہے تعلّی کی بھی آخر کوئی حد
اپنے عیبوں پر نہیں تیری نظر — جہل کی ہے یہ علامت سر بسر
خوب تجھ کو جانتے ہیں مرد و زن — آپ اپنے مُنہ میاں مٹھو نہ بن
بدتمیزی سب پہ ہے تیری عیاں — مُفت تو نے میری کھلوائی زباں
کھا کے اوّل تو پُلاؤ قورما — مُنہ کو پھر فضلہ میں دیتی ہے گھُسا
تاج شاہی پر سے اُڑ کے بارہا — تجھ کو دیکھا ہے گدھوں پر بیٹھتا
تُف ہے تجھ پر اور تیری عقل پر — کہ نہیں اچھے بُرے کی کچھ خبر
حرص تیری شہرۂ آفاق ہے — بے حیائی میں تو گویا طاق ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجھ کو جس جا سے اُڑائیں بار بار
پھر وہیں تو بیٹھتی ہے نابکار

جانتا ہے ہر کوئی تجھ کو ذلیل
اِس پہ مُنہ آتی ہے میرے اور ذیل

تیرے پر کیا اور تری پرواز کیا
تیرا نغمہ کیا تری آواز کیا

فصل سرما کی مصیبت یاد کر
سوکھتی ہے تو پڑی دیوار پر

جبکہ پیہم ہوتی ہے فاقہ کشی
تجھ پہ طاری رہنے لگتی ہے غشی

دیکھتی بھی تو نہیں شکلِ غذا
شیخیوں کی خوب مِلتی ہے سزا

عیش سے وہ دن گذرتے ہیں یہاں
چین سے کٹنا ہے سردی کا سماں

تجھ سے احمق کا تقابل مجھ سے کیا
دور بینی مجھ میں ہے سب سے سوا

سُن کے مکھی یہ جوابِ باصواب
رہ گئی خاموش کھا کر پیچ و تاب

(مؤلف)

سوالات

۱۔ مکھی نے چیونٹی سے کیا کہا اور چیونٹی نے کیا جواب دیا؟

۲۔ محاورات ذیل کا مطلب سمجھاؤ:۔

سر پر چڑھنا۔ لنگڑی کٹو آسمان پر گھونسلا۔ ہوش اُڑ جانا۔
اپنے مُنہ میاں مٹھو بننا۔ طاق ہونا۔ مُنہ آنا۔ پیچ و تاب کھانا۔

(۹) گوتم بدھ

۱۔ اَب سے تقریباً ڈھائی ہزار برس پہلے اودھ میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوتم نامے ایک چھتری راجہ کا لڑکا تھا۔ وہ بڑا رحم دل، نیک خیال، اور خدا شناس آدمی تھا۔ اگرچہ اُس نے ایک راجہ کے گھر میں جنم لیا تھا جہاں عیش و عشرت کے تمام سامان مہیا تھے مگر وہ اپنی زندگی نہایت سادگی سے بسر کرتا تھا۔ اُس کو تکلف، زینت اور تن پروری سے سخت تنفر تھا۔

۲۔ اُس زمانہ کے دستور کے مطابق اُس نے فن تیراندازی میں مہارت تو ضرور بہم پہنچائی تھی لیکن کبھی تیر کو کسی جانور پر چلایا نہیں۔ کیونکہ اُس کی فطری رحم دلی بے زبان جانوروں کے ستانے کی اجازت نہ دیتی تھی۔ کئی بار ایسا ہوا کہ اُس نے کسی چراگاہ میں ہرنوں کو چرتا دیکھ کر اپنی کمان کو سنبھالا اور تیر جوڑ کر مارنا چاہا ہے کہ کسی خیال نے اُس کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور اُس نے یہ کہہ کر تیر کو ترکش میں رکھ لیا "میں عاجز مخلوقات کو کیوں ستاؤں"۔ اُس کی ہمدردی حیوانات کے ساتھ اِس حد کو پہنچ گئی تھی کہ گھوڑ دوڑ میں اگر اُس کا گھوڑا تھک کر تیز سانس لینے لگتا تو وہ فوراً اُس کی باگ تھام لیتا اور گھوڑے کی راحت رسانی کے مقابل اپنی شکست کا خیال نہ کرتا۔

۳۔ ایک دن وہ اپنے باپ کے ساتھ بغرض تفریح جنگل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو گیا۔ راستہ میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک کسان اپنے کھیت میں ہل جوت رہا ہے اور ایک بیل کو جو لاغر ہونے کے علاوہ کسی قدر زخمی بھی ہے ایسی بے دردی سے سڑاسڑ مارتا ہے کہ بے بس جانور بار بار زمین پر گر جاتا ہے۔ نیک دل گوتم سے یہ حالت نہ دیکھی گئی اور جلدی جلدی وہاں سے آگے کو بڑھ گیا۔ کچھ دُور چل کر اُس نے ایک باز کے پنجہ میں فاختہ کو گرفتار پایا۔ جس کو وہ نوچ نوچ کر کھا رہا تھا۔ آگے بڑھا تو ایک فاختہ کو مکھیاں مار مار کر کھاتے دیکھا۔ غرضکہ ایک ہی دن میں متواتر اِن واقعات کے پیش آنے سے اُس کے نرم دِل پر بڑی سخت چوٹ لگی اور وہ نہایت ہی غمگین اپنے گھر واپس آیا۔

۴۔ اس واقعہ کے چند روز بعد گوتم نے ایک ایسے نحیف و نزار بڈھے کو خواب میں دیکھا جو اپنی کبرسنی اور ناتوانی کے باعث کھڑا بھی نہ ہوسکتا تھا۔ یہ بغور اُس کی حالت کو دیکھ رہا تھا کہ ایک غیبی آواز کان میں آئی۔ "گوتم ایک دن تم بھی ایسے ہی بوڑھے اور ناتوان ہوجاؤ گے"۔ اس کے بعد ایک بیمار کو دیکھا جو شدّتِ مرض میں دردناک آواز سے کراہتا تھا۔ گوتم اِس کی مزاج پُرسی کو جانا ہی چاہتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1654 12/17 पुस्तकालय गुरुकुल कांगड़ी

تھا کہ پھر وہی آواز یہ کہتی سُنائی دی "گوتم! تم بھی ایک دن یوں ہی بیمار پڑو گے اور اِسی طرح درد سے چیخو گے" پریشان ہوکر ذرا آگے بڑھا تو زمین پر ایک شخص کو سردی سے اکڑا ہوا پایا۔ جُھک کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مُردہ ہے اور اُس کے ساتھ ہی یہ آواز کان میں آئی" "گوتم! ایک دن تم کو بھی ضرور مرنا ہوگا"

۵۔ گوتم کچھ تو پچھلے واقعات سے متاثر ہو ہی رہا تھا اب جو یہ خواب دیکھا رہے سہے ہوش اُڑ گئے اور دُنیا سے ایسا جی بیزار ہوا کہ دوسرے ہی دن بیک بینی و دو گوش سیدھا جنگل کو ہو لیا اور وہاں ایک گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر سات برس کامل اس بات پر غور و خوض کرتا رہا کہ دُنیا سے گناہوں کو مِٹانے اور غم کے دور کرنے کی کیا تدبیر نکالے۔ آخرکار اس نے بڑی فکر کے بعد زندگی کے چند ایسے اُصول وضع کیے جن پر عمل کرنے سے انسان گناہ و غم دونوں سے نجات حاصل کرسکے۔

۶۔ اب وہ جنگل سے پھر آبادی میں آیا اور پینتالیس برس تک تمام ملک میں ایک نئے مذہب کا وعظ کرتا پھرا اور اپنا نام بجائے گوتم کے بُدھ رکھا جس کے معنی ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"گیانی یا عارف" اِسی وجہ سے اُس کے مذہب کو بُدھ مت کہتے ہیں۔ چند ہی روز میں مذہب مذکور اس طرح پھیلنا شروع ہوگیا جیسے روئی میں آگ۔ اُس کی زندگی ہی میں لاکھوں ہندو بودھ بن گئے۔ چھ سو برس تک یہ مذہب ہندوستان کا ایک بڑا مذہب بنا رہا اور بُدھ کی وفات کے سیکڑوں برس بعد تک لوگ اُسے دیوتا سمجھ کر پوجتے رہے۔

۷۔ اُس کی تعلیم کا خلاصہ یہ تھا کہ انسانوں کو حیوانوں پر بھی اُسی طرح رحم کرنا چاہیئے جس طرح اپنے بنی نوع پر، کسی کو بے سبب آزار پہنچانا یا بد سلوکی کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ وہ کہتا تھا کہ خُدا کی نظر میں اُس کی سب مخلوق یکساں آزاد ہے۔ کسی کو کسی پر جبر کرنے کا حق نہیں مگر اس وقت جبکہ کوئی نیک اطواری اور راست گوئی کو ترک کردے۔

(مؤلف)

سوالات

۱۔ گوتم بُدھ کون تھا اور اُس کے خیالات کیا تھے؟

۲۔ گوتم نے خواب میں کیا دیکھا تھا؟

۳۔ گوتم نے جنگل میں کیا دیکھا تھا؟

۴۔ گوتم کی تعلیم کا خلاصہ کیا تھا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵- الفاظ ذیل کے معنی بتاؤ۔

تن پروری۔ مہارت۔ فطری۔ تفریح۔ کبرسنی۔ غیبی آواز۔
متاثّر۔ بیک بینی و دوگوش۔

(۷) یاد رکھو

یاد رکھو کہ کام اچھّا ہے کام کا انصرام اچھّا ہے
کام کرنا مُدام اچھّا ہے صُبح اچھّا ہے شام اچھّا ہے
کام میں گر ہو نام اچھّا ہے

یاد رکھو لیا ہے قرض اگر فرض یہ ہے اُتار دو یکسر
پھر نہ لینا اگر ہو دانشور نہ رکھو بوجھ یہ کبھی سر پر
کب بھلا قرض دوام اچھّا ہے

یاد رکھو کیا ہے گر وعدہ جس طرح سے بنے کرو پورا
مرد وعدہ خلاف ہے جھوٹا تمھیں جھوٹا کہے نہ خلق خُدا
اِس سے بچنا کلام اچھّا ہے

یاد رکھو ہر اک نصیحت کو جسے تُم نے پڑھا کتاب میں ہو
یا کہ کی ہو کسی بزرگ نے جو تم کو پیارا رہے نصیحت گو
کیونکہ وہ لا کلام اچھّا ہے

یاد رکھو ہے تجربہ اُستاد اُس کی تعلیم میں ہے شکل مفاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر جو آکر پڑے کوئی اُفتاد سبق اوّلیں کرو تم یاد
بس یہی انتظام اچھا ہے

یاد رکھو بدی و بد گوئی بدکلامی ہو یا کہ بدخوئی
ہیں خراب اُن میں عمر کیوں کھوئی اُن میں میری اگر سُنے کوئی
دور ہی سے سلام اچھا ہے

یاد رکھو کہ آج تم ہو جواں پر ہے پیری کی آنے والی خزاں
گزراں ہے یہ رنج روزہ جہاں مہر ابھی سے خیال رکھو کہ یاں
گر ہو نیکوں میں نام اچھا ہے

سوالات

۱۔ کیا کیا باتیں یاد رکھنی چاہئیں؟

۲۔ معنی بتاؤ:۔

انصرام۔ مدام۔ دانشور۔ دام۔ لاکلام۔ مفاد۔ اُفتاد۔ بدخوئی۔

(۸) محمود غزنوی اور فردوسی

۱۔ محمودِ غزنوی مسلمان بادشاہوں میں ایک نہایت اولوالعزم، دلیر دل اور جنگ کا شائق بادشاہ گزرا ہے۔ اُس نے سترہ بار ہندوستان پر حملہ کیا اور ہر بار بکثرت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مال و دولت یہاں سے اپنے دارالسلطنت غزنی کو لے گیا۔ تواریخ میں اُس کے متعلق بہت سے مؤثر و عبرت انگیز واقعات پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک فردوسی شاعر کا واقعہ بھی ہے۔

۲۔ فردوسی۔ ایران کے صوبہ طوس کا ایک نہایت عالی حوصلہ اور باکمال شاعر تھا۔ فن شعر میں وہ اعلےٰ دستگاہ اُس کو حاصل تھی کہ اُس کی کتاب شاہنامہ ہزار کتابوں پر بھاری ہے۔ اُس میں تمام ایرانی بادشاہوں کے حالات اُس نے تیس برس کی مدت میں نظم کئے تھے۔

۳۔ محمود کی فیاضی اور عالی ہمتی کا شہرہ سُن کر وہ غزنی پہنچا اور بادشاہ کے ایک ندیم خاص ماہک نامے کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آکر اُس کو یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اپنے درباری شاعروں سے ایک ایسی کتاب نظم کرنے کی فرمائش کی ہے جس میں تمام ایرانی بادشاہوں کے حالات قلم بند ہوں۔ اِس نے وہیں رستم و سُہراب کی داستان نظم کرکے ماہک کے سامنے پیش کی اور اِس بات کا خواستگار ہوا کہ موقع پاکر اُس کو بھی بادشاہ کے گوش گزار کردے۔ ماہک نے بہت خوشی سے اِس کام کو انجام دینے کا وعدہ کرلیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴- ایک دن سلطان محمود نے جو شاہنامہ کی تصنیف کا ذکر چھیڑا تو ماہک نے وہ نظم سامنے رکھ دی۔ محمود اُس کو پڑھ کر پھڑک گیا اور پوچھا "یہ جواہر کہاں سے ہاتھ آئے"؟ ماہک نے فردوسی کا نام لیا۔ محمود نے کہا "بس یہ کام اُسی کے سپرد کرنا چاہیئے" غرضکہ اِس تقریب سے فردوسی کی رسائی محمود کے دربار میں ہوئی اور ایک ایک شعر پر ایک ایک اشرفی صِلہ مقرر ہوا۔

۵- فردوسی چار سال متواتر غزنی میں مقیم رہ کر شاہنامہ کی تصنیف میں مصروف رہا، پھر اپنے وطن چلا گیا۔ اور کئی برس رہ کر واپس آیا۔ یہاں پھر وہی سلسلہ سالہا سال جاری رہا۔ یہاں تک کہ شاہنامہ تیار ہو گیا، مگر افسوس ہے کہ اُس کو اپنی محنت کی داد نہ ملی اور محمود نے قدردانی کا حق ادا نہ کیا۔ اُس نے خلاف وعدہ بجائے اشرفیوں کے روپئے دینے کا حکم دیا۔

۶- جس وقت شاہنامہ کا صِلہ پہنچا ہے، فردوسی حمّام میں نہا رہا تھا۔ جب باہر نکلا تو محمود کے غلام ایاز نے روپیوں کی تھیلیاں پیش کیں۔ فردوسی نے بڑے شوق سے اُن کو کھولا، لیکن جب بجائے اشرفیوں کے روپئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظر پڑے تو بے ساختہ دل سے ایک آہ نکلی اور اُس عالی حوصلہ نے وہ تمام روپیہ کھڑے کھڑے لُٹا دیا اور یہ کہا "بادشاہ سے کہہ دینا، میں نے یہ خونِ جگر اِن سفید دانوں کے لئے نہیں کھایا تھا"۔

۷۔ ایاز نے واپس جاکر جب تمام ماجرا بادشاہ کو سُنایا تو اُسے سخت ملال ہوا۔ اپنے وزیر سے کہا "میری اِس بدنامی کا باعث تو ہے" اُس نے عرض کی "حضور خاک کی چٹکی بھیجدیتے تو بھی فردوسی کو آنکھوں سے لگانا تھی۔ انعام شاہی کا رد کرنا بڑی گستاخی ہے"۔ اِس چُبھتے ہوئے فقرے نے محمود کے دِل پر بڑا اثر کیا۔ برہم ہوکر کہا۔ "میں اس گستاخی کا اُسے مزہ چکھاؤں گا"۔ جب فردوسی کو اس کی خبر ہوئی تو نہایت پریشان ہوا۔ صُبح کو جب محمود باغ میں آیا تو فردوسی نے دوڑ کر پاؤں پر سر رکھ دیا۔ محمود کو رحم آگیا اور اُس کی تقصیر معاف کی۔

۸۔ اِس کے بعد فردوسی نے غزنی میں قیام کرنا مُناسب نہ سمجھا۔ چلتے وقت ایک سربمہر لفافہ ایاز کو دے کر کہا "میرے جانے کے بیس دِن بعد بادشاہ کو دے دینا" جب محمود نے کھول کر دیکھا تو ہجو کے اشعار تھے جو آج تک شاہنامہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں موجود ہیں۔ محمود نے بڑی بڑی سلطنتیں مٹادیں مگر یہ بدنامی کا دھبہ اپنی شہرت کے دامن سے نہ مٹا سکا۔

۹۔ ایک بار سلطان محمود ہندوستان کی مہم سے واپس آرہا تھا۔ راستہ میں دشمن کا قلعہ تھا۔ وہیں ٹھہر گیا اور قاصد بھیجا کہ حاضرِ خدمت ہوکر اطاعت بجالائے۔ دوسرے دن قاصد جواب لایا۔ لیکن ابھی کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ محمود نے وزیر سے کہا "دیکھ کیا جواب لایا ہے"۔ وزیر نے اس موقع پر ایک برجستہ شعر پڑھا جس کو سُنکر محمود پھڑک گیا اور پوچھا "یہ شعر کس کا ہے"؟ وزیر نے کہا "اُسی بدقسمت کا جس نے برسوں خونِ جگر کھایا اور کچھ نہ پایا" محمود نے کہا "مجھ کو سخت ندامت ہے۔ غزنی پہنچ کر یاد دلانا"۔ غرض وہاں پہنچ کر اُس نے ساٹھ ہزار اشرفیاں فردوسی کے پاس روانہ کیں۔ لیکن تقدیر پر کس کا زور ہے۔ اِدھر شہر کے ایک دروازہ سے صلہ پہنچا اُدھر دوسرے دروازہ سے فردوسی کا جنازہ نکل رہا تھا۔

سوالات

۱۔ فردوسی کون تھا اور محمود کے دربار میں اِس کا داخلہ کیسے ہوا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۔ فردوسی اور محمود کے درمیان شاہنامہ کا صلہ کیا قرار پایا تھا اور محمود نے کیا دیا؟

۳۔ فردوسی نے بجائے اشرفیوں کے جب روپے دیکھے تو کیا کہا؟

۴۔ وزیر نے محمود کو فردوسی کے خلاف کس طرح بھڑکایا؟

۵۔ فردوسی کی یاد محمود کو کیسے آئی؟

۶۔ آخر نتیجہ اِس کہانی کا کیا ہوا؟

۷۔ الفاظ ذیل کے معنی بتاؤ۔

شائق۔ مؤثر۔ حیرت انگیز۔ گوش گزار۔ رسائی۔ داد نہ ملنا۔ ندامت۔ خونِ جگر کھانا۔

(۹) محمود غزنوی اور بڑھیا

۱۔ محمود غزنوی نے اپنے عہد حکومت میں اِتنے مُلک فتح کر لئے تھے کہ وہ پوری طرح انتظام بھی نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ ایک بار کسی مقام پر ڈاکوؤں نے سوداگروں کا قافلہ لوٹ لیا اور بہت سے بے گناہوں کو قتل بھی کیا۔ مقتولوں میں ایک بڑھیا کا نوجوان لڑکا بھی تھا۔ وہ مصیبت کی ماری منزلیں طے کر کے دادخواہی کی غرض سے محمود کے دربار میں آئی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۔ محمود نے اُس کا تمام احوال سُن کر کہا۔ "اے نیک بخت بی بی مَیں اِتنے دور دراز علاقہ کا انتظام کیونکر کر سکتا ہوں؟ وہ غزنی سے سیکڑوں میل دور ہے"۔ بُڑھیا نے جواب دیا "اگر تُم اِتنے بڑے مُلک کا انتظام نہیں کر سکتے تو اُس کو اپنے قبضہ میں کیوں رکھ چھوڑا ہے؟ کیا تُم کو قیامت میں خُدا کی باز پُرس کا خوف نہیں"؟

۳۔ بُڑھیا کی اِس سچّی اور دلیرانہ تقریر نے محمود کے دل پر ایسا اثر کیا کہ آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور اُسی وقت اپنے چند سرداروں کو اُس علاقہ کا انتظام کرنے اور رہزنوں کی بیخ کنی کے لئے روانہ کیا اور بُڑھیا کو بہت سا مال و متاع دیکر معذرت کے ساتھ اپنے دربار سے رُخصت کیا۔

سوالات

۱۔ محمود اور بُڑھیا کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

۲۔ معنی بتاؤ:۔

عہدِ حکومت۔ مقتول۔ داد خواہی۔ باز پُرس۔ رہزن۔ بیخ کنی۔ مال و متاع۔ معذرت۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰) محمود غزنوی اور اُس کا وزیر

۱۔ ایک بار سلطان محمود مغربی سرحد میں کسی علاقہ کو ویران کر رہا تھا۔ اُس کی فوجیں زراعت کو پامال کرتی دیہات کو جلاتی اور مویشیوں کو ہنکاتی چلی جارہی تھیں۔ اور ہزارہا خدا کے بندے خانہ برباد مارے مارے پھر رہے تھے۔ ایک نیک دل وزیر کو سلطان کی یہ جابرانہ کارروائی پسند نہ آئی۔ سوچا کہ کسی تدبیر سے بادشاہ کو اِن مصیبت زدہ باشندوں پر رحم دلانا چاہیئے۔

۲۔ ایک دن اُس نے بادشاہ سے عرض کی "میں نے ایّام طفولیت میں ایک پیر مرد کی پسندیدہ خدمت کی تھی۔ اُس نے مجھے یہ صِلہ دیا کہ تمام پرندوں کی بولی سکھادی۔ اَب میں نہایت آسانی سے ہر طائر کی بات سمجھ لیتا ہوں"۔

۳۔ دوسرے دن سلطان اور وزیر شکار سے واپس ہو رہے تھے کہ ایک درخت پر دو اُلو آپس میں باتیں کرتے نظر آئے۔ سلطان نے وزیر سے کہا "کل تم کہتے تھے کہ میں پرندوں کی بولی سمجھ لیتا ہوں۔ اچھا بتاؤ یہ اُلو کیا باتیں کر رہے ہیں" وزیر نے کچھ دیر کان لگاکر اُن کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باتوں کو سُنا اور پھر کہنے لگا "اِن پرندوں کی گفتگو حضور کو سُنانے کے قابل نہیں۔ غلام اس بارے میں معافی کا خواستگار ہے"۔ محمود نے کہا "تم بے خوف ہو کر بیان کرو، میں اُس کے سُننے کا دل سے مشتاق ہوں"۔

۴۔ وزیر تو اِس موقع کا منتظر تھا ہی کہنے لگا "جہاں پناہ! اِن اُلّوؤں میں ایک کی بیٹی ہے اور دوسرے کا بیٹا، اور دونوں شادی کی فکر میں ہیں۔ بیٹی والا اپنے ساتھی سے یہ درخواست کر رہا ہے کہ تو اپنے بیٹے کو میری بیٹی سے بیاہ دے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ میں اِس شرط سے منظور کر سکتا ہوں کہ تو اپنی بیٹی کے جہیز میں پچاس ویران گاؤں دے۔ لڑکی والا کہتا ہے "اونہہ۔ یہ کون بڑی بات ہے۔ خُدا کے فضل سے جب تک ہمارا بادشاہ محمود حکومت کر رہا ہے، ویران گاؤں کی کیا کمی ہے۔ میں بڑی خوشی سے پچاس کی جگہ پانسو دینے کو تیّار ہوں"۔

۵۔ سلطان یہ بات سُن کر اپنے دِل میں بے حد پشیماں ہوا اور اُسی وقت حکم دیا کہ لوٹ مار بند کر دی جائے اور امن عام کا اعلان ہو۔ پریشان رعایا یہ خبر سُن کر اپنے اپنے مقام پر واپس آئی اور وزیر کو سیکڑوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دعائیں دیں۔

(مؤلف)

سوالات

۱۔ وزیر نے محمود کو مظلوم رعایا کے حال پر کس طرح توجہ دلائی ؟

۲۔ معنی بتاؤ :۔

زراعت ۔ مویشی ۔ جابرانہ ۔ ایام طفولیت ۔ حوصلہ ۔ طائر ۔ کان لگانا ۔ خواستگار ۔

(۱۱) لومڑی اور خرگوش

لومڑی کا دشمن اِک خرگوش تھا — پر بہت بے عقل اور بیہوش تھا
ایک دن اِک بھیڑیئے کا بنکے یار — یوں لگا کہنے اُسے اے غمگسار
صدقہ تجھ پر سے یہ میری جان ہے — آج کے دن تو مرا مہمان ہے
بھیڑیئے کو مکر تھے ہر چند یاد — ہولیا پر ساتھ اُس کے ہو کے شاد
لومڑی کے در پہ اُس کو کر کھڑا — آپ وہ خرگوش پھر اندر گیا
لومڑی سے یوں کہا کر کچھ علاج — تیرے گھر مہمان اِک آیا ہے آج
اُس نے گھبراہٹ سے جو یہ بات کی — سمجھی وہ کچھ ہے مگر اُس میں فی
تھی عداوت کی جو آتی اُس میں بو — جانتی تھی اُس کو وہ اپنا عدو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بولی اُس رستہ سے اُس کو لائیو آگے آگے اُس کے پَر تو آئیو
تھا بنایا اُس نے جو اُس راہ کو واں کیا خس پوش تھا اِک چاہ کو
جوہیں پہنچے آکے اُس رستہ سے واں گر پڑے اُس میں وہ دونوں ناگہاں
آپ سے دونوں اسیر چہ ہوئے بچ رہی وہ اور وہ دونوں موئے
ہے بُرائی کا ثمر رنگیں یہی پوست کندہ میں نے یہ تجھ سے کہی

نیک و بد کی کیا تجھے اٹکل نہیں
راہ سے بے راہ ہرگز چل نہیں

(رنگین دہلوی)

سوالات

۱- خرگوش نے لومڑی کے مارنے کی کیا تدبیر نکالی؟
۲- لومڑی نے کیا مکاری کی؟
۳- معنی بتاؤ:-
شاد - فی - عدو - خس پوش - چاہ - اسیر - ثمر - پوست کندہ -

(۱۲) محنت کے بعد راحت ہے

۱- ایک پہلوان زمانہ کی گردش سے ایسا عاجز آیا کہ
نہ تن کے لئے کپڑا رہا، نہ پیٹ کے لئے روٹی - بہت چاہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ وطن ہی میں کوئی ایسا سلسلہ ہو جائے جس سے وقت نا وقت پیٹ میں پڑتی رہے مگر کوئی صورت بن نہ آئی مجبور ہو کر ایک دِن اپنے باپ سے کہنے لگا۔

بیٹا۔ "ابّا جان! میرا اِرادہ اب سفر اختیار کرنے کا ہے۔ شاید خدا اِسی ذریعہ سے عُسرت و تنگدستی کو دور فرماوے۔ اَب مجھ سے فاقہ کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔"

باپ۔ "بیٹا! اس خیالِ خام سے باز آؤ اور جو وقت نا وقت تھوڑا بہت مِل رہا ہے اُس پر قناعت کرو۔ دولت اگر کوشش سے مِل جایا کرتی تو ہر شخص حاصل کر لیا کرتا۔ یہ سب معاملات تقدیری ہیں۔ کسی کی دوڑ دھوپ سے کچھ نہیں ہوتا۔"

بیٹا۔ "آپ کا فرمانا بجا ہے لیکن سفر سے انسان کو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً دُنیا کے عجائبات دیکھ کر عقل روشن ہوتی ہے۔ شہروں کی سیر سے طبیعت میں آشفتگی آتی ہے۔ دوستوں کی ملاقات سے دل خوش ہوتا ہے۔ رسم و رواج کی دیکھ بھال سے تجربہ بڑھتا ہے۔ کسب معاش کے مختلف ذرائع نظر سے گزرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ اور بھی سیکڑوں قسم کے فائدے ہیں۔ عقلمندوں نے کہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے "جب تک انسان سفر نہیں کرتا تجربہ کار نہیں ہوتا"

باپ۔ "یہ میں نے مانا کہ سفر میں اِس قسم کے بہت سے فائدے ہوتے ہیں لیکن ہر شخص کو نہیں بلکہ دو چار گروہوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اوّل مالدار سوداگر کہ جہاں جاتا ہے اپنے مال و متاع اور نوکروں چاکروں کی وجہ سے آرام پاتا ہے۔ دوسرے عالم خوش بیاں جو اپنے کلام کی تاثیر سے لوگوں کو گرویدہ کر لیتا ہے اور ہر جگہ عزت پاتا ہے۔ تیسرے خوش آواز جو اپنے کمال سے لوگوں کو محظوظ کر کے مقصد حاصل کرتا ہے۔ چوتھے پیشہ ور جو اپنے ہنر کے زور سے ہر جگہ کما کر کھا لیتا ہے اور فاقہ کی تکلیف نہیں اُٹھاتا۔ پس جو شخص اِن میں سے ایک وصف بھی نہ رکھتا ہو اُس کا سفر کرنا فضول ہے۔ وہ بجز پشیمانی و پریشانی اور کچھ نہیں پا سکتا"

بیٹا "تو کیا آپ کا منشا یہ ہے کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہے؟ یہ تو سراسر عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے۔ یہ مانا کہ رزق کا تعلق قسمت سے ہے لیکن اُس کے حاصل کرنے کے کچھ اسباب ہوتے ہیں جن سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔ اِسی طرح بلا اگرچہ تقدیری ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن اُس سے بچنے کی تدبیر کرنا واجب ہے۔ خُدا کا شُکر ہے کہ اُس نے میرے بدن میں وہ طاقت اور بازو میں وہ زور بخشا ہے کہ اگر مست ہاتھی کی سونڈ پکڑ لوں تو ایک قدم ہِل نہ سکے اور شیر کی گردن دبالوں تو ہٹ نہ سکے۔ پس کیا وجہ کہ اِس کمال کو رکھتے ہوئے سفر نہ کروں اور یہاں فاقے کرکر کے مرجاؤں"۔

باپ :۔ "بیٹا جب ہماری بات تمھاری سمجھ میں نہیں آتی تو زیادہ کہنا فضول ہے۔ میں جانتا ہوں کہ شوق سفر تُم پر غالب ہے۔ تم اَب ہمارے روکے سے رُکنے والے نہیں۔ پس جس بات سے تُم خوش ہو ہم بھی خوش ہیں۔ جاؤ اور شوق سے جاؤ۔

۲۔ الغرض پہلوان نے سامان سفر دُرست کرکے باپ کو رُخصتی سلام کیا اور یہ شعر پڑھتا ہوا روانہ ہوگیا ؎

در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں
خوش رہو اہلِ وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

کئی گھنٹے متواتر چلنے کے بعد وہ ایک دریا کے کنارہ پر پہنچا دیکھا کہ کچھ لوگ ایک کشتی میں سوار ہو رہے ہیں۔ پہلوان بیچارے کے پاس تھا کیا جو کرایہ دے کر جا بیٹھتا۔ ملّاح کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہرچند خوشامد درآمد کی مگر اُس بھلے مانس کے کان پر جوں بھی نہ رینگی اور اپنی کشتی کا لنگر اُٹھا چلتا بنا۔

۳۔ پہلوان بیچارہ اب کیا کرے نہ گھر کو واپس جاسکتا ہے نہ دریا کو پار کرسکتا ہے۔ کچھ دیر تو چپکا کھڑا دیکھا کیا آخر کچھ سوچ سمجھ کر آواز دی کہ "اے ملّاح! کشتی کو لوٹا میں کرایہ کے بدلے میں تجھے اپنی چادر دیدونگا" ملّاح پر طمع غالب آئی اور کشتی کو لوٹا لایا۔ جوان تو جلا ہوا تھا ہی کشتی کے کنارہ لگتے ہی اُس نے جھپٹ کر ملّاح کی ڈاڑھی پکڑ لی اور زمین پر کھینچ لایا پھر ایسا دھونسا کہ ملّاح کے ہوش گم ہوگئے۔ لوگ اُس کی مدد کے لئے دوڑے مگر جوان کے گھونسے کی دھاک سے ایک بھی پاس نہ پھٹکا۔ اب بجز نرمی کے چارہ کار کیا تھا۔ سب نے بڑی خوشامد سے پہلوان کے غصّہ کو ٹھنڈا کیا اور یہ بات قرار پائی کہ ملّاح کرایہ سے درگزرے اور پہلوان مار پیٹ سے۔ جب پہلوان کشتی میں بیٹھ گیا تو سب نے اُس کے زور و طاقت کی تعریف کی اور اپنی اپنی گستاخی کی معافی چاہی۔

۴۔ جب کشتی اُس ستون کے قریب پہنچی جو یونان کی عمارتوں میں سے پانی کے اندر کھڑا رہ گیا تھا تو ملّاح نے کہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"یہاں کشتی کے اُلٹ جانے کا ڈر ہے۔ تُم میں سے ایک طاقتور آدمی کو چاہیئے کہ اِس سُتون پر جاکر کشتی کی رسّی پکڑے تاکہ ہم صحیح و سلامت یہاں سے گزر جائیں۔ پہلوان یہ سُنتے ہی کھڑا ہو گیا اور ذرا اس بات پر غور نہ کیا کہ ملّاح کے ساتھ جو بدسلوکی کر چُکا ہوں اُس کا کیا انجام ہوگا۔

۵۔ پہلوان کا سُتون پر پہنچنا تھا کہ ملّاح نے اُس کے ہاتھ سے رسّی کو کھینچ لیا اور کشتی لئے ہوئے چلا گیا۔ پہلوان حیران و پریشان کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔ اب سمجھا کہ ملّاح نے یہ تدبیر محض انتقام لینے کی وجہ سے کی تھی۔ دو دن بیچارہ بھوکا پیاسا اُس کے اوپر بیٹھا رہا۔ تیسرے دن نیند کے غلبہ سے پانی میں آرہا اور بڑی جد و جہد سے نیم مُردہ کنارہ پر پہنچا۔ درختوں کی پتّیاں اور گھاس کی جڑیں کھانے کے بعد جب ذرا بدن میں جان آئی تو پھر چلنے کی سوجھی۔

۶۔ تن تنہا منزلیں مارتا اور بیابان کی خاک چھانتا چلا جاتا تھا کہ یکایک تشنگی کا غلبہ ہوا۔ ایک کنوئیں پر کچھ لوگوں کو پانی بھرتا دیکھ کر جان میں جان آئی۔ بیتابی سے وہاں پہنچا اور پانی مانگنے لگا۔ اُنھوں نے مُفت پانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پلانے سے انکار کر دیا۔ پہلوان کو اِس بے مروّتی اور سخت دلی پر غصّہ آگیا اور اِن میں سے دو چار کو اچھّی طرح پیٹ دیا۔ یہ حال دیکھ کر چاروں طرف سے لوگ ٹوٹ پڑے اور اِتنا مارا کہ پہلوان کے ہوش ٹھکانے نہ رہے۔ بہزار خرابی جان بچا کر بھاگا اور ایک قافلے کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

۷۔ اتفاقاً رات کو ایسے مقام پر منزل ہوئی جہاں چوروں کا خطرہ تھا۔ قافلہ والوں پر ایسا رُعب چھایا کہ تھر تھر کانپنے لگے۔ پہلوان نے یہ حال دیکھ کر کہا "تم لوگ فضول اِتنا خوف کھا رہے ہو۔ ایک میں ہی تم میں ایسا ہوں کہ تن تنہا پچاس آدمیوں کا مقابلہ کر لوں چوروں کا کیا منہ کہ ایک قدم بھی اِدھر رکھ سکیں"۔

۸۔ پہلوان کی اِس لاف زنی سے قافلہ والوں کو بڑی ڈھارس ہوئی اور اُس کی ہمراہی کو بہت غنیمت سمجھا۔ جب کھانے کا وقت آیا تو اُنھوں نے پہلوان کو بھی شریک طعام کیا وہ تو بھوکا تھا ہی خوب ڈٹ کر کھایا اور ایک مقام پر لیٹ کر سو گیا۔

۹۔ اِس کو سوتا دیکھ کر ایک تجربہ کار بوڑھے نے اپنے ساتھیوں سے کہا "دوستو مجھے چوروں سے زیادہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمھارے اس نئے ساتھی سے اندیشہ ہے۔ تمھیں کیا معلوم کہ یہ بھی چوروں میں سے ہو اور اِس غرض سے ہم میں آملا ہو کہ موقع پاکر اپنے یاروں کو خبر کردے۔ پس میری رائے یہ ہے کہ اِس کو یہیں سوتا چھوڑ کر ہم سب یہاں سے چلدیں۔" بڈھے کی بات سب کو پسند آئی اور اُسی وقت کوچ بول دیا۔

۱۰۔ پہلوان جس کو کئی روز کے بعد آرام سے سونا نصیب ہوا تھا ایسا بے خبر ہو کر سویا کہ صُبح کو اُس وقت آنکھ کھُلی جب تمام میدان میں دھوپ پھیل چُکی تھی۔ اَب جو دیکھا تو وہاں سناٹا تھا۔ اپنی بدنصیبی پر سخت افسوس کیا اور آنکھوں میں آنسو بھر لایا۔

۱۱۔ اتفاقاً ایک شہزادہ شکار کھیلتا ہوا اُدھر آنکلا۔ پہلوان کو اِس پریشانی کی حالت میں دیکھ کر پوچھنے لگا۔ "تو کون ہے اور یہاں کیسے آیا؟" پہلوان نے اپنا سارا قصّہ بیان کیا۔ شہزادہ کو اُس کی بیکسی و تباہ حالی پر رحم آگیا۔ بہت سا مال دے کر اپنے ایک معتمد خادم کے ساتھ اُس کو وطن کی طرف بھیجدیا۔

۱۲۔ جب باپ کی نظر بیٹے پر پڑی تو بہت خوش ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اُس کی سلامتی حال پر شکر خُدا بجا لایا۔ رات کو بیٹے نے تفصیل سے تمام واقعات بیان کئے۔ باپ نے کہا۔ "ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ تنگدستی تمام ہنروں پر پردہ ڈال دیتی ہے اور مفلسی میں طاقت و قوّت سب بیکار ہو جاتی ہے۔ بیٹے نے کہا "بغیر رنج اُٹھائے خزانہ کا پانا اور بے جان کو خطرہ میں ڈالے عزّت کا ہاتھ آنا محال ہے۔ جب تک دانہ زمین پر بکھیرا نہیں جاتا خرمن حاصل نہیں ہوتا۔ آپ نے دیکھا کہ تھوڑے سے رنج کی بدولت مَیں نے کیسا عیش پایا"؟ باپ نے کہا "یہ اور بات ہے کہ اس مرتبہ تمھاری خوش نصیبی سے ایک دولتمند وہاں پہنچگیا اور تمھارے حالِ زار پر رحم کھاکر ایسا سلوک کیا۔ ایسے اتفاقات نادر ہوتے ہیں اور نادر پر حکم نہیں کیا جاسکتا۔" بیٹے نے کہا "یہ سچ ہے مگر میں یہ بات نہیں مان سکتا کہ دُنیا میں بغیر تکلیف اُٹھائے کسی کو راحت مِل سکتی ہے۔ اور اگر ایسا ہوگا تو وہ بھی نادر کے حکم میں رہیگا

(مؤلف)

سوالات

۱۔ بیٹے نے باپ سے کیا کیا فوائد سفر بیان کئے؟

۲۔ باپ کے نزدیک کس قسم کے لوگوں کو سفر مفید تھا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۔ پہلوان کو سفر میں کیا کیا واقعات پیش آئے؟

۴۔ سفر سے لوٹ کر پہلوان اور اُس کے باپ کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

۵۔ معنی بتاؤ:۔

عُسرت۔ پشیمانی۔ قناعت۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنا۔ کان پر جوں نہ رینگنا۔ پاس نہ پھٹکنا۔ سُتون۔ انتقام۔ خاک چھاننا۔ خطرہ۔ لاف زنی۔ ڈٹ کر کھانا۔ سناٹا ہونا معتمد۔ نادر۔

۶۔ اِس کہانی سے تُم کو کیا سبق مِلا؟

(۱۳) کور و بینا

ایک اندھا مرد بینا کا تھا یار — ربط تھا دونوں میں باہم بیشمار

بارے اِکباری ہوئے وہ ہم سفر — ایک جا شب کو ہوا اُن کا گزر

تھی پُرانی قمچی اِک اندھے کے پاس — کچھ سفر کٹنے کی تھی جس سے نہ آس

یک بیک ڈورا گیا قمچی کا ٹوٹ — ہاتھ سے قمچی پڑی اندھے کے چھوٹ

تھی نہ خواہش اِس کی گو چنداں اُسے — پر لگا وہ ڈھونڈھنے ہر سُو اُسے

ڈھونڈھتا اُس کو جو وہ ہر جا گیا — سانپ اُس کے ہاتھ میں اِک آگیا

خوب جو نرمی پہ اُس کے غور کی — جی میں سمجھا ہے یہ قمچی اور کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس سے اُس تجی کو اچھا جان کر بولا اے دل اس کا مت ارمان کر
روشنی اِس میں ہوئی جب زور کی تب پڑی آنکھ اُس پہ اُس دلسوز کی
یک بیک گھبرا کے وہ اُٹھا پکار مار تیرے ہاتھ میں ہے اِس کو مار
کور بولا میں دغا کھاتا نہیں اِن دموں میں مطلقاً آتا نہیں
پا گیا اَے دوست مطلب میں ترا یعنی میں دوں پھینک اور تو لے اُٹھا
کور تھا اِس گفتگو کے دھیان میں سانپ نے کاٹا اُسی کی ران میں

زہر کا رنگیں اثر اُس پر ہوا
کاٹتے ہی اُس کے وہ اندھا موا

(رنگین دہلوی)

سوالات

۱- اس حکایت کو نثر میں بیان کرو۔
۲- اس حکایت سے تم کو کیا سبق ملا؟
۳- معنی بتاؤ:-

ربط۔ دلسوزی۔ مار۔ دموں میں آنا۔ مطلقاً۔

(۱۴) محمد غوری اور پرتھی رائے (۱)

۱- پرتھی رائے جس کو رائے پتھورا بھی کہتے ہیں خاندان چوہان کا ایک بڑا نامی گرامی راجہ گزرا ہے۔ دہلی اور اجمیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو سلطنتیں اُس کے قبضہ میں تھیں۔ وہ صورت کا وجیہ، بدن کا فربہ اور دِل کا بہادر تھا۔ اُس کو دِہلی کے تخت پر بیٹھے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ محمد غوری نے ایک لشکر جرّار کے ساتھ ہندوستان پر دھاوا کیا اور تھانیسر کے قریب تلاوڑی کے میدان میں راجپوتوں سے ہنگامۂ کارزار گرم ہوا۔ بہادر راجپوت حبّ الوطنی کے جوش میں ایسا جی توڑکر لڑے کہ افغان سپاہیوں کے چھکّے چھوٹ گئے اور میدان میں قدم جمنے مُشکل پڑ گئے۔ بڑے بڑے نامی گرامی افغان اِس معرکہ میں کام آئے اور محمد غوری زخمی ہوکر بھاگ کھڑا ہوا۔ رائے پتھورا مع اپنے ساتھیوں کے فتح کا نقّارہ بجاتا، خوشی کے گیت گاتا، اپنی راجدھانی کو واپس ہوا۔

۲۔ محمد غوری کے شکست کے بعد اگر راجپوتوں میں پھوٹ نہ پڑ جاتی تو آئندہ کسی غنیم کو اُن سے مقابلہ کی جُرأت نہ ہوتی لیکن چونکہ اُن کی تباہی و بربادی کا وقت قریب آلگا تھا۔ قدرتی طور پر ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ بہت جلد اِن کی قوّت و سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔ اِن میں سے ایک واقعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۳۔ پرتھی رائے قنوج کے راجہ جے چند کی لڑکی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو اُس کا قریبی رشتہ دار تھا، شادی کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ یہ لڑکی حُسن و جمال میں شُہرۂ آفاق تھی مگر راجہ جے چند خاندانی عداوت کی وجہ سے راضی نہ تھا بلکہ اس کو پرتھی راج کا تخت دہلی پر حکومت کرنا ہی ناگوار تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ دہلی قنوج کے ماتحت ہوکر رہے۔ راجہ جے چند نے ایک بار بہت بڑی ضیافت کی تیاری کی اور اطراف و جوانب کے تمام سرداروں اور راجوں سے اِس میں شرکت کی خواہش کرکے اس جلسہ کی مختلف خدمات کو اُن کا فرض قرار دیا۔ اِسی سلسلہ میں دربانی کی خدمت رائے پتھورا کے لئے تجویز ہوئی۔ اِسی موقع پر جے چند نے اپنی پیاری بیٹی سنجوگتا کی رسم سوئمبر ادا کرنے کا بھی اعلان کیا تھا۔ یہ چھتریوں میں ایک پُرانی رسم تھی کہ کوئی راج کماری اُن راجوں میں سے جو اُس کے باپ کے دربار میں بُلائے جاتے تھے اپنا شوہر منتخب کرلیتی تھی۔

۴۔ پرتھی رائے برسوں سے اِس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ کسی طرح سنجوگتا کو قنوج کے محل سے اُڑا لائے، لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوتی تھی۔ ایک دن اُس نے اپنی بڑھیا دائی سے جس نے بچپن میں اُسے پالا تھا اپنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ارادہ ظاہر کرکے اس بارہ میں مدد چاہی۔ جہاں دیدہ دائی نے کہا "تم گھبراؤ نہیں میں مقصد برآری کی صورت نکالتی ہوں۔ تم صرف مجھے اپنی ایک تصویر دیدو" رائے نے فوراً ایک تصویر ہاتھی دانت پر کھنچی ہوئی بڑھیا کے حوالے کی۔ وہ اُس کو لے کر سیدھی قنوج پہنچی اور چونکہ پہلے ایک مدّت تک راجہ جے چند کی کسی رانی کے پاس ملازم رہ چکی تھی بآسانی محل میں داخلہ ہوگیا اور خوش نصیبی سے سنجوگتا ہی کی خدمت پر مامور ہوئی۔

۵۔ چالاک دائی اکثر راج کماری کو پرتھی راج کے دلیرانہ واقعات، جنگ و جدل کے کارنامے اور اُس کی محبت میں بے چینی کا حال سُناتی رہتی تھی۔ ایک دن موقع پاکر پرتھی رائے کی تصویر بھی اُس کے سامنے رکھدی۔ سنجوگتا پر کٹنی دائی کی جادو بیانی کا اثر ہو ہی چُکا تھا۔ اب جو تصویر سامنے آئی سو جان سے اُس پر فریفتہ ہوگئی اور مصمّم ارادہ کرلیا کہ اِس کے سِوا ہرگز کسی سے شادی نہ کرونگی۔ جب بُڑھیا دائی کو اِس کے ارادہ کا استحکام معلوم ہوگیا تو خوشی خوشی وہاں سے اُڑی اور سارا حال پرتھی راے کو سُنایا۔ اب تو پرتھی رائے کا خوشی سے عجب حال ہوا۔ دل میں ٹھان لی کہ جس طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنے قنوج چل کر اُس کو اپنے قابو میں لانا چاہیئے۔

۶۔ اِسی اثنا میں جے چند کا فرمان آیا جس میں لکھا تھا کہ تم شریک دعوت ہوکر دربانی کی خدمت کو انجام دو۔ اِس مضمون کو پڑھتے ہی رائے پتھورا کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ کیونکہ اوّل تو وہ جے چند کو اپنے سے بالاتر خیال نہ کرتا تھا۔ دوسرے دربانی کی ذلیل خدمت اُس کے سپرد کی گئی تھی۔ اُس نے سب کے سامنے یہ بات کہدی کہ اب تو جب تک جے چند کو اس گستاخی کا مزہ نہ چکھا دونگا چین سے نہ بیٹھونگا۔

۷۔ جب ضیافت اور سوئمبر کا دن آیا تو سارے راجپوت راجہ اطراف ہندوستان سے قنوج میں آموجود ہوئے۔ اِن میں سے ہر ایک اِس اُمید کو دل میں لئے ہوئے تھا کہ دوشیزہ راج کماری اُسی کو اپنا شوہر منتخب کریگی۔ قنوج کا ایوان اُس روز چوتھی کی دولہن کی طرح سجا ہوا تھا اور ہر راجہ کو اپنے اپنے منصب کے موافق دربار میں جگہ مل رہی تھی۔ پرتھی راے جس کے لئے دربانی کی خدمت مخصوص کی گئی تھی وہاں موجود نہ تھا۔ جے چند نے ناراض ہوکر ایک سُنہرا بُت دروازہ پر رکھوا دیا اور اُس کا نام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرتھی راے دربان رکھا۔

۸۔ جے چند کو یہ خبر ہی نہ تھی کہ پرتھی راج قنوج میں آموجود ہوا ہے اور اپنے سُورما سپاہیوں کو فقیروں کے لباس میں دربار کے آس پاس لگا رکھا ہے۔ اِن سب کے کپڑوں کے نیچے تلواریں چھپی ہوئی تھیں اور گھوڑے قریب ہی جنگل میں سجے سجائے کھڑے تھے۔

۹۔ الغرض جے چند نے اپنی بیٹی کو ایک خوشنما پھولوں کا ہار دے کر کہا کہ جس راجہ کو تو اپنا پتی بنانا چاہتی ہو یہ ہار اُس کے گلے میں ڈالدے۔ لڑکی ہار کو لئے ہوئے سرداروں اور راجوں کی قطار سے گزرتی ہوئی سیدھی دروازہ پر پہنچی اور ہار اُس سُنہری مورتی کے گلے میں جا ڈالا جس کو "پرتھی راے دربان" کا خطاب دیا گیا تھا۔

۱۰۔ اِس کے ساتھ ہی پرتھی راج ہلّہ کرکے دروازہ پر پہنچگیا اور ہزاروں سُور بیر راجپوتوں کے سامنے نہایت دلیری کے ساتھ نازنین راج کماری کو گود میں اُٹھا لیا۔ اور وہاں سے اُسے لئے ہوئے صدر دروازہ پر پہنچا۔ یہاں گھوڑا تیار کھڑا ہی تھا۔ جھٹ دونوں آگے پیچھے سوار ہو، دہلی کی سڑک پر ہو لئے۔ اُس کے بہادر سپاہی بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہوکر خوشی کے نعرے مارتے اُس کے پیچھے پیچھے چل کھڑے ہوئے۔

۱۱۔ اِس ساخہ سے دربار قنوج میں کھلبلی پڑ گئی اور ایک دوسرے کا مُنہ تکنے لگا۔ جے چند نے حکم دیا کہ فوراً گھوڑے کس کر لاؤ۔ بات کہتے سب نے بدنوں پر ہتھیار سجے اور جے چند بہت سے سُورما سرداروں اور نوجوان راجوں کو ساتھ لے کر پرتھی راج کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ یہ لوگ برابر سرپٹ گھوڑے دوڑائے آندھی دھاندھی بنے چلے جا رہے تھے لیکن تیاری کے وقفہ نے دُشمن کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا تھا۔ آخرکار بڑی جد و جہد کے بعد مٹھ بھیڑ ہو ہی گئی۔ پھر تو وہ چمکا چمک تلوار چلی اور کھانڈے سے کھانڈا بجا کہ زمین خون سے لال ہو گئی اور بڑے بڑے بہادر سپاہی کام آ گئے۔ دونوں فوجیں بڑی سرگرمی سے مصروف پیکار تھیں کہ پرتھی راج موقع پاکر وہاں سے نکل گیا اور پھر دہلی ہی پہنچکر دم لیا۔ جب جے چند اور اُس کے ساتھیوں کو یہ معلوم ہوا کہ جس کی جستجو میں ہم جان لڑا رہے ہیں وہ دہلی جا بھی پہنچی تو اُن کے ارادے پست ہو گئے اور جنگ کو موقوف کرکے ناکام قنوج کو واپس ہوئے۔

(مؤلف)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ پرتھی راج کہاں کا راجہ تھا اور کیسی شکل و صورت کا تھا؟
۲۔ محمد غوری اور پرتھی راج سے کب اور کہاں لڑائی ہوئی؟
۳۔ پرتھی راج اور جے چند کے درمیان کیوں مخالفت تھی؟
۴۔ رسم سوئمبر کسے کہتے ہیں؟
۵۔ پرتھی راج نے سنجوگتا کے حاصل کرنے کی کیا تدبیر کی؟
۶۔ سنجوگتا نے سوئمبر کے دن کیا کیا؟
۷۔ سنجوگتا کے دربار سے غائب ہونے کے بعد کیا واقعہ پیش آیا؟
۸۔ معنی بتاؤ۔

ہنگامۂ کارزار گرم ہونا۔ حب الوطنی۔ جی توڑ کر لڑنا۔ شہرۂ آفاق ہونا۔ ضیافت۔ جادو بیانی۔ مصمّم ارادہ۔ بدن میں آگ لگ جانا۔ دوشیزہ۔ چوتھی کی دُلہن۔ دربان۔ کھلبلی پڑ جانا۔ مُنہ تکنا۔ تعاقب۔ پیکار۔ جان لڑانا۔ ناکام۔

(۱۵) محمد غوری اور پرتھی راے (۲)

۱۔ پرتھی راج کی اس ناشائستہ حرکت سے جو کسی طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک راجپوت سورما کو شایاں نہ تھی۔ جے چند کے سینہ میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی لیکن یہ سمجھ کر کہ وہ زور و قوت میں اُس کا ہم پلّہ نہیں ہے خود تو مقابل نہ آیا مگر دُشمن کے ہلاک کرنے کی یہ تدبیر نکالی کہ سلطان محمد غوری کو اِس امر پر رغبت دِلائی کہ ایک بار اور دہلی کے راجپوتوں پر حملہ کرو صاف فتح ہوگی۔

۲۔ محمد غوری شکست کھانے کے بعد ایک دن بھی چین سے نہ بیٹھا تھا اور برابر جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ اُس نے اُن سپاہیوں کو جو تلاوڑی کی لڑائی میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے یہ سخت سزا دی کہ جَو کے توبڑے اُن کی گردنوں میں ڈلوادئے اور بجائے روٹی کے کچّا دانہ کھانے پر مجبور کیا۔ سرداروں کو اس سزا سے بے حد شرم آئی۔ اُنھوں نے یہ تہیّہ کرلیا کہ اب اگر کہیں لڑائی ہوگی تو بغیر میدان مارے یا اپنی جانوں کو دئے نہ ہٹیں گے۔ تاکہ یہ بدنامی کا داغ ہماری پیشانیوں سے مٹ جائے۔

۳۔ الغرض جے چند کی اِس ترغیب سے محمد غوری کا ولولہ اور بھی زیادہ بڑھا اور وہ بہت جلد ایک لاکھ بیس ہزار کی جمعیت سے ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ پرتھی راج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلی فتح کے گھمنڈ میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ مقابلہ کے لئے نکلا۔ بہت سے راجپوت سردار اور چھوٹے چھوٹے راجہ اِس کی جلو میں تھے لیکن جے چند اور اِس کے ہمدرد راجپوت نہ تو خود شریک ہوئے اور نہ کسی قسم کی مدد دی۔ اِس امر نے اگرچہ پرتھی راج کو کسی قدر تشویش میں ڈال دیا تھا تاہم وہ اپنی موجودہ طاقت پر بہت بڑا بھروسہ رکھتا تھا۔

۴۔ اگرچہ اِس مرتبہ راجپوتوں کی جمعیت کم تھی مگر ایک ایک جوان ایسی حوصلہ مندی سے لڑا کہ دشمن کے دل پر سکّہ بیٹھ گیا اور فتح کا یقین ہونے لگا۔ سلطان نے اُس وقت یہ چال چلی کہ بظاہر شکست کی صورت بنا کر پیچھے کو ہٹ گیا۔ راجپوت سمجھے کہ غنیم کے پاؤں میدان سے اُکھڑ گئے۔ اِس خوشی کی گھبراہٹ میں فوج کا کچھ حصّہ تو تعاقب میں آگے بڑھ گیا اور کچھ انتشاری حالت میں پیچھے رہ گیا۔ سلطان نے دشمن کی فوج کو اس تدبیر سے پراگندہ کرکے ایک تازہ دم لشکر سے وہ سخت حملہ کیا کہ راجپوت بدحواس ہوکر بھاگ کھڑے ہوئے اور جو باقی رہ گئے وہ افغانوں کی تلواروں میں رکھ لئے گئے۔ رائے پتھورا بہت سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرداروں سمیت اِس معرکہ میں کام آگیا اور محمد غوری بڑے تزک و احتشام کے ساتھ دہلی کے اندر داخل ہوا۔

۵۔ جب پرتھی راج کے مارے جانے کی خبر رانی سنجوگتا نے محل کے اندر سُنی تو غم سے اُس کا عجب حال ہوا۔ اپنے پیارے شوہر کی مفارقت کے صدمہ کو ناقابل برداشت سمجھ کر اُس نے لکڑیوں کے ایک انبار میں آگ لگا دی اور جب خوب شعلے بھڑکنے لگے تو اپنے تنِ نازنیں کو اُن کی نذر کر دیا۔

(مؤلف)

سوالات

۱۔ جے چند نے پرتھی راج سے کس طرح بدلہ لیا؟

۲۔ محمد غوری نے جنگ سے بھاگ جانے والے سپاہیوں سے کیا سلوک کیا؟

۳۔ رانی سنجوگتا نے راجے کے مرنے کی خبر سُنکر کیا کیا؟

۴۔ معنی بتاؤ:۔

ناشائستہ۔ شایان۔ ترغیب۔ جمعیت۔ تشویش۔ غنیم۔ کا پاؤں اُکھڑ جانا۔ پراگندہ۔ تزک و احتشام۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۶) تین مچھلیاں

دشت میں مدّت سے تھا اِک آبگیر — مچھلیاں تین اُس میں رہتی تھیں صغیر
شام کو صیّاد اِک پہنچا وہاں — بولا ڈالوں گا سحر کو جال یاں
وہ جو تھی دانا تو سُن اِس بات کو — بہ گئی آگے وہاں سے رات کو
صُبح کو صیّاد نے اُٹھتے ہی بس — جال کو پانی میں پھینکا کر ہوس
وہ جو تھی کم عقل مچھلی اُس گھڑی — سمجھی اب مجھ پہ مصیبت آپڑی
جان پر اِک دم وہ اپنی اَڑ گئی — بَن کے مُردہ پھر تو وہ چت پڑ گئی
جان کے مُردہ اُسے صیّاد نے — دُور پھینکا واں سے اُس اُستاد نے
یوں بچا کر لے گئی وہ اپنی جان — تیسری کا اَب سُنو مجھ سے بیان
بس کہ وہ احمق تھی آئی دام میں — اُس کو وہ صیّاد لایا کام میں
پس یہ لازم ہے کہ پیش از مرگِ یار — کارفرما عقل کو رہ ہوشیار
تاکہ دانا سب کہیں دانا تجھے — جانیں عاقل اور فرزانہ تجھے
یعنی کر لے کچھ جوانی میں حصول — بندگی ہوتی ہے اِس سِن کی قبول
اور جو پیری میں تجھے آیا خیال — ہے غنیمت تو بھی آئے فرخندہ فال

گر رہا پیری میں بھی اس حال پر
وائے رنگیں پھر تو تیرے حال پر

(رنگین دہلوی)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- اس حکایت کو اپنے لفظوں میں بیان کرو۔

۲- معنی بتاؤ:-

آب گیر- سحر- دام- مرگ- فرزانہ- فرخندہ فال۔

(۱۷) صبح سویرے اُٹھنا

۱- دیہات کے لوگ عموماً صبح سویرے اُٹھ کر اپنے اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں مگر شہر والے ہیں کہ خواہ مخواہ آٹھ بجے دن تک بستر پر پڑے پڑے کروٹیں بدلا کرتے ہیں اور اُٹھنے کا نام نہیں لیتے اور پھر لطف یہ کہ اِس احمقانہ روش کو شریفانہ فیشن خیال کرتے ہیں بڑے بڑے شہروں میں تاخیر سے اُٹھنے کا ایک خاص سبب یہ ہوتا ہے کہ لوگ رات کا زیادہ حصّہ تھیٹروں اور دیگر تماشا گاہوں میں گزار دیتے ہیں اور اِس وجہ سے اُن کی نیند صبح تک پوری نہیں ہوتی۔

۲- صبح سویرے اُٹھنے کی بابت تقریباً ہر مذہب میں تاکید ہے اور ہر زبان میں دو چار کہاوتیں اس کے متعلق موجود ہیں۔ تاہم کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ باوجود اُس کے مُنافع سے باخبر ہونے کے سویرے اُٹھنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ اکثر لوگ اِس میں اپنی ذلّت سمجھتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ مزدوری پیشہ لوگوں کو صُبح سویرے اُٹھنے کی ضرورت ہے نہ کہ صاحبانِ جاہ و مال کو۔ لیکن دُنیا میں بہت ہی کم لوگ اِن کے اِس بیہودہ خیال کی تائید کر سکتے ہیں۔

۲۔ صُبح کا وقت ایک نہایت پُر لُطف اور سُہانا سماں ہوتا ہے۔ اِس تھوڑے سے وقت کی نرم، ٹھنڈی اور خوش گوار ہوا جس قدر دماغ کو فرحت بخشتی ہے۔ تمام دن کی ہوا بھی اس قدر نہیں بخش سکتی۔ صبح کا وقت کچھ ایسا پیارا ہوتا ہے کہ انسان کا کیا ذکر درندے چرندے اور پرندے بلکہ حشرات الارض تک اُس سے کیف حاصل کرتے ہیں اور اپنی زبان میں اُس خالق بے نیاز کا شُکر بجا لاتے ہیں جس نے چند گھنٹے کی موت کے بعد پھر نئے سرے سے ایک زندگی عطا فرمائی۔ کس قدر افسوس کی بلکہ شرم کی بات ہے کہ حیوانات تو شُکر الٰہی میں تر زبان ہوں مگر انسان اشرف المخلوقات ہو کر اُس خاص وقت کو غفلت میں گنوا دے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۔ صُبح اُٹھنے سے جس قدر اعضا میں زیادہ چستی آتی ہے اُسی قدر دیر سے اُٹھنے میں کاہلی زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیر سے اُٹھنے والے چند منٹ تک تو بھوت بنے رہتے ہیں۔ صورت سے وہ وحشت ٹپکتی ہے کہ دیکھنے سے ڈر معلوم ہو۔ بد دماغی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ کبھی کسی نوکر پر جھنجھلائے تو کبھی کسی عزیز پر بڑبڑائے غرض کہ قابل دید کیفیت ہوتی ہے۔ کئی کئی گھنٹے متواتر طبیعت بھاری رہتی ہے۔ اِس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اُن کا دماغ آزادی کے ساتھ اپنی غذا صُبح کی تازی ہوا سے حاصل نہیں کر پاتا۔

۵۔ صُبح سویرے اُٹھنے میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ جس قدر جلد کوئی شخص اُٹھے گا اُتنے ہی پہلے اپنا کام شروع کرسکے گا۔ وہ اپنے دشوار کام کا بہت سا حصّہ اُس وقت تک ختم کرلیگا جبکہ اور لوگ بستر سے اُٹھنے بھی نہ پائیں گے صُبح کے وقت چونکہ دماغ تازہ ہوتا ہے اور مخلوقات کا شور و غوغا کم۔ لہذا ہر اِک کام نہایت سہولت و اطمینان کے ساتھ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات کام ختم کرنے کے بعد صُبح کی تازہ ہوا میں ورزش کرنے کا موقع بھی مِل جاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ ورزش اُس کے دل و دماغ میں اِتنی طاقت مہیا کر دیتی ہے کہ وہ اطمینان سے شام تک خرچ کر سکتا ہے۔

۶۔ صُبح سویرے اپنے کام کو شروع کرنے والا یہ جان لیتا ہے کہ وہ اِس قدر وسیع وقت کا مالک بن گیا ہے کہ ہنستے کھیلتے بغیر تنگی وقت کی شکایت کے سارا کام پورا کر سکتا ہے اور آسانی سے اِتنا وقت بچا سکتا ہے کہ اُس کے دل و دماغ کی تفریح کے لئے کافی ہو۔ اگر تُم سویرے اُٹھنا چاہتے ہو تو شام کا کھانا کھاتے ہی اپنے بستر پر جا لیٹو اور اوّل وقت کی نیند سے جو خاص طور پر تندرستی کے لئے مفید ہے اپنے جسم کو راحت پہنچاؤ۔ کئی گھنٹہ گہری نیند سونے کے بعد جب صُبح کو بیدار ہو گے تو اپنا دماغ تازہ اور جسم کی قوتیں دِن بھر کام کرنے کے لئے تیار پاؤ گے۔ یہ طریقہ تندرستی کے حق میں بہت مفید ہے۔

۷۔ جو شخص اپنی بیداری کے وقت کو تاخیر سے سونے کے باعث کم کر دیتا ہے وہ ہمیشہ تنگی وقت کا شاکی رہتا ہے اور کام کی زیادتی سے اِتنا موقع نہیں پاتا کہ دَم بھر آرام لے سکے۔ ایسا شخص اگر ہر روز کی پریشانی سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُس کو چاہیئے کہ ایک روز اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آرام کا وقت کام کے نذر کرکے جس طرح بنے اُس کو
ختم کردے اور دوسرے دن علی الصباح اُٹھ کر اپنے کام
کا آغاز کرے۔ تاکہ شام سے پہلے ختم ہوکر اُس کو سویرے
سونے کا موقع مِل جائے۔

۸۔ بہرحال صُبح کا اُٹھنے والا بہ نسبت تاخیر سے
اُٹھنے والے کے بہت سا فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ وہ
تندرستی کے لحاظ سے بھی خوش رہتا ہے اور کام بھی
زیادہ اور اطمینان کے ساتھ کرلیتا ہے۔ برخلاف اِس کے
سُست اور کاہل آدمی اپنا وقت برباد کرکے رنجیدہ
پریشان رہتا ہے اور کبھی اُس کو سچّی خوشی نصیب
نہیں ہوتی۔ صُبح سویرے اُٹھنے کی سہل ترکیب یہ ہے
کہ جس وقت تمھاری آنکھ کھُل جائے فوراً بستر کو چھوڑ دو
اور اِدھر اُدھر کروٹیں نہ بدلو۔ دو چار دن ایسا کرنے سے
تُم کو تکلیف تو ضرور ہوگی لیکن پھر عادت ہو جائے گی
اور تُم کو خواہ مخواہ بستر پر پڑا رہنا ناگوار معلوم ہوگا۔ اسکول
کے لڑکوں کو اپنا سبق یاد کرنے اور مطالعہ دیکھنے کے
لئے اِس سے بہتر دوسرا وقت نہیں مِل سکتا۔

(مؤلف)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ شہر کے لوگ کیوں صُبح سویرے نہیں اُٹھتے ؟

۲۔ صُبح سویرے اُٹھنے میں کیا کیا فائدے ہیں ؟ اور نہ اُٹھنے میں کیا کیا نقصان ہیں ؟

۳۔ صُبح سویرے اُٹھنے کی عادت کیونکر ڈالی جائے ؟

۴۔ معنی بتاؤ :۔

احمقانہ روش ۔ مُنافع ۔ تائید ۔ فرحت ۔ حشرات الارض ۔ کیف ۔ خالق بے نیاز ۔ ترزبان ۔ بھوت بنے رہنا ۔ شور و غوغا ۔ ورزش ۔ بیدار ۔ شاکی ۔

(۱۸) گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

کسی چیز میں یہ سماتا نہیں کسی زور سے روکا جاتا نہیں
پلٹنا کبھی اِس کو بھاتا نہیں اِسے کھو کے انسان پاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

کرو کاہلی سے سدا اجتناب کہ اِس کا نتیجہ ہے بیشک خراب
جو کرنا ہے تُم کو وہ کرلو شتاب غنیمت ہے یہ وقت فرصت جناب
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

ارادہ جو ہو اُس کو کر ڈالئے نہ کل پر خُدارا اُسے ٹالئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرائض کو اب دیکھئے بھالئے بڑی دیر تک آپ سستالئے
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

گزارو نہ غفلت میں شام و سحر خوشی سے کرو کام کو وقت پر
ترقی کا کھل جائیگا تم پہ در اگر یہ نصیحت ہے پیشِ نظر
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

نہ کھوؤ ذرا وقت کو رائگاں رکھو پڑھنے لکھنے کا دن رات دھیان
قریب آگیا ہے بہت امتحاں یہی وقت محنت ہے اے میری جان
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

اگر مستعدی سے کرلو گے کام تو جلدی سے ہو جائیگا اختتام
نہ لو کاہلی کا کبھی مُنہ سے نام عمل کیجیو اس پہ لڑکو! مدام
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

اَدھورا نہ چھوڑو کبھی کوئی کار کہ کل کے لئے آفتیں ہیں ہزار
بنو دُھن کے پکّے جو بیڑا ہو پار پڑھے جاؤ مصرع یہی بار بار
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

(مؤلف)

سوالات

۱۔ وقت کی قدر کیونکر کرنی چاہیئے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۔ وقت کو غفلت میں گزارنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

۳۔ معنی بتاؤ:۔

اجتناب ۔ شتاب ۔ فرائض ۔ رائگاں ۔ اختتام ۔ مُدام ۔

(۱۹) ہندوستانی بازار

۱۔ غیر مُلک کے باشندہ کو ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کا بازار بہت تعجّب میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ ایک ہی قسم کی دُکانیں برابر برابر دور تک چلی گئی ہیں۔ مثلاً اگر ایک سڑک پر کپڑے کا بازار ہے تو وہاں کپڑے کے سوا اور کسی چیز کی دُکان ہی نہیں۔ دوسری سڑک پر ہر دُکان تانبے یا پیتل وغیرہ کے برتنوں کی ہے اور تیسری طرف صرف لوہے کی چیزیں ہیں۔

۲۔ بازار میں اِس قسم کی ترتیب باشندوں کے حق میں مفید نہیں۔ کیونکہ وہ کسی ایک دُکان بلکہ کسی ایک بازار سے بھی اپنی ضروریات کی تمام چیزیں مہیّا نہیں کر سکتے۔ یورپ کے بازاروں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ وہاں مختلف قسم کی دُکانیں ایک ہی مقام پر ہوتی ہیں بلکہ اکثر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک ہی دُکان سے تمام ضروری سامان فراہم ہو جا
ہیں اور خریداروں کو تمام شہر میں گشت لگاکر اپنا بہت
قیمتی وقت ضائع نہیں کرنا پڑتا۔

۳۔ ہندوستانی بازاروں میں سب سے زیادہ پریشا
کرنے والی بات یہ ہے کہ کسی چیز کی قیمت معیّن نہیں
ایک ہی چیز مختلف خریداروں کو مختلف قیمت سے د
جاتی ہے لیکن اگر تُم کسی انگریزی دُکان پر جاؤ تو ہر چ
کی ٹھیک ٹھیک قیمت بتا دی جائیگی۔ نا ممکن ہے کہ
پھر اُس میں سے ایک حبّہ کم ہوسکے۔ وہاں تاجر خریدا
کی حالت دیکھ کر قیمت نہیں کہتا بلکہ امیر و غریب۔ خاد
و آقا۔ عقلمند و بے وقوف۔ شہری و دیہاتی۔ مُلکی و غیر مُلکی
اُس کی نظر میں سب یکساں ہیں۔ وہ خریداروں کو دھوکہ
دینا کسی ناتجربہ کار سے زیادہ قیمت لے لینا اُصول
تجارت کے قطعًا خلاف سمجھتے ہیں لیکن ہندوستانی دُکانوں
میں ایسا عملدرآمد نہیں۔ اگر وہاں تم سے کسی چیز کی قیمت
بیس روپیہ بیان کی جائے اور تُم چُپ چُپاتے وہی قیمت
حوالہ کردو تو یقیناً تاجر تُم کو احمق سمجھے گا۔ کیونکہ وہ
تُم سے توقع رکھتا ہے کہ اِس قیمت کو ہرگز منظور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ کروگے اور تکرار کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور کم کراؤگے۔ چنانچہ ایسا کرنے کے بعد شاید وہی چیز تم کو پندرہ روپیہ میں مل جائے گی۔

۴۔ انگریز اس عبث تکرار اور بے موقع تُو تُو مَیں مَیں کو بہت ذلت کی نظر سے دیکھتے ہیں کیونکہ اِس میں بہت سا کارآمد وقت ضائع ہوجاتا ہے اور اکثر اوقات خریدار قیمت کا صحیح اندازہ نہ کرنے کی وجہ سے دھوکا کھا جاتا ہے لیکن چونکہ ہندوستانیوں کو وقت کی قدر وقیمت کا لحاظ بہت کم ہے اور تاجر وخریدار دونوں حیص بیص کے لئے اپنے پاس کافی وقت رکھتے ہیں، لہذا اُن کو یہ تکرار گراں نہیں گزرتی۔ اِسی تکرار کی وجہ سے بڑے بازاروں میں اس قدر شور وغل مچا رہتا ہے کہ کان پڑی آواز سُنائی نہیں دیتی۔

۵۔ اَب انگریزی تقلید کی بنا پر جہاں اور بہت سی باتوں کی اصلاح ہوگئی ہے، ہندوستانی خرید و فروخت کا ڈھنگ بھی رفتہ رفتہ بدل رہا ہے۔ اُمید ہے کہ کچھ عرصہ بعد عموماً یہاں بھی ہر چیز ایک مقررہ قیمت پر مل سکے گی اور باہمی تکرار کا سوال اُٹھ جائیگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۔ یورپ کی طرح یہاں کے بازار علٰحدہ مقام پر نہیں ہوتے بلکہ آبادی کا ایک حصّہ ہوتے ہیں جن کا تعلّق بود و باش کے مکانات سے بہت زیادہ ہوتا ہے بازاروں کے درمیان مسجدیں، مندر، گرجا، دھرم شالے، مدرسے اور لوگوں کی رہائش کے مکانات بھی پائے جاتے ہیں۔ مثل دیگر عمارتوں کے بازار بھی دو منزلے سہ منزلے ہوتے ہیں جن کے زیریں حصّہ میں اسباب تجارت رہتا ہے اور بالائی حصّہ میں بود و باش ہوتی ہے۔

(مؤلف)

سوالات

۱۔ ہندوستان اور دوسرے ملکوں کے بازار میں کیا فرق ہے؟

۲۔ ہندوستانی بازاروں میں سب سے زیادہ پریشان کرنے والی بات کیا ہے؟

۳۔ معنی بتاؤ۔

باشندہ۔ گشت لگانا۔ معیّن۔ حبّہ۔ دیہاتی۔ اصول۔ حیص بیص۔ کان پڑی آواز نہ سُنائی دینا۔ تقلید۔ اصلاح بود و باش۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۰) ایک ماں کی لوری

آجاری نندیا آکیوں نہ جا — مرے بچّے کی آنکھوں میں گھُل مِل جا
سوجا سوجا آنکھوں کے تارے — سوجا سوجا میرے دُلارے
سمجھی سمجھی تیرے اشارے — نیند ہے آئی میرے پیارے
آجاری نندیا آکیوں نہ جا — مرے پیارے کی آنکھوں میں گھُل مِل جا

لال پہ اپنے واری میں جاؤں — چاند کو اپنے چھاتی لگاؤں
خود بھی ہلوں اور تجھ کو ہلاؤں — لوریاں دے دے آپ سُناؤں
آجاری نندیا آکیوں نہ جا — مرے بیٹے کی آنکھوں میں گھُل مِل جا

منّتوں والا ہنسلیوں والا — دِل کی تمنّا گھر کا اُجالا
نورِ نظر کا نازوں کا پالا — میرا پیارا بھولا بھالا
آجاری نندیا آکیوں نہ جا — مرے ننھے کی آنکھوں میں گھُل مِل جا

اَے مرے بچّے اے مرے جانی — وار کے تجھ پہ پی لوں میں پانی
باپ کی اپنے تو ہے نشانی — آمیں سُلاؤں کہہ کے کہانی
آجاری نندیا آکیوں نہ جا — مرے موتی کی آنکھوں میں گھُل مِل جا

پیاری پیاری تیری ادائیں — دل کو نہ ماں کے کیسے بھائیں
ڈال گلے میں پیار سے باہیں — مُکھڑے کی تیرے لیوں بلائیں
آجاری نندیا آکیوں نہ جا — مرے بالے کی آنکھوں میں گھُل مِل جا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باغ کا میرے تو گُلِ خنداں — تو مری خواہش تو مرا ارماں
چھاتی پہ تجھ کو رکھوں میں ہر آں — تو مری قوّت تو ہے میری جاں
آجا ری نِندیا آ کیوں نہ جا — مرے بھولے کی آنکھوں میں گھُل مِل جا

غوں غوں کر کے تیرا ہمکنا — ہلکی ہنسی سے وہ تیرا ہنسنا
میٹھی میٹھی نظروں سے تکنا — اور خوشی سے آ کے لپٹنا
آجا ری نِندیا آ کیوں نہ جا — مرے پیارے کی آنکھوں میں گھُل مِل جا

آجا آجا آجا آ
آجا ری نِندیا آ کیوں نہ جا

(لا اعلم)

سوالات

۱- لوری کسے کہتے ہیں ؟
۲- ماں نے اپنے بچّہ کو کیا کہہ کر لوری دی ؟
۳ معنی بتاؤ :- گُلِ خنداں - ہمکنا -

(۲۱) سلطان رضیہ بیگم

۱- یہ عالی دماغ اور روشن خیال ملکہ سلطان التمش کی بیٹی تھی۔ مسلمان عورتوں میں سب سے پہلی یہی ملکہ ہے جس نے سلطان کا خطاب جو مردوں کے لئے مخصوص ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل کیا۔ التمش کو اپنی ساری اولاد میں رضیہ سے زیادہ محبت تھی۔ اِسی وجہ سے اُس کی تعلیم و تربیت شہزادوں کی طرح ہوئی اور جو جو علوم و فنون مردوں کو سکھائے جاتے ہیں وہ سب اُس نے حاصل کئے۔ لکھنے پڑھنے کے علاوہ وہ گھوڑے کی سواری اور فن سپہ گری سے بھی بخوبی واقف تھی۔ اُس نے ابتدا ہی سے سلطنت کے کار و بار میں حصّہ لینا شروع کردیا تھا اور بہت سے معاملات میں باپ کا ہاتھ بٹاتی رہتی تھی۔ اِن تمام کمالات پر اُس کا حُسن و جمال اور سونے پر سُہاگا تھا۔

۲۔ ابھی وہ پوری طرح پر جوان بھی نہ ہونے پائی تھی کہ سلطان التمش کو راجپوتوں کے مقابلہ کی غرض سے دہلی کو ایک مُدّت دراز کے لئے چھوڑنا پڑا۔ چونکہ عدم موجودگی میں امورِ سلطنت انجام دینے کے لئے کسی قائم مقام کا ہونا ضروری تھا۔ لہذا سلطان نے رضیہ کو اپنا جانشین منتخب کیا۔ اِس کے اُمرا کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ ایک عورت کے زیر فرمان رہ کر اپنی خدمات کو انجام دیں۔ اُنھوں نے سلطان سے درخواست کی کہ بجائے رضیہ کے اپنے کسی بیٹے کو تخت پر بٹھائیے۔ سلطان نے فرمایا۔ "دوستو!

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سلطنت کے بار کو میرے بیٹے نہیں اُٹھا سکتے۔ وہ عیش و عشرت کے بندے ہیں اور حکمرانی کے قواعد سے ناواقف۔ یہ صحیح ہے کہ میری بیٹی رضیہ عورت ذات ہے مگر اُس نے مردوں کا سا دل و دماغ پایا ہے اور وہ بیس بیٹوں سے بہتر ہے"۔

۳۔ التمش چھ برس کامل دشمنوں کی سرکوبی اور لشکر کشی کے سلسلہ میں دہلی سے باہر رہا۔ اِس مُدّت میں رضیہ نے اِس خوش اسلوبی اور دانائی سے حکومت کی اور ایسا منصف مزاجی سے کام لیا کہ تمام ارکانِ دولت کے دلوں پر اُس کی خُداداد قابلیت کا سکّہ بیٹھ گیا اور اُس کے بھائیوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ باپ کی رائے اُس کے بارے میں صحیح تھی۔ الغرض جب سلطان مہم سے واپس آیا تو اُس نے سلطنت کو اُس کے حوالہ کردیا اور خود فرمانبردار لڑکیوں کی طرح حرم سرا میں رہنے لگی۔

۴۔ چار سال بعد التمش مُلتان کی طرف روانہ ہونے کو تھا کہ موت نے آدبایا۔ اگرچہ اُس نے اپنی زندگی میں رضیہ کی ولیعہدی کا اعلان کردیا تھا مگر اس پر بھی اُس کا بیٹا فیروز تخت پر قابض ہوگیا۔ لیکن ایسی بُری طرح سلطنت کی کہ چھ مہینے کے اندر ہی اُمرا نے اُس کو تخت سے اُتار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیا اور رضیہ کے ہاتھ میں عنانِ حکومت دیدی۔

۵۔ رضیہ دو سال تک نہایت حُسن و خوبی کے ساتھ سلطنت کرتی رہی۔ وہ شاہانہ لباس پہنکر اور تاج سر پر رکھ کر بغیر نقاب کے تخت پر جلوہ افروز ہوتی تھی اور ہر استغاثہ کو بغور سُن کر خود اُس کے فیصلہ کی طرف متوجہ ہوتی تھی۔ سلطنت کا کوئی صیغہ ایسا نہ تھا جس کی دیکھ بھال اُس نے نہ کی ہو۔ وہ آئین سلطنت اور قوانین عدالت کی پابندی اپنی تمام رعایا سے عموماً اور ملازمین شاہی سے خصوصاً کراتی تھی۔

۶۔ اُس نے اپنی شادی ایک بہادر اور شکیل سردار سے جو اُس کی فوج کا افسر اعلیٰ تھا کرلی۔ اگرچہ وہ ہر حیثیت سے اِس قابل تھا کہ ایک ایسی لائق بیگم کا شوہر بن سکے لیکن اِتنا عیب تھا کہ ترکی النسل نہ تھا۔ متکبّر تُرک اُمرا ملکہ کے اس انتخاب پر سخت ناراض ہوئے اور سب نے مِل کر بغاوت کردی۔ اُن میں سب سے زیادہ صاحبِ قوّت سردار التونیہ نامے ایک تُرک تورانی تھا۔ ملکہ نے نہایت استقلال اور حوصلہ مندی کے ساتھ اُس پر لشکر کشی کی مگر بدنصیبی سے وہ کامیاب نہ ہوئی اور اُس کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیارا شوہر اس معرکہ میں کام آگیا۔ التونیہ نے ملکہ کو بے وارث پاکر اپنے قبضہ میں کر لیا اور کچھ عرصہ تک اپنی حراست میں کئے رہا۔ روشن خیال ملکہ نے زمانہ کی موجودہ حالت پر نظر کرتے ہوئے اس بات کو مناسب جانا کہ التونیہ کی شادی کی خواہش کو منظور کرے۔ چنانچہ بہت سے شرائط قبول کرانے کے بعد وہ اُس کی زوجیت میں آگئی۔

۷۔ اِسی اثنا میں باقی اُمرا نے ملکہ کے ایک بھائی کو جو محض نکما شاہزادہ تھا تخت پر بٹھا دیا۔ اب پھر رضیہ نے اُن کے مقابل فوج کشی کی مگر اِس بار بھی اُس کو شکست فاش نصیب ہوئی اور وہ مع اپنے شوہر کے گرفتار ہوگئی۔ بے رحم اُمرا نے تمام سابقہ حقوق کو نظر انداز کرکے ایسی عزیزالوجود ملکہ کو مع اُس کے شوہر کے قتل کر دیا۔

(مؤلف)

سوالات

۱۔ رضیہ بیگم کون تھی؟

۲۔ التمش نے کس ضرورت سے رضیہ کو اپنا جانشین بنایا تھا؟

۳۔ سردار رضیہ کی جانشینی سے کیوں ناخوش رہے؟

۴۔ رضیہ نے کس طرح حکومت کی؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵۔ رضیہ نے کس سے شادی کی اور کیوں؟

۶۔ رضیہ کے ساتھ اُمرا نے کیا سلوک کیا؟

۷۔ معنی بتاؤ:۔

فن سپاہ گری۔ ہاتھ بٹانا۔ سونے پر سہاگا۔ زیر فرمان۔ حکمرانی۔ خوش اسلوبی۔ دانائی۔ سکّہ بٹھانا۔ حرم سرا۔ عنانِ حکومت۔ شکیل۔ متکبّر۔ زوجیت۔ شکست فاش۔ نظر انداز۔ عزیز الوجود۔

(۲۲) چمن کی تعریف

کروں کیا چمن کی میں خوبی بیاں
کہ قدرت خُدا کی تھی ہر سو عیاں

کھلے چار جانب گلِ خوشنما
کہیں موگرا اور کہیں موتیا

گلاب، اور بیلا، گلِ چاندنی،
چنبیلی، جوہی، نازبو، کامنی

کہیں کیتکی، اور چنپا کہیں
کہیں سیوتی اور کلُفا کہیں

کسی جا پہ نرگس کہیں لالہ زار
کسی جا پہ سورج مُکھی کی بہار

زمیں ساری سبزہ سے لہکی ہوئی
ہوا بُو سے پھولوں کی مہکی ہوئی

وہ مخمل سی ہر ہر روش پر گیاہ
جسے دیکھ کر پائے قوت نگاہ

ہوا نے ہر اک جا پہ کی تھی بکھیر
درختوں کے نیچے تھے پھولوں کے ڈھیر

وہ رہ رہ کے ہر شاخ کا جھومنا
وہ سبزہ کا پھولوں کے مُنہ چومنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تبسّم وہ پھولوں کا اور قہقہے — وہ نغمے پرندوں کے اور چہچہے
پھُدکتا کوئی شاخ سے شاخ پر — کوئی اُڑ کے جاتا اِدھر سے اُدھر
چمن میں تھی نغمہ کی ہر سُو پکار — اگر ایک گُل تھا تو بلبل ہزار
کہیں سرو پہ قمریوں کا ہجوم — کہیں کوکلے اور کوئل کی دھوم

عجب ناز و انداز کا تھا سماں
کہ دل جس سے پاتا تھا تاب و تواں

(مؤلف)

سوالات

۱۔ بہار کے موسم میں چمن کا کیا سماں ہوتا ہے؟
۲۔ اِس سبق میں کن کن پھولوں کا ذکر آیا ہے؟
۳۔ معنی بتاؤ:—
گیاہ۔ تبسّم۔ نغمہ۔ تاب و تواں۔

(۲۳) گفتگو

۱۔ اگر غور کریں تو بولنا اور بات کرنا اِتنا ضروری نہیں جتنا کہ ہم لوگ رات دن بلا ضرورت و بے حاجت بکا کرتے ہیں۔ پس بے ضرورت بات کرنا عقلمندوں کا شیوہ نہیں۔ کوئی پوچھے تو جواب دو۔ تم کو خود حاجت ہو تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بولو کیونکہ اِس سے زیادہ بولنا بے فائدہ ہے۔

۲۔ گفتگو میں چُغلی اور غیبت یعنی پیٹھ پیچھے کسی کو بُرا کہنا یا بدی کے ساتھ اُس کا تذکرہ کرنا اور جھوٹ بولنا یا فحش یعنی گالی بکنا پرلے درجے کے عیب ہیں۔ بہت احتیاط کرو کہ تمھاری گفتگو اِن عیبوں سے پاک ہو ورنہ ایسے آدمی کو بہ زبان اور بیہودہ کہتے ہیں۔

۳۔ بعض لوگوں کو تکیہ کلام کی عادت پڑ جاتی ہے۔ لوگ مُنہ پر تو لحاظ کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے۔ پیٹھ پیچھے ہنسی اُڑایا کرتے ہیں۔ اِن دنوں لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام کر لیا ہے لیکن غضب یہ ہے کہ اِس کو عیب بھی نہیں سمجھتے۔ جس کو دیکھو "واللہ" کے بغیر ایک لفظ بھی نہیں بولتا۔ اِن کم بختوں کو بات بات میں خُدا کا نام لینے سے بھی باک نہیں۔ قسم کو تکیہ کلام کرنا تو درکنار مطلق قسم بھی بے ضرورت کھانا عیب ہے۔ بلکہ قسم بے اعتباری کا تمغہ ہے۔ اِس واسطے کہ اگر قسم کھانے والا اپنی بات کو لائق پذیرائی جانتا تو قسم کیوں کھاتا اور اُس دشمنِ عقل کو اِتنا خیال نہیں کہ جس کی بات کا اعتبار نہیں اُس کی قسم کا کب اعتبار ہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۔ جو بات کرو نرمی اور آہستگی کے ساتھ کرو۔ سخت بات کرنا یا چلّا کر بولنا ہرگز نہیں چاہیئے۔ اگر تم کو کسی پر غصہ بھی آئے تو بھی بد زبانی مت کرو۔ ارے۔ ابے یا تو کر کے بولنا گالی کے برابر سمجھو۔ جو لوگ تم سے کچھ کم درجے کے ہیں یہاں تک کہ اپنے خدمتگار اور نوکروں سے بھی "بھائی میاں اور جی" کہہ کر بات کرنی چاہیئے تاکہ سب لوگ تم کو جی سے پیار کریں۔

۵۔ جب کوئی تم کو پکارے تو اگر اپنا بزرگ یا بڑا ہے تو بہت ادب کے ساتھ جواب دو کہ "حضرت حاضر ہوا یا ارشاد فرمایئے یا کیا حکم ہے"؟ اور اگر اپنے سے کم درجہ کا ہے تو یوں جواب دینا چاہیئے "کیوں بھائی کیا کہتے ہو؟ کیا کام ہے"؟ لیکن پکارنے کا جواب "ہاں" نہیں ہے جیسا کہ اکثر لڑکے بولتے ہیں۔ یہ بولی تو جانوروں میں گائے بیل کی بولی سے بہت ملتی ہے۔ پس نامناسب ہے کہ آدمی ہوکر جانوروں کی بولی بولو۔

۶۔ جب تم مردانے میں مردوں کو باتیں کرتے سنو تو اُن کی گفتگو پر غور کرو کہ کیونکر بھلے مانس آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔ سلام اور سلام کا جواب۔ مزاج پرسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مزاج پُرسی کا جواب۔عیادت اور تسلّی تعزیت اور مبارک باد۔ اور کسی کے کلام پر جرح اور اعتراض۔ اُس کی تردید یا تائید اور خوش خبری دینا یا خبر بد پہنچانا اور مدح و ذم۔ مباحثہ۔ مناظرہ۔ اظہار علالت۔ ادائے شُکریہ درخواست و التماس۔ عذر و معذرت۔ استعفا۔ اظہار اشتیاق شکوہ شکایت۔ تاسّف و بشاشت اور ہر طرح کی بات چیت کس طرح پر ہوتی ہے۔ اِن کے لفظ ہمیشہ یاد رکھنے کے لائق ہیں اور جب تُم کو بھلے مانسوں میں گفتگو کرنے کا اتفاق ہو تو وہی بولو جو تُم نے بھلے مانسوں کو بولتے سُنا ہے۔

۷۔ ہرچند گفتگو کی دُرستی بے علم کے نہیں ہوسکتی لیکن علم والوں اور پڑھے لکھوں کی گفتگو پر دھیان لگانے اور غور کرنے سے بے شک بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ بے علم لوگ مزاج کو 'مجاز'، اور منضج کو 'منجز'، نسخہ کو 'نخسہ' کہتے ہیں۔ اور اِسی طرح سیکڑوں لفظ ہیں کہ بے پڑھا آدمی صحیح نہیں بول سکتا۔ پس تُم کوشش کرو کہ جلد جلد پڑھ لو تو تمھارا روز مرّہ درست ہو جائے۔

۸۔ یہ بولی جو ہم تُم بولتے ہیں اُردو کہلاتی ہے اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بولی بہت پُرانی نہیں ہے۔ پُرانی عربی ہے اور عرب کے
ملک میں جہاں لوگ حج کو جاتے ہیں۔ اب تک عربی
بولی جاتی ہے۔ عربی زبان میں علم کی سیکڑوں کتابیں
ہیں۔ فارسی بھی بہت پُرانی ہے اور اس زبان میں علم
کی تو کم، قصّہ کہانی کی بہت کتابیں ہیں۔ فارسی ایران میں
بولی جاتی ہے۔ یہ مُلک جس میں ہم رہتے ہیں ہندوستان
ہے۔ یہاں اصلی بولی سنسکرت تھی پھر بھاکھا بولنے لگے
اکبر بادشاہ کے وقت میں بہت بڑا لشکر رہتا تھا۔ اُن
میں عرب، ہندوستان، تُرکستان، فارس اور ہر مُلک کے
آدمی نوکر تھے اور اپنے اپنے دیس کی بولی بولتے تھے
مدّت تک سب ساتھ رہے اور سب کی بولیاں گڈ مڈ
ہوکر یہ نئی بولی پیدا ہوئی جو اُردو ہے اور ہم تم بولتے
ہیں۔ پس اُردو بولی اِس مُلک سے نکلی ہے۔

۹۔ اِس طولانی داستان سے مطلب یہ ہے کہ تم اِس
مُلک میں پیدا ہوئے اور اِسی مُلک میں پرورش پاتے
رہے ہو۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تمھاری زبان سے خواہ
تمھارے ملک کی بولی کا کوئی نادُرست لفظ نکلے۔ پس
غور کرکے اپنا روز مرّہ صحیح اور دُرست کرلو کہ تم سچّے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اہل زبان بن جاؤ۔

۱۰۔ ہرچند بولی ایک ہے لیکن مردوں اور عورتوں کے لب ولہجہ میں بڑا فرق ہے۔ چونکہ تم مرد ہو عورتوں کا لب ولہجہ مت اختیار کرو اور جو شخص مرد ہوکر عورتوں کی طرح بولتا ہے وہ ہیجڑا کہلاتا ہے۔ بلکہ عورتوں کے حرکات و انداز بھی مردوں کو اختیار کرنے نہ چاہئیں۔ تم جس طرح مردوں کا چال چلن دیکھو اُس کی بے کم و کاست پیروی کرو۔ بات صاف اور آہستہ سمجھاکر کہنی چاہیئے جلدی ہرگز مت بولو۔

(شمس العلما مولوی نذیر احمد)

سوالات

۱۔ گفتگو کے عیب بیان کرو۔

۲۔ گفتگو کیسی ہونی چاہیئے؟

۳۔ بزرگوں کی بات چیت کے وقت کن کن باتوں پر دھیان دینا چاہیئے؟

۴۔ اُردو زبان کا مختصر حال بیان کرو۔

۵۔ معنی بتاؤ:۔

چغلی۔ غیبت۔ تکیہ کلام۔ پذیرائی۔ عیادت۔ تعزیت۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تردید - مدح - ذمّ - مناظرہ - علالت - معذرت -
تاسّف - بشاشت -

(۲۴) ایک یتیم کی فریاد

کروں کس سے رنج والم کا بیاں — کہ نہ سر پہ بابا ہے میرے نہ ماں
خبر کا کوئی لینے والا نہیں — تسلّی بھی اب دینے والا نہیں
محبّت سے مجھ کو بلائے گا کون — کدورت کو دل سے مٹائے گا کون
کسے غم کہ بالوں میں شانہ کرے — کسے فکر جو پیش کھانا کرے
جو روٹھوں تو کوئی مناتا نہیں — مرے حال پر رحم کھاتا نہیں
مجھے پیار کرنے کا ارماں کسے — پکاروں میں اب کہہ کے اماں کسے
مرے درد کا کوئی پُرساں نہیں — مرے ناز کا کوئی خواہاں نہیں
مرے حال پر رونے والا کہاں — مرا داغ دل دھونے والا کہاں
چپٹ کر وہ چھاتی پہ سونا گیا — وہ ہٹ کر کے چیزوں پہ رونا گیا
میں ہر سمت پھرتا ہوں خوار و ذلیل — نہ حامی ہے کوئی نہ کوئی کفیل
نہ پاؤں میں جوتا نہ سر پر کلاہ — یتیمی نے کیسا کیا ہے تباہ
کبھی روز جوڑا بدلتا تھا میں — نہ ملتا تو گھنٹوں مچلتا تھا میں
کہوں ہائے اب کس سے جا کر یہ حال — کہ اک ایک کرتا ہے اور دو دو سال
ہٹیں کر کے اب کس سے مانگوں بھلا — کروں فقر و فاقہ کا کس سے گلا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مُقدّر نے ہائے ستایا مجھے — نہ دیکھا تھا جو وہ دکھایا مجھے
کبھی غم کے سہنے کی عادت نہ تھی — یتیمی سے پہلے یہ حالت نہ تھی
کسی کے نہ سر پر یہ آئے بلا — یتیمی سے بیشک ہے مرنا بھلا

(مؤلف)

سوالات

۱- یتیمی میں بچّوں پر کیا کیا مصیبتیں نازل ہوتی ہیں؟

۲- معنی بتاؤ:-

کدورت - شانہ - پُرساں - داغ دل دھونا - خوار و ذلیل - کفیل - حامی - کلاہ - فقر -

(۲۵) کفایت شعاری

۱- کفایت شعاری کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنی روزانہ ماہواری آمدنی میں خرچ کرنے کے بعد اِتنا پس انداز کرتا رہے کہ آئندہ ضرورتوں میں اُس کے کام آئے۔ اِس قسم کی دور اندیشی کا عمدہ اثر ہر شخص کا جانا ہوا ہے لیکن اِس پر بھی لوگ، مختلف محرکات سے فضول خرچی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اُن میں سب سے بڑا محرّک اظہار شان ہے جو ہمیشہ لوگوں کو اپنی حیثیت سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیادہ کام کرنے کا خواہشمند بناتا ہے تاکہ آس پاس کے لوگ یا کُنبہ قبیلہ والے اُس کو عزّت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں پس یہ طریقہ بہت جلد تباہی و بربادی لاتا ہے اور چند روز عزّت کو دائمی ذلّت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

۲۔ دوسرا محرّک تعیّش ہے۔ چاہے کھانے پینے میں ہو یا پہننے اوڑھنے میں۔ گانے بجانے میں ہو یا شراب نوشی میں سواری میں ہو یا تعمیر میں۔ غرضکہ اِن سب صورتوں میں شوق کی زیادتی انسان کو ایسا اندھا بنا دیتی ہے کہ وہ بغیر آمدنی و خرچ کا اندازہ کئے برابر خرچ ہی کرتا چلا جاتا ہے۔ جب اپنی کائنات ختم ہو جاتی ہے تو پھر قرض کا نمبر آتا ہے اور جہاں اِس کا قدم آیا وہاں یقینی تباہی ہے۔

۳۔ تیسرا محرّک صنعت و حرفت کی محبّت اور دستکاری و ہُنرمندی کی طرف رُجحان ہے۔ مثلاً تصویروں کی خریداری اسباب زینت کی فراہمی اور فرنیچر کی تیاری، جس میں لوگ اندھے ہوکر بہت سا روپیہ برباد کر دیتے ہیں مگر یہ صورت بہ نسبت دو صورتوں کے کم مخدوش ہے کیونکہ بعض اوقات اِس کی دیکھ بھال سے خود بھی انسان کو ہُنرمند بننے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۔ بعض صورتوں میں بربادی کا ایک سبب دماغی کمزوری اور اندرونی قوتوں کا ضعف ہوتا ہے جس سے بہت بُرے نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض لوگ اِس قدر نرم دِل بن جاتے ہیں کہ کسی شخص کی درخواست رَدّ کرنے پر اُن کو قابو نہیں ہوتا۔ وہ ہر شخص کے سوال کو پورا کرنا انسانی فرض سمجھنے لگتے ہیں، چاہے وہ اِس کی وجہ سے کیسے ہی خطرہ میں مبتلا ہو جائیں۔

۵۔ بعض لوگ ایسے مہمان نواز ہوتے ہیں کہ اپنی گنجائش سے کہیں زیادہ مہمانی میں صرف کر دیتے ہیں۔ لیکن اکثر حالتوں میں فضول خرچی کا سبب اِس تعلق کو نہ سمجھنا ہوتا ہے جو آمدنی اور خرچ کے درمیان ہے۔ حالانکہ اُس کا جاننا بہت ہی ضروری ہے۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ کسی مرتبہ کا ہو اپنی آمدنی کے لحاظ سے خرچ کرنا چاہیئے۔ ایک غریب آدمی کو لازم ہے کہ خرچ کرتے وقت اپنی حیثیت پر نظر رکھے نہ کہ مالدار ہمسایہ کی۔ اکثر اوقات لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے اخراجات کر گزرتے ہیں جو اُن کی حیثیت سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں اور پھر پریشانی و رسوائی اُٹھاتے ہیں بلکہ بہت جلد برباد ہو جاتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶۔ سب سے اچھا طریقہ کفایت شعاری کا یہ ہے کہ ہم اپنے روزانہ حساب قلمبند کرتے رہیں اور اپنی بیکاری کے زمانہ پر نظر رکھیں۔ باقاعدہ حساب رکھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ ہر روز ہماری نگاہ اخراجات پر پڑتی رہے گی اور اس سے ہم کو ضروری اور غیر ضروری مدات کا اندازہ ہوتا رہیگا اور یہ بھی معلوم رہیگا کہ کس مد میں کتنا صرف ہوا۔ ہفتہ یا مہینہ کے ختم پر ہم آسانی سے یہ بھی پتہ چلا سکتے ہیں کہ خرچ آمدنی کے اندر ہے یا بڑھ گیا اگر بڑھ گیا ہے تو اگلے مہینہ میں خرچ کی بعض مدوں کو کم کرنا پڑیگا تاکہ قرض سے محفوظ رہیں۔

۷۔ کفایت شعاری ہم کو چند مفید باتیں سکھاتی ہے۔ اوّل یہ کہ گھر کی کوئی چیز خواہ کیسی ہی بیکار ہو ضائع نہ کرنی چاہیئے۔ کبھی نہ کبھی کام آہی جائیگی۔ دوسرے کوئی غیر ضروری چیز سستی سمجھ کر خریدنی نہ چاہیئے کیونکہ ارزاں سے ارزاں چیز ہمارے لئے مہنگی ہے اگر ہم کو اس کی ضرورت نہیں۔ تیسرے ہم کو اپنے چھوٹے چھوٹے خرچوں میں بہت زیادہ ہوشیار رہنا چاہیئے ورنہ ان سے غفلت کرنے میں ایک بڑی رقم فضول ہمارے ہاتھوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے نکل جائیگی - اِسی طرح ہم کو تھوڑی سی تھوڑی مقدار کے پس انداز کرنے میں بے پرواہی سے کام نہ لینا چاہیئے کیونکہ ایک ایک دانہ جمع ہوکر غلّہ کا انبار اور ایک ایک پیسہ جمع ہوکر معقول سرمایہ ہو جاتا ہے -

۸ - ضروری خرچوں کو روکنا کفایت شعاری میں داخل نہیں بلکہ وہ حماقت کی دلیل ہے - جو سوداگر ایک قلیل مقدار بچانے کی غرض سے اپنے مال کا بیمہ نہیں کراتا وہ جہاز ڈوب جانے پر لاکھوں روپیہ کا مال کھو بیٹھتا ہے یا جو شخص ایّام سرما میں موٹے اور گرم کپڑے نہیں بناتا - وہ ضرور اپنی صحت کو کھو کر بہت سا روپیہ علاج میں صرف کرنے پر مجبور ہوگا - اِسی طرح جو شخص اپنے شکستہ مکان کی مرمّت نہیں کراتا اُس کو گر جانے کے بعد از سرِ نَو تعمیر کا خرچ برداشت کرنا ہوگا -

۹ - کفایت شعاری ہم کو یہ بتاتی ہے کہ ضرورت کے وقت زیادہ خرچ کرنے سے گریز نہ کریں ورنہ فائدے کے عوض نقصان ہوگا - جو کاریگر اپنے اوزاروں کی خریداری میں ہچر مچر کرتا ہے وہ کبھی اپنے ہُنر سے پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتا - بُخل اور کفایت شعاری میں زمین و

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آسمان کا بل ہے۔ لوگ غلطی سے بُخل کو بھی کفایت شعاری سمجھنے لگتے ہیں۔ کفایت شعاری کا اصلی منشا بیجا اخراجات کو روکنا ہے اور بُخل ضروری سے ضروری خرچوں کو بند کرا دیتا ہے۔ پس اِس بِنا پر کفایت شعاری کا نتیجہ مسرّت وشادمانی اور بُخل کا زحمت و ناکامی ہے۔

(مؤلف)

سوالات

۱۔ کفایت شعاری کے معنی بتاؤ۔

۲۔ فضول خرچی کے محرّکات کیا کیا ہیں؟

۳۔ کفایت شعاری کا سب سے بہتر طریقہ کیا ہے؟

۴۔ کفایت شعاری ہم کو کیا کیا سکھاتی ہے؟

۵۔ معنی بتاؤ:۔

پس انداز۔ محرّک۔ دائمی۔ کائنات۔ مخدوش۔ مہماں نواز۔ رُسوائی۔ قلم بند کرنا۔ ارزاں۔ سرمایہ۔ شکستہ۔ گریز۔ بُخل۔ شادمانی۔

(۲۶) بے محل سوال نہ کرو

سُنتے ہیں ایک دن سکندر نے سامنے سب کے برملا یہ کہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں نے ٹالا نہیں کبھی سائل
جس نے جو مانگا مجھ سے اُس کو دیا

سُن کے اِک شخص نے کہا اُس سے
ہے اگر اپنے قول میں سچّا

بخشدے اپنا مُلک یہ مجھ کو
مانگتا ہوں میں تجھ سے بنکے گدا

مُسکرایا یہ سُن کے اسکندر
اور یوں بات کا جواب دیا

تیرے رُتبہ سے ہے کہیں زاید
جو کہ مانگا ہے تو نے مردِ خُدا

اس لئے اس سوال کو تیرے
میں کبھی پورا کر نہیں سکتا

تب کہا اُس نے خیر جانے دے
گر یہ بیجا مِرا سوال ہوا

کر عطا مجھ کو ایک درہم ہی
اِس کے لائق تو ہے مرا رُتبہ

اُس نے فرمایا سچ کہا لیکن
یہ بھی تو مجھ سے پا نہیں سکتا

میرے رُتبہ سے ہے کہیں کمتر
ایک درہم کروں کسی کو عطا

بے محل ہی رہے یہ دونوں سوال
جن سے مطلب نہ تیرا بر آیا

وہ ترے مرتبہ سے تھا افزوں
یہ مری شان کے خلاف رہا

رَد نہ ہوتی تری کوئی خواہش
عقل سے کام تو اگر لیتا

مانگنے کو بھی عقل ہے درکار
تو نے اِک کھیل اِس کو سمجھا تھا

(مؤلف)

سوالات

۱۔ اِس حکایت کو اپنے لفظوں میں بیان کرو۔

۲۔ معنی بتاؤ :— بر بلا۔ مردِ خدا ۔ افزوں ۔ رَد ہونا ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲۷) سلطان ناصرالدین

۱۔ دہلی کے بادشاہوں میں سلطان ناصرالدین بڑا نیک دِل ۔ عابد اور درویش صفت بادشاہ گزرا ہے۔ یہ سلطان التمش کا پوتا تھا۔ اس کے ایک بے رحم چچا نے کم سنی ہی کے زمانہ میں اِس کو نظر بند کر دیا تھا مگر وہ ایسا جوانمرد و عالی حوصلہ تھا کہ ایسی حالت میں بھی اُس نے بے وفا اور ناحق شناس چچا سے کھانے پہننے میں کسی قسم کی مدد لینا گوارا نہ کی اور اپنی ضرورتوں کے لئے خود ہی پیدا کرتا رہا۔ چونکہ اُس زمانہ میں چھاپہ ایجاد نہ ہوا تھا اور تمام کتابیں قلمی ہوتی تھیں ۔ لہذا اُس نے نظر بندی کے زمانہ میں کتابت کو اپنا ذریعہ معاش قرار دیا جس کی وجہ سے وہ ایک بڑا عالم اور اپنے عہد کا اعلیٰ خوشنویس ہوگیا ۔

۲۔ ایک مدّت کے بعد جب اُس کا ظالم چچا مرا تو امرائے دَولت نے اِس کو گوشۂ تنہائی سے نکال کر تخت شاہی پر لا بٹھایا اور حکومت کی باگ اُس کے ہاتھ میں دیدی مگر اُس نیک نہاد نے سلطنت کا مالک بن کر بھی اپنی روش کو نہ چھوڑا اور بدستور کتابت سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنا ذاتی خرچ چلاتا رہا۔ اُس نے کبھی ایک حبّہ بھی شاہی خزانہ سے لے کر اپنے صرف میں نہیں کیا۔

۳۔ وہ ایسا نرم دل اور بامروّت انسان تھا کہ ایک دن کوئی اعلیٰ مرتبہ کا امیر اُس سے ملاقات کو آیا۔ اُس نے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قرآن شریف اُس کے سامنے پیش کیا۔ امیر نے بغور دیکھ کر ایک لفظ کی نسبت کہا کہ اِس کا ہجّا غلط ہے۔ سلطان نے مُسکراکر اُس کا شکریہ ادا کیا اور اُس لفظ کے گِرد پنسل سے حلقہ بنا دیا۔ گویا بعد میں اُس کو دُرست کردیا جائیگا۔ لیکن اُس کے چلے جانے کے بعد سلطان نے نشان مذکور کو مٹا دیا۔ کسی نے اِس کا سبب پوچھا تو فرمایا "اِس لفظ کا ہجّا بالکل صحیح ہے لیکن میں اپنے دوست کا دِل دُکھانا اور اُس کو شرمندہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔

۴۔ عام بادشاہوں کی طرح اُس کی حرم سرا پریوں کا اکھاڑا نہ تھی۔ صرف ایک بیگم تھی جو گھر کا تمام کاروبار اپنے ہی ہاتھ سے انجام دیتی تھی اور خود ہی کھانا بھی پکاتی تھی۔ ایک دِن روٹی پکاتے پکاتے اُس نیک بخت بیگم کی اُنگلیاں جل گئیں۔ اِس بنا پر اُس نے سلطان سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا "مجھ کو امور خانہ داری انجام دینے میں بڑی سخت زحمت ہوتی ہے۔ کم سے کم ایک خادمہ میری مدد کے لئے رکھ دو"۔ سلطان نے فرمایا "اے بیگم! شاہی خزانہ اس لئے ہے کہ رعایا کی بہبودی میں صرف کیا جائے۔ مجھے اپنے صرف میں لانے کا حق نہیں۔ ایک غریب آدمی کی بی بی کو خادمہ کی احتیاج نہیں جس طرح میں خوشی سے اس تکلیف کو برداشت کرتا ہوں تم بھی کرو۔ اے بیگم! اس محنت کا اجر تم کو آخرت میں ملے گا"۔

(مؤلف)

سوالات

۱۔ سلطان ناصرالدین کن صفات کا بادشاہ تھا؟

۲۔ ناصرالدین نے بادشاہ بن کر کیا خاص بات دکھائی؟

۳۔ اس کے بامروّت ہونے کے متعلق تم نے کیا قصہ پڑھا ہے؟

۴۔ اس کی بیگم نے اُس سے کیا درخواست کی تھی اور اُس نے کیا جواب دیا تھا؟

۵۔ معنی بتاؤ:۔

عابد۔ عالی حوصلہ۔ حق ناشناس۔ معاش۔ نیک نہاد۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حبّہ - حرم سرا - امور خانہ داری - خادمہ - اجر -

(۲۸) جنگل اور چاندنی رات

وہ سُنسان جنگل وہ نورِ قمر — وہ بُرّاق سا ہر طرف دشت و در
وہ اُجلا سا میداں چمکتی سی ریگ — اُگا نُور سے چاند تاروں کا کھیت
درختوں کے پتّے چمکتے ہوئے — خس و خار سارے جھمکتے ہوئے
درختوں کے سایہ سے مَہ کا ظہور — گرے جیسے چھلنی سے چھن چھن کے نور
نظر جو کہ پڑتی تھی بوٹی جڑی — سو وہ عالمِ وجد میں تھی کھڑی
درختوں سے لگ لگ کے بادِ صبا — لگی بولنے وجد میں واہ وا

(میر حسن)

سوالات

۱ - چاندنی رات کا سماں بیان کرو -

۲ - معنی بتاؤ :-

بُرّاق - دشت و در - خس و خار - مَہ - ظہور - عالم وجد -

(۲۹) اشعار ذوق

اُسے ہم نے بہت ڈھونڈھا نہ پایا — اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا
جس انساں کو سگِ دُنیا نہ پایا — فرشتہ اُس کا ہم پایا نہ پایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدر ہی پہ گر سود و زیاں ہے تو ہم نے یاں نہ کچھ کھویا نہ پایا
سُراغِ عمرِ رفتہ ہو تو کیونکر کہیں جس کا نشانِ پا نہ پایا
رہا ٹیڑھا مثالِ نیش کز دم کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا
احاطہ سے فلک کے ہم تو کب کے نکل جاتے مگر رستا نہ پایا

نظیر اُس کا کہاں عالم میں اے ذوق
کہیں ایسا نہ پائے گا نہ پایا

سوالات

۱- اِن اشعار کا خلاصہ بتاؤ۔

۲- معنی بتاؤ:-
سگِ دنیا - ہم پایہ - سود - زیاں - سُراغ - نیش کز دم - کج فہم - نظیر۔

(۳۰) وفاداری

۱- میواڑ کے رانا سنگا کی وفات کے بعد اُس کی گدّی کا حقیقی وارث اُس کا بیٹا اُودے سنگھ تھا مگر چونکہ وہ ابھی شیر خوار تھا۔ اس لئے ریاست کے منتظموں نے رنبیر نامے ایک سردار کو اودے سنگھ کے ہوشیار ہونے تک میواڑ کا راجہ بنا دیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲- کچھ عرصہ حکومت کرنے کے بعد رنبیر کو یہ طمع دامنگیر ہوئی کہ کسی طرح ہمیشہ کے لئے راج گدّی کا مالک بن جائے لیکن اُودے سنگھ کی موجودگی میں اُس کا یہ منصوبہ پورا نہ ہوسکتا تھا۔ پس وہ اِس فکر میں رہنے لگا کہ کسی تدبیر سے اودے سنگھ کا کام تمام کرکے اپنا مقصد حاصل کرے۔

۳- اُس وقت اُودے سنگھ کی تربیت ایک بڑی وفادار راجپوت دایہ پنّا نامے سے متعلّق تھی۔ باوجودیکہ اُودے سنگھ کا ہم سن ایک بچّہ اُس کی گود میں بھی تھا مگر وہ اپنے بچّہ سے اُودے سنگھ کو کہیں زیادہ سمجھتی تھی۔ جب پنّا کو رنبیر کے اِس وحشیانہ خیال کا پتہ چلا تو وہ اُودے سنگھ کو بڑی حفاظت سے رکھنے لگی۔ کسی وقت اُس کو تنہا چھوڑنا گوارا نہ کرتی تھی۔ ایک دن اُس کو خبر ملی کہ رنبیر برہنہ تلوار ہاتھ میں لئے محل کی طرف آرہا ہے وہ گھبراکر اُٹھی اور جلدی سے اُودے سنگھ کو ایک ٹوکری میں رکھ درخت کے پتّوں سے چھپا دیا اور ایک حجّام سے کہا کہ اِس کو اُٹھاکر فوراً قلعہ سے باہر نکل جا اور فلاں درخت کے نیچے میرا انتظار کرنا۔ اُس کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعد اُس نے اپنے بیٹے کو اُودے سنگھ کا لباس پہناکر اُس کی جگہ لٹا دیا۔

۴۔ ظالم رنبیر خوفناک چہرہ بنائے چمکتی تلوار ہاتھ میں لئے اُسی وقت وہاں آپہنچا۔ اور پنّا سے پوچھنے لگا "بتا! اُودے سنگھ کہاں ہے"؟ اُس بیچاری نے خوف زدہ ہوکر اپنے بچّے کی طرف اُنگلی اُٹھا دی۔ بے درد رنبیر نے یہ سمجھ کر کہ اُودے سنگھ یہی ہے پنّا کی آنکھوں کے سامنے اُس بے گناہ بچّے کا کام تمام کردیا۔ غریب پنّا یہ سفاکی دیکھ کر رونے چلّانے لگی۔ لیکن افسوس کسی نے اُس کی مدد نہ کی اور رنبیر خون بھری تلوار لئے صاف نکل گیا۔

۵۔ رنبیر کے جانے کے بعد پنّا چُپکے چُپکے قلعہ سے نکلی اور حسب وعدہ اُس درخت کے نیچے پہنچی جہاں اُس کا پیارا کنور پہلے ہی پہنچ چُکا تھا وہ نوکر کے ساتھ اُودے سنگھ کو لئے ہوئے پاپیادہ کوسوں کی مسافت طے کرکے کمل میر کے راجہ کے پاس پہنچی اور اُودے سنگھ کو اُس کے سامنے رکھ کر کہا۔ یہ راجہ سنگا کا بیٹا ہے۔ میں اِس طرح بچاکر اِس کو آپ کے پاس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لائی ہوں۔ اَب اِس کی جان اپنی حفاظت میں لیجئے اور یہ خیال رکھئے کہ جوان ہونے تک کسی کو یہ بھید معلوم نہ ہو۔ اِس کے بعد اُودے سنگھ کا مُنہ چوما اور سپرد خدا کرکے پھر چتّور واپس آگئی۔

۶۔ اگرچہ دُنیا میں نہ اُودے سنگھ رہا نہ پنّا مگر اُس کی وفاداری کا چرچا آج تک لوگوں میں چلا آتا ہے اور نہ معلوم کب تک دُنیا میں رہے گا۔ پس خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اِس دُنیا میں ایسے نیک کام کر جاتے ہیں جن سے اُن کا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دُنیا میں رہ جاتا ہے۔

(مؤلف)

سوالات

۱۔ اُودے سنگھ کون تھا؟

۲۔ پنّا نے اپنی وفاداری کا ثبوت کیونکر دیا؟

۳۔ معنی بتاؤ:۔

منصوبہ۔ کام تمام ہونا۔ برہنہ تلوار۔ خوف ناک۔ بے درد۔ سفّاکی۔ کُنور۔ پا پیادہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۱) بد اطوار لڑکا

سُنا ہے کسی جا پہ تھا اک امیر
زر و مال تھا جس کے گھر میں کثیر

خُدا نے دیا تھا اُسے اِک پسر
جسے دیکھ جیتے تھے مادر پدر

بڑے ناز کے ساتھ پالا اُسے
سمجھتے تھے گھر کا اُجالا اُسے

بلائیں شب و روز لیتی تھی ماں
پدر اُس پہ قربان کرتا تھا جاں

کوئی گھور کر دیکھ لیتا اگر
تو ہل جاتا سینہ میں ماں کا جگر

وہ گر روٹھ جاتا مناتے اُسے
خوشامد سے چھاتی لگاتے اُسے

گزارے غرضکہ یوں ہی چار سال
نہ ٹالا کبھی اُس کا کوئی سوال

نہ دی بھول کر اُس کو جھڑکی کبھی
وہ تھی کون سی ہٹ جو پوری نہ کی

وہ دیتا اگر باپ کو گالیاں
تو کرتا یہ شکرِ خُدائے جہاں

پکڑ لیتا غصہ میں گر ماں کے بال
تو مُنہ چوم لیتی وہ ہو کر نہال

ہوا جبکہ چھ سال کا وہ پسر
تو ڈنڈے سے لینے لگا پھر خبر

بگاڑا غرضکہ اُسے پیار نے
طمانچے لگا سب کو وہ مارنے

سِن و سال میں جتنا بڑھتا رہا
نیا بھوت اِک سر پہ چڑھتا رہا

نہ پڑھنے سے مطلب نہ لکھنے سے کام
رذیلوں کمینوں کی صحبت مُدام

نہ تھی پہلے ماں باپ کو یہ خبر
کہ آنکھوں کا اندھا ہے نورِ نظر

کُھلا اب کہ ہاتھوں سے بیٹا گیا
وہ تھا سمِّ قاتل نہ تھی مامتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دکھاتے جواب اِس کو راہِ صواب — تو سختی سے دیتا تھا اُن کو جواب
نصیحت پہ کرتا نہ تھا وہ عمل — سعادت کا جوہر گیا تھا نکل
بُری صحبتوں میں وہ جانے لگا — زر و مال گھر کا لٹانے لگا
شب و روز تھے اُس سے نالہ کناں — جگر سوختہ باپ دُکھیاری ماں
اُٹھائی نہ تھی بات جن کی کڑی — بُرا آکے کہتے تھے وہ ہر گھڑی
گلہ لوگ کرتے تھے جب آن کر — خجالت سے گڑتے تھے مادر پدر
لگی کہنے اِک روز اُس سے یہ ماں — یہ کیا کر رہے ہو تم اَے میری جاں
تجھے پالا پوسا تھا کیا اس لئے — کہ چھوٹا بڑا گالیاں ہم کو دے
مصیبت میں بیٹا پھنسایا ہمیں — نہ دیکھا تھا جو وہ دکھایا ہمیں
مری کوکھ کو آگ لگ جاتی کاش — کہ پردہ بُرائی کا ہوتا نہ فاش
مرادیں اِسی دن کی مانگی تھیں کیا — مری محنتوں کا یہی ہے صِلا
تری ذات سے گت یہ میری بنی — نہ میں مُنہ دکھانے کے قابل رہی
گئی آنکھ سے ایسی شرم و حیا — اُٹھا کر ادب طاق پر رکھ دیا
نہ غم باپ کا اور نہ ماں کا خیال — یہ کیا دل میں آئی ہے اَے میرے لال
نہ گزریگا کیا اُن کے خُردوں پہ شاق — بڑوں کا اُڑاتے ہو جن کے مذاق
معزز محلہ کے جو ہیں جواں — ستاتے ہو تم اُن کو اَے میری جاں
بہو بیٹیوں پر جو ہمسایہ کی — نظر تم نے کی میں تو کٹ کٹ مری
خُدا کا کرو خوف دل میں ذرا — نہ لو آتما کی مرے بد دعا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ ہوتے جو تم ایسے ننگِ جہاں — تو جل جل کے کیوں مرتی دکھیاری ماں
ہوئے اِس قدر کس لئے بے خبر — پسر اب مرے حال پر رحم کر
بہت رنج پہنچائے ماں باپ کو — سنبھالو مری جان اب آپ کو
کچھ ایسے نہیں ہو تم اب خرد سال — کہ اچھے برے کا نہ سمجھو مآل
ہوا ختم جس دم یہ ماں کا گِلا — تو بیٹا یہ بولا کہ سب ہے بجا
نہیں اِس میں تقصیر میری کوئی — عنایت یہ سب آپ ہی کی ہوئی
جو لی جاتی بچپن میں میری خبر — تو یہ روز ہرگز نہ آتا نظر
بنے جیسا آماں بنایا ہمیں — وہ سیکھا جو تم نے سکھایا ہمیں
شکایت جو کرتے ہیں خرد و کلاں — یہ سب فیض ہے آپ کا اماں جاں
بگاڑا نہ ہوتا جو میرا مزاج — تو اطوار بد ایسے ہوتے نہ آج
مجھے کھویا اُلفت نے ماں باپ کی — نصیحت سنوں اب میں کیا آپ کی

عبث مجھ سے ہے آپ کا یہ گِلا
جو بویا کسی نے وہی پھل ملا

(مؤلف)

سوالات

۱ - لڑکا بد اطوار کیوں ہوا؟
۲ - ماں باپ سے پرورش میں کیا کیا غلطیاں ہوئیں؟
۳ - ماں نے بیٹے سے کیا شکایت کی اور اُس نے کیا جواب دیا؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۔ اِس ساری کہانی کو اپنے لفظوں میں بیان کرو۔

۵۔ معنی بتاؤ:۔

نیا بھوت۔ سر پر چڑھنا۔ مُدام۔ نورِ نظر۔ سمِّ قاتل۔ مامتا۔ راہِ صواب۔ جوہر۔ سعادت۔ نالہ کناں۔ جگر سوختہ۔ خجالت سے گڑنا۔ کوکھ کو آگ لگنا۔ فاش۔ صلہ۔ گت بننا۔ طاق پر رکھ دینا۔ شاق گزرنا۔ کڈکٹ مرنا۔ آتما۔ ننگِ جہاں۔ خُردسال۔ مآل۔ فیض۔

(۳۲) اکبر کی پیدائش

۱۔ جن دِنوں ہمایوں شیر شاہ کے ہاتھ سے پریشان حال تھا۔ دِن ایسے نحوست کے تھے کہ ایک جگہ قرار نہ مِلتا تھا۔ ابھی پنجاب میں ہے۔ ابھی سندھ میں ہے۔ ابھی بیکانیر و جیسلمیر کے ریگستانوں میں سرگرداں چلا جاتا ہے مگر پیاری بی بی دَم کے ساتھ ہے۔

۲۔ جب وہ جودھپور کے سفر میں تھے تو اکبر ماں کے پیٹ میں باپ کے رنج و راحت کا شریک تھا۔ اِس سفر سے پھرے اور سندھ کی طرف آئے۔ ایّام ولادت بہت نزدیک تھے۔ اِس لئے بیگم کو امرکوٹ میں چھوڑا اور آپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آگے بڑھ کر پُرانی لڑائی کو تازہ کیا۔ اِسی عالم میں ایک دن ملازم نے آکر خبر دی کہ مُبارک ہو اقبال کا تارا طلوع ہوا۔ یہ ستارہ ایسے ادبار کے وقت جھلملایا تھا کہ کسی کی آنکھ اُدھر نہ اُٹھی مگر تقدیر ضرور کہتی ہوگی کہ دیکھنا آفتاب ہوکر چمکے گا اور سارے ستارے اِس کی روشنی میں دُھندلے ہوکر نظروں سے غائب ہوجائینگے۔

۳۔ تُرکوں میں رسم ہے کہ جب کوئی ایسی خوش خبری لاتا ہے تو اُسے کچھ دیتے ہیں۔ ایک سفید پوش اشراف ہوگا تو اپنا چغہ ہی اُتار کر دے دیگا۔ امیر ہے تو اپنی دستگاہ کے بموجب خلعت اور گھوڑا نقد اور جنس جو جو کچھ ہوسکے گا دیگا۔ سب کی ضیافتیں کریگا۔

۴۔ ہمایوں کے پاس جب سوار یہ خبر لایا تو اُس کی حالت ایسی ہورہی تھی کہ دائیں بائیں دیکھا کچھ نہ پایا۔ آخر یاد آیا کہ کمر میں ایک مشک نافہ ہے۔ اُسے نکال کر توڑا اور ذرا ذرا سا مشک سب کو دیدیا کہ شگون خالی نہ جائے۔ اللہ اللہ تقدیر نے کہا ہوگا کہ دل میلا نہ کیجیو اِس بچے کی شمیم اقبال مُشک کی طرح عالم میں پھیلے گی۔

۵۔ ہمایوں سندھ کے ملک میں مُدت تک لڑتا بھڑتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہا کہ شاید قسمت یاوری کرے اور ایسی صورت بن جائے کہ پھر ہندوستان پر فوج کشی کرنے کا سامان بہم پہنچ جائے لیکن نہ تدبیر چلی نہ شمشیر۔

۶۔ اسی اثنا میں بیرم خاں آن پہنچے۔ انھوں نے آکر سب حال سُنا اور صورت حال دیکھ کر خلوت میں صلاحیں ہوئیں۔ بیرم خاں نے کہا "اِن بے مروّتوں سے ہرگز اُمید نہیں اور مروّت کریں تو اس ریگستان میں کیا خاک ہے جو کچھ ہاتھ آئے۔

۷۔ ہمایوں نے کہا "بہتر ہے کہ اب ہندوستان کو خیرباد کہیں اور مُلک موروثی میں چل کر قسمت آزمائیں"۔ بیرم خاں نے کہا "اِس ملک سے بادشاہ مغفور (بابر) نے کیا پایا جو حضور کو حاصل ہوگا۔ ایران کو چلیں تو مصلحت ہے وہ میرا اور میرے بزرگوں کا ملک ہے۔ کیا شاہ کیا فقیر سب مہمان نواز ہیں۔ غلام وہاں کے رسم و راہ سے واقف ہے اور حضور والا کے خاندان عالی نے بھی وہاں سے ہمیشہ کامیابی کے شگون پائے ہیں"۔

۸۔ ہمایوں نے ملک سندھ سے ڈیرے اُٹھائے۔ ایران کا ارادہ فسخ نہ کیا تھا مگر یہ خیال تھا کہ جیسا سفر دور کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے ویسی ہی کامیابی کی اُمید بھی دور دراز ہے۔ فی الحال بولان کی گھاٹی سے نکل کر قندھار کو دیکھنا چاہیئے کہ قریب ہے۔ وہاں سے مشہد کا راستہ بھی روشن ہے۔ بلخ و بخارا کی راہ بھی جاری ہے۔ عسکری مرزا اِس وقت قندھار میں حکومت کر رہا ہے۔ میں اس قدر حادثے اُٹھا کر آیا ہوں اہل و عیال کا ساتھ آخر بھائی ہے، جیتا خون کب تک ٹھنڈا رہیگا، کچھ بھی نہ سمجھا تو مہمانِ ترکانہ کہیں نہیں گئی۔ چند روز رہ کر اُس کا اور اُس کے نمک خواہانِ قدیم کا رنگ دیکھونگا۔ بوئے وفا نہ پاؤں گا تو جدھر منہ اُٹھے گا چلا جاؤں گا کہ خلق خُدا ملک خُدا۔

۹۔ شہریار بے شہر اور بادشاہ بے لشکر اِن خیالات میں غلطاں و پیچاں غم غلط کرتا کوہ و دشت کو دیکھتا چلا جاتا تھا۔ شال کے قریب پہنچا۔ مرزا عسکری کو بھی خبر پہنچ گئی تھی۔ بے مروّت بھائی نے خانہ برباد بھائی کی آمد آمد سُن کر ایک سردار کو بھیجدیا تھا کہ حالات معلوم کر کے لکھتا رہے۔ اِدھر سے ہمایوں نے بھی دو ملازموں کو روانہ کیا تھا۔ وہ سردار مذکور کو راستہ میں مِل گئے۔ اُس نا اہل نے دونوں کو فوراً گرفتار کر کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قندھار کو روانہ کیا اور جو احوال معلوم ہوا لکھ بھیجا۔ اُن میں سے ایک وفادار نے جو موقع پایا وہ بھاگ کر پھر ہمایوں کے پاس آیا اور جو کچھ وہاں سُنا تھا اور دیکھ کر قرینوں سے سمجھا تھا سب بیان کیا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ حضور کے آنے کی خبر سُن کر مرزا عسکری بہت گھبرایا ہے۔ قلعہ قندھار کی مورچہ بندی شروع کردی ہے۔ بھائی کی بے مہری اور لوگوں کی بے حیائی اور بیوفائی دیکھ کر ہمایوں کی اُمید ٹوٹ گئی اور شتنگ کی طرف باگیں پھیریں پھر بھی ایک محبت نامہ مفصّل لکھا۔

۱۰۔ یہ خط دیکھ کر مرزا کے سر پر اور بھی شیطان چڑھا۔ رفیقوں کو لے کر چلا کہ بے خبر پہنچ کر ہمایوں کو قید کرلے۔ موقع نہ پائے تو کہے کہ استقبال کو آیا ہوں۔ غرض نُور کا تڑکا تھا کہ سوار ہوا اور پوچھا کہ اِدھر دامنِ کوہ کا راستہ کون جاتا ہے۔ جی بہادر ایک ازبک پہلے ہمایوں کے وفاداروں کا نوکر تھا۔ اب مرزا عسکری کے پاس نوکری کرلی تھی۔ اُس نے عرض کی مَیں جانتا ہوں اور کئی دفعہ آیا گیا ہوں۔ مرزا نے کہا۔ اچھا آگے چل۔ اِس نے کہا۔ میرا یابو کام نہیں دیتا۔ مرزا نے ایک نوکر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے گھوڑا دلوا دیا۔ چی بہادر نے تھوڑی دور آگے چل کر گھوڑا اُڑایا۔ بیرم خاں کے خیمہ میں آیا۔ کان میں کہا۔ مرزا آن پہنچا۔ اَب فرصت کا وقت نہیں۔ بیرم خاں اُسی وقت چُپ چاپ اُٹھ کر ہمایوں کے پاس آیا اور حال بیان کیا۔ سوا اِس کے کیا ہو سکتا تھا کہ ایران کا ارادہ کریں۔

۱۱۔ اکبر اُس وقت پورا برس دن کا بھی نہ ہوا تھا۔ اُسے میر غزنوی اور خواجہ سرا وغیرہ اور ماہم انکہ کے سپرد کرکے یہیں چھوڑا۔ وفاداروں سے کہا کہ مرزا کا خُدا نگہبان ہے۔ ہم آگے چلتے ہیں۔ بیگم کو کسی طرح ہم تک پہنچا دو۔ پیچھے بیگم بھی آن مِلیں۔ مورّخ کہتے ہیں کہ اِس شکستہ حال قافلہ میں نوکر چاکر مِل کر ستّر آدمی سے زیادہ نہ تھے۔

۱۲۔ اَب اُدھر کی سُنو۔ مرزا عسکری جب شتنگ کے پاس پہنچے۔ پھٹے پُرانے خیمے کھڑے تھے، ٹوٹے پھوٹے نوکر چاکر پڑے تھے۔ بے وارثی قافلہ کو پڑا دیکھ کر اپنی بدنیتی پر بہت پچتایا۔ میر غزنوی سے کہا۔ مرزا (اکبر) کہاں ہیں۔ عرض کی گھر میں ہیں۔ چچا نے ایک اونٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میوے کا بھتیجے کے لئے بھیجا۔ اِتنے میں رات ہو گئی۔ مرزا عسکری بیٹھے اور ایک دو منشیوں کو لیکر اسباب ضبطی کی فہرست لکھوانے لگے۔ صبح کو سوار ہوئے اور نقارہ بجاتے ہمایوں کے اُردو میں داخل ہوکر چھوٹے بڑے سب کو گرفتار کرلیا۔

۱۳۔ بے رحم چچا ڈیوڑھی پر آیا کہ بھتیجے سے ملوں گا۔ یہاں رات قیامت کی گزری تھی۔ سب کے دل دھکڑ پکڑ کرتے تھے کہ ماں باپ اس حال سے گئے، ہم اِن پہاڑوں میں بے سروسامان پڑے ہیں۔ بے مروّت چچا ہے اور معصوم بچّے کی جان ہے، اللہ ہی نگہبان ہے۔ میر غزنوی اور ماہم اتکہ اکبر کو کندھے سے لگائے سامنے آئی۔ منافق چچا نے گود میں لے لیا اور چاہا کہ بچّہ ہنسے بولے مگر اکبر کے لبوں پر تبسّم بھی نہ آیا۔ چپکا مُنہ دیکھا کیا۔

۱۴۔ غرض جو کچھ مرزا عسکری کے ہاتھ آیا لوٹا کھسوٹا اور اکبر کو بھی اپنے ساتھ قندھار لے گیا۔ قلعہ کے اندر ایک بالاخانہ رہنے کو دیا اور سلطان بیگم کو اپنی بی بی کے سپرد کیا۔ بیگم بڑی محبت و شفقت سے پیش آتی تھی۔ خدا کی شان دیکھو ماں باپ کے جانی دشمن بیٹے کے حق میں ماں باپ بن گئے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۵۔ جب ہمایوں ایران سے پھرا اور افغانستان میں آمد آمد کا غل ہوا تو مرزا عسکری اور کامران (ہمایوں کا بھائی جو کابل کا بادشاہ تھا) گھبرائے۔ آپس میں دونوں کے نامہ و پیام دوڑنے لگے۔ کامران نے لکھا کہ اکبر کو ہمارے پاس کابل بھیجدو۔ مرزا عسکری نے یہاں مشورت کی۔ بعض سرداروں نے کہا بھائی اب پاس آپہنچا ہے۔ اعزاز و اکرام سے بھتیجے کو بھیجدو اور اسی کو عفو تقصیرات کا وسیلہ قرار دو۔ بعض نے کہا اب صفائی کی گنجائش نہیں رہی۔ مرزا کامران کا کہنا ماننا چاہیئے۔ مرزا عسکری کو بھی یہی مناسب معلوم ہوا۔ اکبر کو سب متعلقوں کے ساتھ کابل بھیجدیا۔

۱۶۔ جب ہمایوں نے کابل فتح کیا تو اکبر دو برس دو مہینے دو دن کا تھا۔ بیٹے کو دیکھ کر آنکھیں روشن کیں اور خدا کا شکر بجا لایا۔ چند روز کے بعد تجویز ہوئی کہ ختنہ کی رسم ادا کی جائے۔ بیگم وغیرہ حرم سرائی بیبیاں قندھار میں تھیں وہ بھی آئیں۔ اس وقت اکبر کی کیا بساط تھی، دنوں اور مہینوں کا ہوگا۔ اتنی سی جان کیا جانے کہ ماں کون ہے؟ اب جو سواریاں آئیں تو ان سب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو لاکر محل میں بٹھایا اور اکبر کو بھی لائے اور کہا کہ جاؤ مرزا اماں کی گود میں جا بیٹھو۔ بھولے بھالے بچے نے پہلے تو بیچ میں کھڑے ہوکر اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر خواہ دانش خُدا داد کہو، خواہ دِل کی کشش کہو، خواہ لہو کا جوش کہو، سیدھا ماں کی گود میں جا بیٹھا۔ ماں برسوں سے بچھڑی ہوئی تھی، آنکھوں سے آنسو نکل پڑے گلے سے لگایا، اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس عمر میں اِس کی سمجھ اور پہچان پر سب کو بڑی اُمیدیں ہوئیں۔

۱۷۔ ۱۵۵۴ھ میں جب کامران پھر باغی ہوا تو وہ کابل کے اندر تھا اور ہمایوں باہر گھیرے پڑا تھا۔ ایک دن دھاوے کا ارادہ تھا، باہر سے گولے برسانے شروع کیے، اکثر اشخاص کے گھر اور گھر والے اندر تھے اور خود ہمایوں کے لشکر میں شامل تھے۔ بے درد کامران نے گھر لوٹ لیے، ننگ وناموس برباد کیے، اُن کے بچوں کو مار کر فصیل پر سے پھنکوایا۔ اُن کی عورتوں کی چھاتیاں باندھ باندھ کر لٹکایا۔ غضب یہ کیا کہ جس مورچہ پر گولوں کا زور تھا پونے پانچ برس کے معصوم بھتیجے کو وہاں بٹھا دیا۔ ماہم نے اُسے گود میں دبکا لیا اور اُدھر سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹھ کر کے بیٹھ گئی کہ اگر گولہ لگے تو بلا سے پہلے میں پیچھے بچّہ - ہمایوں کے لشکر میں کسی کو اس حال کی خبر نہ تھی۔ یکایک توپ چلتے چلتے بند ہو گئی - کبھی ماہتاب دکھائی تو رنجک چاٹ گئی - کبھی گولہ اُگل دیا - سُنبل خاں میر آتش بڑا تیز نظر تھا - اُس نے غور سے دیکھا تو سامنے آدمی بیٹھا ہوا معلوم ہوا دریافت کیا تو یہ حقیقت معلوم ہوئی -

(شمس العلما مولوی محمد حسین آزاد)

سوالات

۱ - اکبر کہاں پیدا ہوا ؟
۲ - اکبر کی پیدائش کے وقت ہمایوں کا کیا حال تھا ؟
۳ - اکبر کی پیدائش کی خبر سُن کر ہمایوں نے کیا کیا ؟
۴ - بیرم خاں نے ہمایوں کو کیا صلاح دی ؟
۵ - مرزا عسکری نے ہمایوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟
۶ - اکبر جب مدّت کے بعد اپنی ماں سے ملا تو کیا واقعہ پیش آیا ؟
۷ - معنی بتاؤ :-

دم کے ساتھ ہونا - اقبال - ادبار - دستگاہ - خلعت -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشک نافہ - شمیم - یاوری - خلوت - خیر باد - مغفور - فتح کرنا - جیتا خون - مہمانی ترکانہ - غلطاں و پیچاں - خانہ برباد - شیطان چڑھنا - یابو - شکستہ حال - اعزاز و اکرام - عفو - دانش - ننگ و ناموس - فصیل -

(۳۳) قیدی پرندہ کی فریاد

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ — وہ جھاڑیاں چمن کی وہ میرا آشیانہ
وہ ساتھ سب کے اڑنا وہ سیر آسماں کی — وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا مِلکے گانا
پتّوں کا ٹہنیوں پر وہ جھومنا خوشی میں — ٹھنڈی ہوا کے پیچھے وہ تالیاں بجانا
آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلہ کی — اپنی خوشی سے آنا اپنی خوشی سے جانا
لگتی ہے چوٹ دل پر آتا ہے یاد جس دم — شبنم کا صبح آکر پھولوں کا مُنہ دُھلانا
وہ پیاری پیاری صورت وہ کامنی سی مورت — آباد جس کے دم سے تھا میرا آشیانہ
تڑپا رہی ہے مجھ کو رہ رہ کے یاد اُسکی — تقدیر میں لکھا تھا پنجرے کا آب و دانہ

اِس قید کا الٰہی دُکھڑا کسے سُناؤں
ڈر ہے یہی قفس میں مَیں غم سے مر نہ جاؤں

کیا بدنصیب ہوں مَیں گھر کو ترس رہا ہوں — ساتھی تو ہیں وطن میں مَیں قید میں پڑا ہوں
آئی بہار کلیاں پھولوں کی ہنس رہی ہیں — میں اس اندھیرے گھر میں قسمت کو رو رہا ہوں
باغوں میں کُنبہ والے خوشیاں منا رہے ہیں — مَیں دِل جلا اکیلا دُکھ میں کراہتا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آتی نہیں صدائیں اُن کی مرے قفس میں
ہوتی مری رہائی اے کاش مرے بس میں

ارمان ہے یہ جی میں اُڑ کر چمن کو جاؤں — ٹہنی پہ گُل کے بیٹھوں آزاد ہو کے گاؤں
بیری کے شاخ پر ہو ویسا ہی پھر بسیرا — اُس آجڑے گھونسلہ کو پھر جا کے میں بساؤں
چُگتا پھروں چمن میں دانے ذرا ذرا سے — ساتھی جو ہیں پرانے اُن سے ملوں بلاؤں

پھر دن پھریں ہمارے پھر سیر ہو چمن کی
اُڑتے پھریں خوشی سے کھائیں ہوا وطن کی

جب سے چمن چھٹا ہے یہ حال ہو گیا ہے — دل غم کو کھا رہا ہے غم دل کو کھا رہا ہے
گانا اِسے سمجھ کر خوش ہوں نہ سُننے والے — دُکھے ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے
آزاد جس نے رہ کر دن اپنے ہوں گزارے — اُس کو بھلا خبر کیا یہ قید کیا بلا ہے

آزاد مجھ کو کر دے او قید کرنے والے
میں بے زباں ہوں قیدی تو چھوڑ کر دعا لے

(ڈاکٹر محمد اقبال)

سوالات

۱۔ قیدی پرندہ کی فریاد کا خلاصہ بیان کرو۔
۲۔ الفاظ ذیل کے معنی بتاؤ:۔
دِل پر چوٹ پڑنا۔ کامنی سی مورت۔ قفس۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۴) ہمارا بدن

۱۔ انسان کو سب سے بڑی نعمت جو خُدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے، بدن کی صحت ہے۔ کیونکہ تندرستی میں فرق آجانے کے بعد دُنیا کی تمام لذّتیں بے مزہ ہوجاتی ہیں اور زندگی کا لُطف ہی جاتا رہتا ہے۔ تُم میں جو لڑکا کسی بیماری میں مبتلا ہو چکا ہے وہ بیماری کی تکلیف سے بخوبی واقف ہوگا۔ بیماری میں کوئی چیز اچھّی نہیں معلوم ہوتی۔ نہ سبق یاد ہوتا ہے، نہ کھیلنے کودنے کو جی چاہتا ہے، نہ غذا کی طرف طبیعت راغب ہوتی ہے +

۲۔ بیماری کیا چیز ہے؟ جب جسم کا کوئی عضو اپنا کام ٹھیک طور پر نہیں کرپاتا تو ہم اُس کو بیماری کہتے ہیں۔ وہ عضو چاہے کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو معطّل ہو جانے پر تمام جسم کی تکلیف کا باعث ہو جاتا ہے۔ جسم کی ساخت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ اِس کے تمام حصّے ایک دوسرے سے تعلّق رکھتے ہیں اور اِن میں اِس درجہ اتحاد و اتفاق ہے کہ جب تک کوئی ساتھی اچھّا ہو نہیں لیتا وہ سب کے سب کرب و اضطراب میں رہتے ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۔ تم جانتے ہو کہ ہمارا جسم ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہے جس پر گوشت اور کھال کی تہ چڑھی ہوئی ہے۔ یہ ہڈیاں ٹٹولنے سے معلوم ہو سکتی ہیں بلکہ جہاں گوشت کم ہوتا ہے اُن کی شکل صاف نظر آتی ہے۔ گوشت پوست اور اُستخوان کے علاوہ جسم میں ایک اور خاص چیز بھی ہوتی ہے جس کو ہم خون کہتے ہیں۔ یہی ہمارے سارے بدن کی غذا ہے اور اِسی کے باعث ہماری زندگی ہے۔

۴۔ جو غذا ہم کھاتے ہیں حلق سے اُترنے کے بعد وہ سیدھی معدہ میں پہنچتی ہے اور وہاں اندرونی حرارت اِس کو پکاکر چار چیزیں بناتی ہے۔ خون۔ سودا۔ صفرا۔ بلغم۔ خون غذا کا اصلی جوہر ہوتا ہے اور سودا غذا کا وہ جلا ہوا حصّہ ہے جو حرارت کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔ صفرا وہ زہریلا مادّہ ہے جس کو معدہ غذا سے جُدا کر دیتا ہے۔ بلغم وہ جھاگ ہیں جو غذا پکانے میں عموماً اوپر آجایا کرتے ہیں۔ یہ چاروں چیزیں ہمارے بدن کی نشوونما اور اعضا کے کام جاری رکھنے میں بڑی کارآمد ہیں +

۵۔ جس طرح ہمارے بدن کے ظاہری حصّہ میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت سے اعضا پائے جاتے ہیں اور اُن میں ہر ایک کا کام جُداگانہ ہے مثلاً آنکھ۔ کان۔ ناک۔ مُنہ۔ زبان وغیرہ، اُسی طرح جسم کے اندرونی حصّہ میں بھی بہت سے اعضا ہیں۔ اِس وقت ہم تُم کو اِن میں سے تین بڑے اعضا کا حال بتاتے ہیں۔

اوّل۔ دِل جو ہمارے تمام بدن کا بادشاہ ہے۔ اِسی کے قبضہ میں سارے خون کا خزانہ رہتا ہے۔ یہی رگوں کے ذریعہ سے ہر عضو کو غذا پہنچاتا ہے۔ یہ تو تُم جانتے ہو کہ جسم کے ہر حصّہ میں خون موجود ہے لیکن شاید تم کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ خون ہر وقت رگوں کے اندر دوڑا دوڑا پھرتا ہے۔ اگر کسی مقام پر اُس کی گردش بند ہو جاتی ہے تو وہ عضو سُن ہو جاتا ہے اور اپنا کام انجام دینے کے قابل نہیں رہتا۔

دوسرے۔ دو پھیپھڑے ہیں۔ یہ دِل کی بہ نسبت بہت بڑے ہیں اور پیٹ کا بہت زیادہ حصّہ گھیرے ہوئے ہیں۔ یہ جس قدر بڑے ہیں اُسی قدر کام بھی زیادہ کرتے ہیں۔ یہ ہر وقت دل کے آس پاس پنکھے کی طرح ہلتے رہتے ہیں۔ یہی ہمارے سانس لینے کا ذریعہ ہیں۔ دیکھو جب تُم زور سے سانس لیتے ہو تو تمھارے شکم اور سینہ کو جنبش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتی ہے اور یہ کسی قدر پھولے ہوئے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہوا پھیپھڑوں میں بھر جاتی ہے۔ اس کے بعد پھیپھڑے اِس ہوا کو خارج کر دیتے ہیں اور ہمارا شکم وسینہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اِسی طرح ہوا دن رات پھیپھڑوں میں آیا جایا کرتی ہے۔ پس اگر پھیپھڑے اپنا کام بند کر دیں تو انسان فوراً مر جائے۔

تیسرا عضو معدہ ہے جس کی کیفیت بیان ہو چکی ہے۔

۶۔ تم نے اب جان لیا کہ جسم کے اندر ایک ہی وقت میں بہت سے کام ہوتے رہتے ہیں۔ اگر جسم کا ایک حصّہ بھی ٹھیک طور پر کام نہ کریگا تو تم ضرور بیمار پڑ جاؤ گے۔ اِس لئے تم کو حتی الامکان اپنے جسم کی خبر گیری کرنا چاہیئے اور ہر عضو کے کام جاری رکھنے میں مدد دینی چاہیئے۔ اب ہم تم کو اِن تینوں اعضا کی بیماریوں کے متعلّق کچھ مختصر طور پر بتانا چاہتے ہیں۔ جسم کے تمام اعضا میں معدہ کی خرابی سب سے زیادہ تکلیف دیتی ہے، اور زیادہ تر بیماریاں اِسی کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی پیٹ میں شدّت سے درد ہونے لگتا ہے۔ یہ درد اس بات کی دلیل ہے کہ معدہ اپنا کام ٹھیک طور پر نہیں کر سکتا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۷۔ معدہ کی خرابی کا باعث ضرور تمھاری کوئی بد احتیاطی ہوگی۔ شاید تم نے زیادہ کھانا کھا لیا ہوگا کیونکہ معدہ میں جب معمول سے زیادہ غذا بھر جاتی ہے تو وہ ٹھیک طور پر کام نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات کوئی ثقیل غذا کھانے سے بھی پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ کچّے یا سڑے ہوئے پھل باسی غذا جو سڑنے کے قریب ہو معدہ کے حق میں سخت مضر ہیں۔ سڑی ہوئی چیزوں میں ایک قسم کا زہر پیدا ہو جاتا ہے جو بعض صورتوں میں انسان کی زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ پس اب تمھاری سمجھ میں یہ بات آگئی ہوگی کہ معدہ کی درستی کے لئے دو باتوں کی سخت ضرورت ہے۔ اوّل تازہ اور ہلکی غذا کھانا۔ دوسرے مقدار سے زیادہ نہ کھانا +

۸۔ پھیپھڑے اپنا کام ٹھیک طور پر اُسی وقت انجام دے سکتے ہیں جبکہ اُنھیں تازہ ہوا کی کثیر مقدار بہم پہنچتی رہے۔ جو لوگ کھیتوں اور کھلے میدانوں میں کام کرتے ہیں اُن کے پھیپھڑے بہ نسبت اُن لوگوں کے زیادہ مضبوط رہتے ہیں جو گھروں کی چار دیواری میں بند رہتے ہیں۔ اِس کا سبب یہ ہے کہ میدان کی ہوا مکانوں کی ہوا سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیادہ لطیف اور صاف ہوتی ہے ٭

۹۔ خراب ہوا کے علاوہ پھیپھڑوں کو زیادہ سردی کھا جانے سے بھی نقصان پہنچ جاتا ہے اور وہ صحیح طور پر اپنا کام انجام دینے کے قابل نہیں رہتے۔ جس طرح معدہ کی شکایت پیٹ میں درد ہونے سے معلوم ہو جاتی ہے اُسی طرح پھیپھڑوں کی شکایت کھانسی اور سینہ میں درد ہونے سے معلوم ہوتی ہے۔ اگر تم سردی سے بچے رہو اور تازہ ہوا کھاتے رہو تو پھیپھڑے مضبوط رہینگے اور درد یا کھانسی کی شکایت نہ ہوگی ٭

۱۰۔ دل اپنے کام کے لئے تم سے کوئی مدد نہیں مانگتا، نہ پھیپھڑوں کی طرح اُسے تازہ ہوا پہنچانے اور سردی سے بچانے کی ضرورت ہے، نہ معدہ کی طرح اُسے غذا کی احتیاج ہے، تاہم وہ ایک نہایت نازک عضو ہے، اور اکثر اوقات اُس پر صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ جو لوگ زیادہ محنت کرتے ہیں اور بھاری بوجھ اُٹھاتے ہیں اُن کے دل کمزور ہو جاتے ہیں۔ دل کی کمزوری بہت خطرناک ہے اور بہت مشکل سے اپنی اصلی طاقت پیدا کر سکتا ہے۔ جب دل کمزور ہو جاتا ہے تو وہ جسم میں ٹھیک طور پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خون نہیں پہنچا سکتا اور اس وجہ سے سارا بدن کمزور ہو جاتا ہے اور نہایت خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

۱۱۔ جسم کے ہر حصّہ کو صحیح اور مضبوط رکھنے کی صرف ایک ہی تدبیر ہے اور وہ ورزش ہے۔ ورزش چاہے ہندوستانی طریق پر ہو یا انگریزی طرز پر صحت بدن کے لئے بے حد مفید ہے۔ پس جس طرح تم پڑھنے لکھنے کو ضروری خیال کرتے ہو۔ کھیل کو بھی ضروری جانو۔ اور ہر روز کھلے میدان میں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ورزش کیا کرو۔

(لا اعلم)

سوالات

۱۔ تندرستی کیسی نعمت ہے؟

۲۔ بیماری کیا ہے؟

۳۔ جو غذا معدہ میں جاتی ہے اُس سے کیا کیا بنتا ہے؟

۴۔ ہمارے بدن کے اعضائے رئیسہ کون ہیں؟

۵۔ معنی بتاؤ:۔

معطّل۔ ساخت۔ کرب۔ اُستخواں۔ جنبش۔ بداحتیاطی۔ ثقیل۔ مُقر۔ لطیف۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳۵) دُشمن کے فریب میں نہ آؤ

کوئی روباہ حیلہ ساز اِک دِن
بڑی بیتاب و مضطر تھی غذا بِن

ہوئی تھی بھوک سے یہ اُس کی حالت
قدم اِک ایک اُٹھتا تھا بدقّت

بمشکل ایک گھر میں وہ در آئی
ہر اِک جانب نظر اُس نے پھرائی

نہ چھوڑا کوئی کونہ اور گوشہ
مگر جھانکا ٹٹولا اور دیکھا

نشاں روزی کا پر اصلا نہ پایا
اندھیرا سامنے آنکھوں کے آیا

چلی جب صحن میں ناکام ہوکر
تو دیکھی ایک مُرغی چھت کے اوپر

پروں کو دھوپ میں پھیلا رہی تھی
پڑی چُپکی بدن گرما رہی تھی

بھر آیا لومڑی کے مُنہ میں پانی
کسی حیلہ سے پکڑے دل میں ٹھانی

بڑی شفقت سے بولی سر اُٹھاکر
بلائیں لے یہ خالہ تیری دختر

ہے کیسی آج پیاری کی طبیعت
نصیب دُشمناں کیا ہے علالت

پروں میں مُنہ چھپائے کیوں ہو لیٹی
خموشی آج کیسی ہے یہ بیٹی

نقاہت کا نشاں تن سے عیاں ہے
کہ اُٹھ کر بیٹھ جانا بھی گراں ہے

مرض میں جو کوئی غفلت کرے گا
مصیبت اپنے ہاتھوں وہ بھریگا

بڑی نعمت ہے بیٹی تندرستی
اِسی پر منحصر ہے لُطفِ ہستی

ہمیشہ رہتے ہیں وہ لوگ خُرّم
کہ جو کرتے ہیں حفظِ ما تقدّم

یہی ہے اقتضائے عقل دانا
تغافل کو روا رکھے نہ اصلا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذرا بھی گر بدن کو سُست پائے — ہے لازم ڈاکٹر کے پاس جائے
کہ اِک دن چھوٹے چھوٹے روگ بڑھکر — بلا کوئی بڑی لاتے ہیں سر پر
یوں ہی غفلت جو فرماؤ گی بیٹی — بڑی آفت میں پڑ جاؤ گی بیٹی
ابھی بچّی ہو تم کیا اس کو جانو — بتاتی ہے جو خالہ اُس کو مانو
اُتر کر آؤ کوٹھے سے خُدارا — بیاں مجھ سے کرو احوال سارا
کہ جاکر میں ابھی نسخہ لکھاؤں — دوا ئیل چھان کر تم کو پلاؤں
کہا مُرغی نے او شیطاں کی خالا — کہاں کا تو نے یہ رشتہ نکالا
تجھے مجھ سے کہاں کی ہے قرابت — نہیں علّت سے خالی یہ محبّت
مرض کیسا کہاں کی ناتوانی — یہ کیسی کر رہی ہے بدزبانی
کسی احمق سے جاکے حیلہ کیجے — مجھے بچّی سمجھ کے جُل نہ دیجے
مجھے معلوم ہے ساری حقیقت — بنائی موت نے خالہ کی صورت
سمجھتی نوج قاتل کو مسیحا — مجھے کیا موت نے دھکا دیا تھا
خوشامد سے عدو کی دھوکا کھانا — ہے اپنے کو مصیبت میں پھنسانا

(مؤلف)

سوالات

۱۔ اِس کہانی کو اپنے لفظوں میں بیان کرو۔

۲۔ معنی بتاؤ:۔

روباہ۔ مضطر۔ درآنا۔ ناکام۔ مُنہ میں پانی بھرنا۔ علالت۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نقاہت ۔ حفظ ماتقدم ۔ اقتضا ۔ تغافل ۔ شیطان کی خالہ ۔
علّت ۔ ناتوانی ۔ جُل دینا ۔ مسیحا ۔ عدو ۔

(۳۶) نورجہاں بیگم

۱۔ اکبر کے عہد سلطنت میں غیاث الدین نامے ایک ایرانی ترکستان میں رہتا تھا۔ کسی زمانے میں اُس کا باپ ایک بڑے علاقہ کا مالک تھا مگر زمانہ کی گردش سے وہ سب برباد ہوگیا اور غیاث ایک ایک پیسہ کو محتاج ہوگیا۔ لوگوں نے اُس کی تنگدستی دیکھ کر صلاح دی کہ تُم ہندوستان چلے جاؤ۔ اچھّے خاصے منشی ہو، کہیں نہ کہیں نوکر ہو ہی جاؤ گے ٭

۲۔ غیاث الدین بیچارہ مع اپنی بی بی کے پا پیادہ عازم ہندوستان ہوا ۔ راستہ میں قسمت نے ایک اور رنگ بدلا۔ یعنی جلا وطنی کے چند ہی روز بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ راستہ کی صعوبت اور تنگدستی کی آفت پر نظر کرکے اِس ولادت کو اپنے حق میں انتہائی پریشانی کا باعث سمجھا لیکن تقدیر اِن کے اِس خیال پر ہنستی اور یہ کہتی ہوگی "اِس کو معمولی لڑکی نہ سمجھنا۔ یہ ایک روز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سارے ہندوستان کی ملکہ کہلائیگی اور اپنا نور تمام جہان میں پھیلائیگی"۔ لڑکی کے حُسن و جمال پر نظر کرکے غیاث نے اُس کا نام مہرالنسا رکھدیا +

۳۔ ہندوستان کا سفر لمبا تھا اور رستہ کا یہ حال کہ جابجا برف سے درّے اَٹے پڑے تھے۔ سرد ہوائیں زور سے چل رہی تھیں۔ غیاث کے پاس جو کچھ زادِ راہ تھا وہ ختم ہو چکا تھا۔ سب سے بڑی مصیبت یہ آئی کہ وہ یابو بھی مرگیا جس پر کچھ ضروری سامان بھی لدا ہوا تھا اور بی بی بھی سوار تھی۔ ایسی حالت میں کیونکر ممکن تھا کہ وہ بی بی اور بچّی دونوں کو اپنی کمر پر لاد لیتا۔ جب کوئی صورت کار برآری کی نہ دیکھی تو صبر کی سِل کلیجہ پر دھرکر معصوم بچّی کو چُپکے سے ایک جھاڑی میں اِس خیال سے رکھ دیا کہ کوئی آتا جاتا اُٹھالے جائیگا +

۴۔ جب غیاث کی اِس سنگ دِلی کا حال اُس کی بی بی کو معلوم ہوا تو بہت روئی پیٹی اور اُس کو مجبور کیا کہ واپس جاکر بچّی کو اُٹھا لائے۔ جب غیاث وہاں پہنچا تو ایک کالے ناگ کو پھن اُٹھائے ہوئے اُس کے پاس موجود پایا۔ قریب تھا کہ وہ موذی اُس معصوم کی زندگی کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاتمہ کردے۔ غیاث نے بڑھ کر اُس کا کام تمام کیا اور بچّی کو صحیح و سالم لئے ہوئے چلا آیا۔ خدا نے اُس کی بیکسی و بے بسی پر رحم فرماکر اُسی روز ایک قافلہ وہاں پہنچا دیا۔ غیاث نے اپنا تمام حال اہل قافلہ سے بیان کیا۔ اُنھوں نے تسلّی و تشفّی دے کر اُس کو اپنے ساتھ لے لیا اور سب کو بخیریت تمام ہندوستان پہنچا دیا۔

۵۔ اب غیاث کو جستجوئے ملازمت ہوئی، اقبال کا تارا طلوع ہو چکا تھا، چند ہی روز بعد دفتر شاہی میں منشی ہو گیا۔ آدمی تھا محنتی اور دیانت دار، ترقی پاتے پاتے یہاں تک نوبت پہنچی کہ اکبری دربار کا ایک رُکن بن گیا اور سرکار شاہی سے اعتماد الدولہ کا خطاب حاصل کر لیا۔ مہرالنسا اب ماشاءاللہ جوان تھی اور اپنے حُسن و جمال میں تمام دہلی کی خواتین و بیگمات پر فوق لے گئی۔ غیاث نے اُس کی شادی ایک نوجوان سردار علی قلی خاں کے ساتھ کردی۔ جس کو اکبر نے شیر افگن، کا خطاب دیا تھا۔ اتفاقاً جس زمانہ میں مہرالنسا کنواری تھی اکبر کے بڑے بیٹے جہانگیر کی نظر اُس پر جا پڑی، سو جان سے اُس پر عاشق ہو گیا اور اُس سے شادی کرنے کی خواہش کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر چونکہ غیاث شیر افگن کو زبان دے چکا تھا جہانگیر کا مطلب حاصل نہ ہوا +

۶۔ اکبر کے بعد جب جہانگیر تخت سلطنت پر بیٹھا تو اُس نے کسی حیلہ سے شیر افگن کو قتل کرادیا اور اُس کی بیوہ کو محل میں داخل کرکے "نور محل" نام رکھا اور اُس سے اپنی شادی کرنی چاہی لیکن اُس کا دل اپنے شوہر کی وفات سے پژمردہ ہو رہا تھا۔ وہ ہر وقت اُسی کے خیال میں محو رہتی تھی اور یہ سمجھ کر کہ جہانگیر نے اُس کے پیارے شوہر کو قتل کرایا ہے وہ اُس کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند نہ تھی بلکہ اُس کو حقارت کی نظر سے دیکھتی تھی۔ آخرکار جب چھ سال گزر گئے اور اُس کو اپنے مرحوم شوہر کے ماتم میں صبر آگیا تو شادی کرنے پر رضامند ہوئی +

۷۔ جہانگیر نے اب پھر اُس کا نام بدل کر "نور جہاں" رکھا۔ اُس وقت سے نور جہاں سلطنت کی اصلی فرمانروا قرار پائی۔ وہ خود مختاری کے ساتھ جو چاہتی سو کرتی۔ جہانگیر کسی معاملہ میں دخل نہ دیتا۔ وہ جانتا تھا کہ بیگم اُس سے کہیں بہتر حکومت کر سکتی ہے۔ وہ کہا کرتا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھے تو کھانے کو عمدہ غذا اور پینے کو نفیس شراب درکار ہے۔ باقی بیگم جانے اور اُس کا کام ٭

۸۔ نورجہاں نہایت قابل اور عالی دماغ ملکہ تھی۔ اُس کو فنِ شعر سے خُداداد مُناسبت تھی۔ خود بھی شعر کہتی تھی اور ایرانی شعرا کا کلام بھی پڑھا کرتی تھی۔ وہ ہاتھی پر سوار ہوکر جنگ میں فوج کی افسری کرسکتی تھی۔ شوہر کے ساتھ اکثر شیر کا شکار کھیلتی تھی۔ تیر اندازی میں بڑی مشّاق تھی ٭

۹۔ کہتے ہیں عطرِ گُلاب اُسی کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ اُس کے غُسل کے پانی کا حوض گُلاب کے پھولوں سے پُر رہا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے پانی میں تیل کا اثر پایا، سونگھا تو نہایت خوشبودار۔ سوچی کہ ایسا خوشبودار تیل اِس پانی میں کہاں سے آیا۔ آخر یہ بات اُس کی سمجھ میں آگئی کہ پھولوں میں بھی دُہنیت ہوتی ہے۔ پس اُس نے اپنے اہتمام سے گُلاب کا عطر تیار کرایا ٭

(مؤلف)

سوالات

۱۔ نورجہاں کون تھی اور اُس کی ولادت کہاں ہوئی اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کے والدین کو کیا واقعہ پیش آیا ؟

۲۔ نورجہاں جہانگیر کی ملکہ کیونکر بنی ؟

۳۔ نورجہاں کا پہلا نام کیا تھا اور اُس کا پہلا شوہر کون تھا؟ جہانگیر نے اُس کے ساتھ کیا کیا ؟

۴۔ نورجہاں میں کیا کیا خوبیاں تھیں ؟

۵۔ معنی بتاؤ :۔

عازم ۔صعوبت ۔ زادراہ ۔کاربرآری ۔سنگدلی ۔ صبر کی سِل کلیجے پر دھرنا ۔ تشفّی ۔ رُکن ۔ خواتین پژمُردہ ۔

(۳۷) حُبّ وطن

اے وطن اے مرے بہشت بریں
کیا ہوئے تیرے آسمان وزمیں

رات اور دن کا وہ سماں نہ رہا
وہ زمیں اور وہ آسماں نہ رہا

تیری دوری ہے موردِ آلام
تیرے چھٹنے سے چھُٹ گیا آرام

کانٹے کھاتا ہے باغ بن تیرے
گُل ہیں نظروں میں داغ بن تیرے

مٹ گیا نقش کامرانی کا
تجھ سے تھا لُطف زندگانی کا

جو کہ رہتے ہیں تجھ سے دور سدا
اُن کو کیا ہوگا زندگی کا مزا

ہوگیا یاں تو دو ہی دن میں یہ حال
تجھ بن اِک ایک پل ہے اِک اِک سال

سچ بتا تو سب ہی کو بھاتا ہے
یا کہ مجھ سے ہی تیرا ناتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں ہی کرتا ہوں تجھ پہ جان نثار — یا کہ دُنیا ہے تیری عاشقِ زار
کیا زمانہ کو تو عزیز نہیں — اے وطن تو تو ایسی چیز نہیں
جن و انسان کی حیات ہے تو — مرغ و ماہی کی کائنات ہے تو
ہے نباتات کو نمو تجھ سے — رُو کھ تجھ بن ہرے نہیں ہوتے
سب کو ہوتا ہے تجھ سے نشوونما — سب کو بھاتی ہے تیری آب و ہوا
تیری اِک مُشت خاک کے بدلے — لوں نہ سارا اگر بہشت ملے
جان جب تک نہ ہو بدن سے جُدا — کوئی دشمن نہ ہو وطن سے جُدا

سوالات

۱۔ اس نظم کا خلاصہ بیان کرو۔

۲۔ معنی بتاؤ:۔

موردِ آلام۔ کامرانی۔ حیات۔ ماہی۔ مُشت خاک۔

(۳۸) فریبی ساتھی

۱۔ کسی شارع عام کے قریب ایک بیشہ تھا نہایت سبز و شاداب جس میں ہر قسم کے پرندے۔ چرندے اور درندے رہا کرتے تھے۔ یہاں کا بادشاہ ایک بوڑھا شیر تھا جس کے خاندان میں مدّت دراز سے اِس جنگل کی حکومت چلی آرہی تھی۔ اِس کے تین مصاحب و ندیم تھے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن کا مکاری وحیلہ سازی میں روئے زمین پر مثل ونظیر نہ تھا۔ ایک کوّا۔ دوسرا بھیڑیا۔ تیسرا گیدڑ۔ یہ تینوں جاسوس سارے بیشہ میں چکّر لگاتے رہتے تھے۔ اور جہاں کہیں موٹا تازہ شکار دیکھتے شیر کو آکر بتا دیتے۔ شیر فوراً آندھی دھاندی جاتا اور اُس غریب جانور کو چیر پھاڑ ڈالتا۔ اُس کے کھانے کے بعد جو بچتا اُس کو یہ تینوں یار بانٹ لیتے ٭

۲۔ ایک دن کسی سوداگر کا اونٹ اپنی قطار سے جُدا ہوکر اِس بیشہ میں آگیا۔ یہاں کے ہرے بھرے درخت اور اونچی اونچی گھاس دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اپنی پیٹھ سے بوجھ پھینک کر لپ لپ چرنا شروع کردیا۔ دِل میں کہتا تھا کہ اب اِس سبز و شاداب مقام کو چھوڑ کر بھولے سے بھی سوداگر کے یہاں نہ جاؤں گا۔ مُجھ سے اب رات دن بوجھ کو لادے لادے بے آب و گیاہ منزلیں قطع نہیں ہوتیں۔ ریگستانوں کی خاک چھانتے چھانتے یہ حال ہوگیا کہ مدّتوں کا بیمار معلوم ہوتا ہوں مگر اِس پر بھی میاں سوداگر کی ناک سیدھی نہیں۔ شام کو ہزار احسان کے ساتھ ایک گٹھری پتّے سامنے لا ڈالے۔ باقی اللہ اللہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیر سلاّ۔ یہاں کا کیا کہنا، نہ لدنے کی فکر، نہ سفر کا غم۔ اپنی خوشی کا جانا، اپنی خوشی کا آنا، پھر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا، گھنے درختوں کا سایہ، عمدہ سے عمدہ غذا، قسم قسم کے جانوروں سے ملاقات، غرضکہ دُنیا کی نعمتیں موجود ہیں۔

۳۔ اونٹ اپنے خیال میں مست لمبے لمبے قدم ڈالتا مٹرگشت میں مشغول تھا کہ سامنے سے دیکھا شیر جھومتا جھامتا ہلکے ہلکے قدم اُٹھاتا چلا آ رہا ہے۔ اب تو اونٹ کا خوف سے عجب حال ہوا۔ تمام شیخ چلّی کا سا منصوبہ خاک میں مِل گیا۔ کہاں جائے اور کیا کرے۔ ننھّا پتلا جانور ہوتا تو کسی درخت یا جھاڑی کے اوٹ میں ہو رہتا مگر یہ پہاڑ سا ڈیل ڈول کیونکر چھپے، اپنی عقل پر سخت افسوس کیا کہ میں کہاں موت کے مُنہ میں آگیا۔ ایسے آرام کو سو سلام جس میں جان جانے کا خطرہ ہو۔ سوداگر کے یہاں محنت مشقّت تھی تو بلا سے جان جوکھوں تو نہ تھی۔ یہ کُلہاڑی تو میں نے آپ ہی اپنے پاؤں میں ماری ہے۔ لوگوں کا یہ مقولہ بالکل سچ ہے کہ "ہر لمبا بیوقوف ہوتا ہے"۔ خیر اَب اس کے سوا چارہ نہیں کہ شیر کی خوشامد درآمد کی جائے۔ اگر مہربان ہوگیا تو سبحان اللہ ورنہ اپنے کرتوت کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سزا بھگتیں گے۔ یہ سوچ کر وہ نہایت ادب کے ساتھ شیر کے سامنے آیا اور بہت جھک کر سلام کیا +

شیر "تو کون ہے اور یہاں تیرا کیا کام" +

اونٹ "حضور میں ایک غریب اونٹ ہوں۔ رستہ بھول کر کئی دن سے بھٹکا پھر رہا ہوں۔ اوّل تو بیماری پھر آوارہ وطنی سخت پریشان ہوں کہ کہاں جاؤں اور کیا کروں۔ مالک ایسا سنگدل ہے کہ ذرا ضعیفی پر رحم نہیں کھاتا۔ منوں کا بوجھ لاد کر کوسوں دوڑا لے جاتا ہے۔ حضور جانے انصاف ہے، انسان پر اگر ذرا ظلم ہو جائے تو اُس کی داد رسی کے لئے بہت سی عدالتیں موجود ہیں، جہاں پر ظالم کو کافی سزا دی جاتی ہے لیکن ہم غریب جانوروں کی فریاد کا سُننے والا خدا کے سوا اور کون ہے؟ انسان چاہے کتنا ہی ہم پر ظلم و ستم کرے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ نہ ہمارے مقدمات کے لئے کوئی عدالت ہے نہ ہماری فریاد کی کوئی وقعت۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا بادشاہ آبادی سے کوسوں دور جنگل میں رہتا ہے۔ اُسے کیا خبر کہ غریب جانوروں پر کیا قیامت نازل ہوتی ہے۔ اب مثلاً یہاں حضور کی بادشاہت ہے پس کیا یہ ممکن ہے کہ ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جانور دوسرے کو ستالے یا حضور کسی جانور کو چیر پھاڑ ڈالیں"۔
شیر "کسی کی کیا طاقت کہ ہمارے ہوتے دوسروں پر ظلم کرے لیکن میں انسانوں کے مقابل تمھاری کیا مدد کرسکتا ہوں۔ ہماری سلطنت اُن لوگوں کی سلطنت سے بالکل جُدا گانہ ہے"۔

اونٹ "حضور! سچ تو یہ ہے کہ اَب میرا دِل انسان جیسی بے وفا اور ناقدردان اور ظالم مخلوق کی خدمت کرنے کو چاہتا ہی نہیں۔ جتنی اطاعت میں نے اُس کم بخت سوداگر کی کی ہے اگر اپنے کسی ہم جنس کی کرتا تو میرے پانوں دھو دھوکر پیتا۔ بس میری حضور سے یہ درخواست ہے کہ مجھے اپنی خدمت میں لے لیجئے تاکہ یہ چند روز زندگی کے حضور کے زیر سایہ رہ کر راحت سے گزار دوں"۔

شیر "اچھا اگر تمھاری یہی مرضی ہے تو ہم کو کوئی عذر نہیں، شوق سے یہاں رہو سہو اور جو دل چاہے کھاؤ پیو"۔

۴۔ الغرض اونٹ نے اِس خاص عنایت پر شیر کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا اور وہاں دائمی قیام کا ارادہ کر لیا۔ اُس دن سے یہ معمول رہا کہ ہر روز صُبح کو شیر کے سلام کے لئے جاتا اور باقی تمام دن سیر سپاٹا کرتا۔ چند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روز جو یوں آزادی اور بے غمی سے ہری ہری پتّیاں کھانے کو ملیں اور محنت سے رہا آزاد تو خوب موٹا تازہ ہوگیا۔

۵۔ ایک دن شیر شکار کی جستجو میں کہیں گیا ہوا تھا کہ ایک مست ہاتھی سے مقابلہ ہوگیا اور دونوں میں خوب گشتم کشتا ہوئی۔ ہاتھی تھا جوان پٹھا۔ بوڑھے شیر کو وہ پٹخنیاں دیں کہ ہوش گم کردئے، آخر شیر زخمی ہوکر بیشہ میں بھاگ آیا اور ناتواں ہوکر ایک گوشہ میں جا پڑا۔ کئی روز تک شکار کرنے کی جرأت نہ ہوئی، یہ حال دیکھ کر بھیڑیئے۔ کوّے اور گیدڑ کی جان پر بن گئی کیونکہ جب ولی نعمت خود ہی بھوکے دانتوں میں پنجے دئے پڑے تھے تو اِن الفتوں کو تر لقمہ کہاں نصیب ہو سکتا تھا۔ ایک دو روز تو بیچارے جیسے تیسے صبر کئے رہے، آخر جب تاب ضبط نہ رہی تو تینوں یار شیر کی خدمت میں پہنچے تاکہ معلوم کریں کہ شکار کا ارادہ کب تک ہے۔ شیر نے اُن کے اُترے ہوئے چہرے دیکھ کر کہا:

شیر:۔ دوستو! میں تمھاری تکلیف کا احساس اپنی تکلیف سے زیادہ کر رہا ہوں۔ تمھاری اُداس صورتیں دھیمی چال اور ہلکی آوازیں بتا رہی ہیں کہ گرسنگی کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سخت غلبہ ہے لیکن کیا کروں اپنے میں طاقت نہیں پاتا کہ دوڑ دھوپ سے کوئی شکار کرکے اپنا اور تم سب کا پیٹ بھروں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تمھاری خوش نصیبی سے کوئی جانور یہاں آس پاس ہو تو میں جس طرح بھی بن پڑے تمھارے لئے شکار کردوں لیکن اِس کا پتہ چلانا تمھارا فرض ہے"۔

کوّا۔ "خدا حضور کو ہمیشہ ہمیشہ اس دُنیا میں قائم رکھے۔ اگر حضور ہی کو ہمارا خیال نہ ہوگا تو پھر ہمارا یہاں ہے کون؟ سڑ سڑکر مر بھی جائیں گے تو کوئی بات پوچھنے والا نہ ہوگا"۔

گیدڑ۔ "میں اس شاہنشاہی عنایت کا تہِ دل سے شکر گذار ہوں، حقیقت یہ ہے کہ ایسے غلام نواز آقا کہاں ملتے ہیں"۔

بھیڑیا۔ "اجی سو باتوں کی ایک بات تو یہ ہے کہ حضور پر باوجودیکہ دوہری تکلیف ہے، بیمار بھی ہیں اور گرسنہ بھی، مگر اُس کا ذکر تک نہیں۔ افسوس ہے تو ہم ذلّہ خواروں کے حال پر، ذرّہ نوازی اور بندہ پروری اِسی کا نام ہے"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شیر:۔ "خیر اب زیادہ باتوں کا موقع نہیں، جاؤ اور شکار کا سُراغ لگاؤ"۔

۴۔ یہ سُنکر وہ تینوں شیر سے رخصت ہوئے اور ایک گوشہ میں جاکر یوں صلاح کرنے لگے۔

کوا:۔ "یارو! اِس وقت شکار کی تلاش قطعاً ناممکن ہے۔ اِتنی تو طاقت نہیں کہ کوسوں کی منزلیں ماریں اور پاس کسی نے ہمارے لئے باندھ نہیں رکھا جو جاتے ہی دانت اور پنجے گڑو دیں۔ اِس کے علاوہ اگر ہم نے مَرکھپ کر کوس دو کوس پر سُراغ چلایا بھی تو بڑے میاں میں اِتنی جان نہیں کہ فوراً قلانچیں مارتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں"۔

گیدڑ:۔ "یہ تمھارا کہنا بالکل صحیح ہے لیکن پھر ہونا کیا ہے؟ یہ ظالم پیٹ ماننے والا ہے؟ آج تو اِتنی طاقت ہے بھی کہ دو چار قدم اُٹھا لیتے ہیں، اگر خُدانخواستہ ایک آدھ روز یوں ہی صاف اُتر گیا تو پھر ہلا بھی نہ جائے گا"۔

بھیڑیا:۔ "ارے بھائی میرا تو ابھی سے یہ حال ہے کہ قدم اُٹھاتے سر چکراتا ہے۔ بھلا سوچو تو پان سیر پکّا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوشت کھانے والا جب ایک چھیچھڑے کی صورت بھی نہ دیکھے تو اُس کا جو حال ہو تھوڑا ہے۔ پھر ایک دن نہیں، دو دن نہیں، آج کھٹا کھٹ تین دِن آ گئے۔ خُدا کے واسطے جلدی کوئی تدبیر کرو ورنہ بندہ کا کام تمام ہوا ہی چاہتا ہے"۔

کوّا:۔ "اگر ہماری بات مانو تو ابھی چین کی بنسی بجنے لگے"۔

گیدڑ:۔ "ہاں ہاں! کہو تو کیا بات ہے"؟

کوّا:۔ "میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اس بدبخت اونٹ کا وجود یہاں کس لئے ہے۔ نہ بادشاہ کو اُس سے کوئی منفعت ہے، نہ ہم کو اُس سے اُلفت۔ آؤ ہم سب مل کر شیر کو یہ صلاح دیں کہ سب سے پہلے اسی پر ہاتھ صاف کرلے، کئی روز کے لئے فراغت ہو جائیگی"۔

بھیڑیا:۔ "واہ دوست کیا کہنا ہے۔ وہ بات سوجھی ہے کہ لقمان کو بھی نہ سوجھتی۔ بھئی اگر ایسا ہو جائے تو آئے بڑا مزا۔ آج کل ظالم مولا بھی خوب ہی ہو رہا ہے۔ وہ لذیذ پارچے رہیں کہ کون دے اور کون کھائے۔ سچ یہ ہے کہ میرے مُنہ میں تو ابھی سے پانی چھوٹنے لگا"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیدڑ "بھائیو! میں تمھاری اِس رائے کے خلاف ہوں اور دوستانہ طور پر کہتا ہوں کہ کبھی بھولے سے بھی ایسا خیال نہ کرنا۔ اُس کو شیر نے امان دی ہے اور اپنے مقربانِ خاص میں سے بنایا ہے، پس جو شخص ہم میں سے اُس کو بے وفائی اور عہد شکنی کی ترغیب دیگا وہ اُس کا جانی دشمن ہو جائے گا۔ اوّل تو معمولی آدمیوں کو بھی اپنی بات کا پچ ہوتا ہے اور وہ تو پھر بادشاہ ہے"۔

کوّا "بھائی گیدڑ! یہ تمھارا خیال ایک حد تک صحیح ہے لیکن اِس معاملہ میں حیلہ سے کام لینا ہوگا۔ اچھا تم دونوں یہیں ٹھہرے رہو، میں ابھی اِس مشکل کو حل کئے دیتا ہوں"۔

بھیڑیا "بے شک یہ کام تم ہی جیسے ہوشیاروں سے انجام پا سکتا ہے۔ اِس عمر میں ہم بھی ہوا میں گرہ لگایا کرتے تھے مگر تم جانو اِدھر تو بڑھاپا۔ پھر بھوک نے رہی سہی عقل ویسے کھو دی۔ موٹی سی بات بھی اب تو سمجھ میں نہیں آتی"۔

الغرض کوّا وہاں سے تیر کی طرح چلا اور سیدھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شیر کے پاس آیا +

شیر۔ "کہو میاں کوّے، کوئی صورت روزی نکالی" +

کوّا۔ "حضور کیا صورت نکلے۔ بھوک کی شدّت سے بینائی میں ضعف آگیا۔ بدن میں کس بل نہ رہا۔ یہاں تک جس طرح پہنچا ہوں، خدا ہی جانتا ہے۔ چار قدم کا تو رستہ اور تین چار جگہ ٹھہرا۔ زمین پر سوئی دیکھ لینے والے کو درخت کی خاصی موٹی شاخ نہ سوجھی۔ ایسا سر ٹکرایا کہ اب تک بھیجا کھول رہا ہے۔ بڑی دیر سوچنے کے بعد یہ تدبیر ذہن میں آئی ہے کہ یہ اونٹ ہمارے درمیان بالکل اجنبی ہے، اِس کی مصاحبت سے نہ حضور ہی کو فائدہ ہے نہ ہم غلاموں ہی کو، پس فی الحال تو روزہ کشائی اِسی کے گوشت سے کرنی چاہیئے۔ آئندہ خدا مالک ہے" +

شیر (غصّہ ہوکر) لعنت خدا کی اس زمانہ کے خود غرض دوستوں پر کہ ظاہر میں خیرخواہ بنتے ہیں اور باطن میں خون کے پیاسے نظر آتے ہیں +

نام کے دوست ہیں جہاں والے — اِن سے بوئے وفا نہیں آتی
توڑ کر عہد دوستوں سے اُنھیں — بھول کر بھی حیا نہیں آتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَے بدبخت! بھلا عہد کا توڑنا اور وعدہ کے خلاف کرنا کس مذہب میں جائز ہے اور اپنی پناہ میں آنے والے کا ہلاک کرنا کس دین میں روا ہے۔ اچھا خاصا سمجھ دار جانور ہوکر ایسی احمقانہ باتیں کرتا ہے"۔

کوّا "جہاں پناہ! قصور معاف۔ غلام اِس بارہ میں کافی غور کرچکا ہے لیکن کیا کروں، عقلمندوں کے قول کے خلاف عمل کرنے پر دل راضی نہیں ہوتا۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ ایک جان کو گھر والوں پر اور گھر والوں کو اپنے قبیلہ پر اور قبیلہ کو اہل شہر پر اور اہل شہر کو بادشاہ کی ذات پر جبکہ وہ خطرہ میں ہو فدا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اُس کی سلامتی تمام مُلک کی امن و راحت کا سبب ہے۔ رہا عہد شکنی کا معاملہ تو اِس کے لئے بھی امکان دیکھا جاتا ہے۔ کسی دین یا مذہب نے تکلیف مالایطاق نہیں دی۔ بھلا حضور خیال تو فرمائیں تین روز کے فاقہ میں مُردار تک تو حلال ہو جاتا ہے، یہ تو اونٹ ہی ہے۔ اِس وقت ہم لوگوں کو اپنی جانوں کی پڑی ہے یا وفائے عہد کی۔ حضور سلامت ہیں اور یہ خادم زندہ، تو ایسے ایسے ہزاروں اونٹ زیر اماں زندگی بسر کرسکتے ہیں"۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۷۔ یہ سُنکر شیر نے سر جُھکا لیا اور کوّے نے خاموشی
کو نیم رضا سمجھ کر اپنا رستہ لیا اور خوشی میں بازو پھڑپھڑاتا
کائیں کائیں کا غُل مچاتا، اپنے یاروں میں پہنچا اور سارا
ماجرا بیان کرکے کہا۔ اب ہم کو یہ کرنا چاہیئے کہ یہاں
سے اونٹ کے پاس چلیں اور شیر کی بھوک اور رنج کا
کچھ حال بیان کرکے کہیں کہ ہم سب مدت دراز سے
اُس کی پناہ میں عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں پس
اب کہ اُس کی جان معرضِ خطر میں ہے، ہم سب کو چاہیئے کہ
اپنی اپنی جانوں کو اُس پر قربان کردیں ورنہ کھلی ہوئی بے مروّتی
اور کافر نعمتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک، کو شیر کے پاس
چل کر یہ کہنا چاہیئے کہ آج بادشاہ سلامت اپنا ناشتہ میرے
گوشت سے کریں۔ دوسرا فوراً کہے نہیں، میرا گوشت زیادہ
مناسب ہے لیکن جب اونٹ کا نمبر آئے تو سب خاموش
ہو رہیں بلکہ اُس کی تائید میں دو چار کلمے کہدیں۔ کہو کیسی
کہی۔ اب بھی اُمید کامیابی ہے یا نہیں ؟

بھیڑیا۔ کیا کہنا، یار عزیز، ہو تو مٹھی بھر پر مگر قدرت نے
عقل کا پُتلا ہی بنایا ہے۔ لاؤ تو تمھاری پیاری پیاری چونچ
کو چوم لوں۔ واللہ وہ تدبیر نکالی ہے کہ واہ جی واہ ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیدڑ:- اجی تم تو اپنے وقت کے ارسطو نکلے اور کیوں ہو آخر تو حضرت زاغ روشن دماغ ہو، تمام انسان تمھارے سیانے پن کے قائل ہیں۔ اِسی عقل کی وجہ سے تو اِن کے دادا جان کو حضرت سلیمانؑ نے اپنا وزیر بنا لیا تھا۔"

۸۔ اِس مشورہ کے بعد وہ سب کے سب اونٹ کے پاس پہنچے اور قرار داد کے موافق بیان کیا۔ اونٹ کی سادہ دلی کو کون نہیں جانتا۔ فوراً اُن کی باتوں میں آگیا اور بے تامّل اُٹھ اُن کے ساتھ چلدیا۔ جب شیر کی خدمت میں پہنچے تو سب کے سب آداب شاہی بجا لائے۔ اوّل کزاج پُرسی ہوئی۔ پھر کوّے نے یوں کہنا شروع کیا۔

کوّا:- جہاں پناہ! آپ کی اس نا وقت علالت اور ہلاک کرنے والی کُرسنگی سے جو صدمہ ہم خانہ زادوں کے دل کو ہوا ہے، لائق بیان نہیں۔ ہماری راحت و شادمانی دنیا مترحضور کی صحت و قوّت سے وابستہ ہے۔ آج تک تمھاری پرورش جس کشادہ دلی سے حضور نے فرمائی ہے، اُس کا کافی اثر ہمارے دِل پر ہے۔ اِس وقت ناکامی میں ہماری ہمدردی کا اقتضا یہی ہے کہ اپنی جانوں کو بادشاہ کی جان کے مقابل عزیز نہ سمجھیں۔ لہذا سب سے پہلے اِس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غلام کی یہ خواہش ہے کہ آج کا ناشتہ میرے گوشت سے فرمایا
گیدڑ۔ "ہوں! آپ کیا اور آپ کا گوشت کیا۔ ایک
پَر اور بادشاہ سلامت کا ناشتا ایک ڈاڑھ میں چپٹ
جائیگا۔ کیا وجہ کہ یہ سعادت مجھے حاصل نہ ہو۔ آخر
بھی تو ایک مدّت دراز سے حضور کے زیر سایہ ا
عافیت کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔ یہ مروّت و جواں
کے قطعاً خلاف ہے کہ اپنا ولی تو اِس مصیبت میں
اور میں چین سے زندگی بسر کروں"۔

سب۔ بیشک خیرخواہی اور حق گزاری کا اقتضا
تھا جیسا کہ تُم نے کہا لیکن تُمھارا گوشت بساندا اور خراب
ایسا نہ ہو کہ اُس کے کھانے سے بادشاہ کی تکلیف میں
اضافہ ہو جائے۔ یہ سُنکر گیدڑ خاموش ہو گیا اور بھیڑیا آگے
بھیڑیا۔ "میری دلی آرزو ہے کہ اپنے کو بادشاہ کا
بناؤں۔ زہے نصیب کہ حضور کے مبارک دانت ہ
اور اِس نمک خوار کا گوشت"۔

سب۔ "مرحبا! وفاداری اِسی کا نام ہے لیکن تُمھ
گوشت سے چونکہ خنّاق کی بیماری پیدا ہوتی ہے، بادشا
کو اُس کا کھانا زیبا نہیں"۔ یہ سُن کر بھیڑیا پیچھے کو

Entered in Database
Signature with Date

मेरे घोंसले का शिल्प. मेरठ : निशान्त प्रकाशन, 1998.
ज्ञान चन्द्र रावल, ले.
हरिऔध के महाकाव्य: वस्तु और शिल्प. मेरठ:

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

हरऊाघ के महाकाव्य: वस्तु और शिल्प. मेरठः

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar